مسلمان بچے بچیوں میں صحیح اسلامی فکر پیدا کرنے والی مستند کتاب

اسلامی تعلیم

مفتی جلال الدین احمد امجدی

اویسی بک سٹال

پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

الصلوٰة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحٰبک یا سیدی یا حبیب اللہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مولای صل وسلم دائما ابدا
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

ھو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہ
لکل ھول من الاھوال مقتحم

محمد سید الکونین والثقلین
والفریقین من عرب ومن عجم

فان من جودک الدنیا وضرتھا
ومن علومک علم اللوح والقلم

مسلمان بچے بچیوں میں صحیح اسلامی فکر
پیدا کرنے والی مستند کتاب

مفتی جلال الدین احمد امجدی

اویسی بک سٹال [illegible]
پیپلز کالونی گوجرانوالہ 0333-8173630

نام کتاب ——— اسلامی تعلیم

از قلم ——— مفتی جلال الدین احمد امجدی

صفحات ——— 176

ھدیہ ——— 140

ملنے کے پتے

کتب خانہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور، مکتبہ قادریہ، مسلم کتابوی
والضحیٰ پبلیکیشنز، کرمانوالہ بک شاپ، چشتی کتب خانہ، دار العلم پبلیکیشنز
ہجویری بک شاپ، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز، نشان منزل وار النور
صراط مستقیم پبلی کیشنز (دربار مارکیٹ لاہور)، مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر لاہور
نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر لاہور، مکتبہ قادریہ، مکتبہ الفرقان
مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ، مکتبہ نظامیہ، جامعہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ،
مکتبہ جلالیہ صراط مستقیم، رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ رضائے مصطفےٰ
فیضان مدینہ کھاریاں، مکتبہ الفجر سرائے عالمگیر، اہلسنہ پبلی کیشنز دینہ
مکتبہ ضیاء السنہ، فیضان سنت، مہریہ کاظمیہ ملتان، احمد بک کارپوریشن
اسلامک بک کارپوریشن، مکتبہ غوثیہ عطاریہ، مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی
مکتبہ اویسیہ رضویہ، مکتبہ مقبولیہ بہاولپور

فہرست

حصہ سوم

حصہ چہارم

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَآلِہٖ

حصہ اوّل

کتابُ الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

س: آپ کون ہیں؟

ج: مسلمان۔

س: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

ج: مسلمان وہ ہے جو خدا کو ایک جانے اور سرکار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائے تعالیٰ کا بھیجا ہوا آخری نبی مانے اور قرآن شریف کو اللہ تعالیٰ کی کتاب یقین کرے۔

س: آپ کے دین کا نام کیا ہے؟

ج: اسلام

س: اسلام کا کلمہ کیا ہے؟

ج: اسلام کا کلمہ یہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا نام کلمۂ طیبہ ہے۔

س: اس کا مطلب کیا ہے؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ کسے کہتے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے ہمیں پیدا کیا۔ چاند اور سورج بنایا، زمین آسمان اور ساری دنیا کو پیدا فرمایا۔

س: جو اللہ تعالیٰ کو نہ مانے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے کافر کہتے ہیں۔

س: جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور لوگوں کو بھی عبادت کے لائق سمجھے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے کافر اور مشرک کہتے ہیں۔

س: کافر اور مشرک ہونے میں کیا خرابی ہے؟

ج: کافر اور مشرک سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ ناراض رہتا ہے اور مرنے کے بعد ان کو ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہنا پڑے گا۔

س: کیا کافر اور مشرک جنّت میں کبھی نہیں جائیں گے؟

ج: نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ لوگ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

س: سرکارِ مصطفی ﷺ کون ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ سب رسولوں سے افضل ہیں۔ ان کے مرتبہ کا کوئی نہیں۔ ہم سب ان کی امت میں ہیں اور وہ ہمارے رسول ہیں۔

س: ہمارے رسول سرکار مصطفی ﷺ کہاں پیدا ہوئے؟

ج: مکہ شریف میں پیدا ہوئے جو ملک عرب کا ایک شہر ہے۔

س: حضور ﷺ کس تاریخ میں پیدا ہوئے؟

ج: ۱۲ ربیع الاول شریف مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے۔

س: حضور ﷺ کے والد کا نام کیا تھا؟

ج: حضور ﷺ کے والد کا نام حضرت عبد اللہ تھا (رضی اللہ عنہ)

س: حضور ﷺ کی ماں کا نام کیا تھا؟

ج: حضور ﷺ کی ماں کا نام حضرت آمنہ تھا۔ (رضی اللہ عنہا)

س: حضور ﷺ کے دادا اور نانا کا نام کیا تھا؟

ج: حضور ﷺ کے دادا کا نام حضرت عبد المطلب تھا اور نانا کا نام وہب تھا۔

س: ہمارے رسول ﷺ کتنے برس زندہ رہے؟

ج: ہمارے رسول انتقال کے بعد اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اپنے مزار شریف میں اب بھی زندہ ہیں۔ ظاہری زندگی آپ کی تریسٹھ برس کی ہوئی۔ ترپن برس کی عمر تک مکہ شریف میں رہے پھر دس سال مدینہ طیبہ میں رہے۔

س: حضور ﷺ نے کس تاریخ میں وفات پائی؟

ج: ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں وفات پائی۔

س: انتقال کے دن انگریزی تاریخ کیا تھی؟

ج: جون ۶۳۲ء کی بارہ ۱۲ تاریخ تھی۔

س: حضور ﷺ کا مزار مبارک کہاں ہے؟

ج: مدینہ شریف میں ہے جو مکہ معظمہ سے تقریباً تین سو بیس کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔

س: یہ کیسے معلوم ہوا کہ سرکار مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟

ج: آپ ﷺ نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلایا۔ طرح طرح کے معجزے دکھائے اور غیب کی ایسی ایسی باتیں بتائیں جو رسولوں کے سوا کوئی اور نہیں بتا سکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول ہیں۔ (علیہ الصلوٰۃ والسلام)

س: جو ہمارے حضور ﷺ کو نہ مانے وہ کیا ہے؟

ج: جو ہمارے حضور کو رسول ﷺ نہ مانے وہ کافر ہے۔

س: جو اللہ تعالیٰ کو مانے مگر ہمارے نبی ﷺ کو نہ مانے وہ کیا ہے؟

ج: وہ بھی کافر ہے۔

س: رسول اللہ ﷺ کو ماننے کا کیا مطلب ہے؟

ج: رسول اللہ ﷺ کو ماننے کا یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا سچا نبی یقین کرے آپ ﷺ کی ہر بات کو حق مانے آپ ﷺ سے محبت رکھے

اور آپ ﷺ کی شان میں بے ادبی کا لفظ نہ بولے۔

❁❁❁❁

س: قرآن شریف کس کی کتاب ہے؟

ج: قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

س: یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے؟

ج: قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکی جس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اگر کسی آدمی کی بنائی ہوئی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی کتاب بنالیتا۔

س: قرآن مجید کس پر اُترا؟

ج: ہمارے حضور ﷺ پر نازل ہوا یعنی اُترا۔

س: پورا قرآن مجید ایک مرتبہ اُترا یا تھوڑا تھوڑا؟

ج: تھوڑا تھوڑا لوگوں کی ضرورت کے مطابق اُترتا رہا۔

س: پورا قرآن مجید کتنے دنوں میں نازل ہوا؟

ج: تئیس سال میں۔

س: قرآن مجید کیسے نازل ہوتا تھا؟

ج: حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی سورت یا آیت لے کر آتے اور حضور کے سامنے لے آتے اور حضور ﷺ کے سامنے پڑھتے حضور ﷺ اسے یاد کر کے لوگوں کو سناتے لوگ اسے یاد کر لیتے اور کسی چیز پر لکھ لیتے۔

س: قرآن شریف میں کس چیز کا بیان ہے؟

ج: اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔

س: یہ کتاب کس لیے نازل ہوئی؟

ج: لوگوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل ہوئی تاکہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو جانیں اور ان کی مرضی کے موافق کام کریں۔

س: حضرت جبریل علیہ السلام کون ہیں؟

ج: فرشتے ہیں جو رسولوں کے پاس اللہ تعالیٰ کا حکم لاتے تھے۔

س: فرشتے کیا چیز ہیں؟

ج: فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نوری مخلوق ہیں۔ نہ مرد ہیں نہ عورت، نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہتے ہیں۔

❀❀❀❀

س: انسان کس لیے پیدا کیا گیا؟

ج: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے۔

س: مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کیسے کرتے ہیں۔

ج: نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں اور مالدار مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں اور حج کرتے ہیں۔

س: عبادتوں میں سب سے افضل عبادت کونسی ہے؟

ج: سب سے افضل عبادت نماز ہے۔

س: نماز کیا چیز ہے؟

ج: نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جو ایک خاص طریقے سے ادا کی جاتی ہے کہ بندہ ہاتھ باندھ کر قبلہ کی طرف کھڑا ہوتا ہے۔ قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جاتا ہے، پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے، اس کی بڑائی بیان کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجتا ہے۔

س: رات اور دن میں کل کتنی مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: پانچ مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔

س: ان پانچ نمازوں کے نام کیا ہیں؟

ج: فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء۔

س: فجر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: صبح اجالا ہونے کے بعد سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

س: ظہر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: ظہر کی نماز دوپہر کو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

س: عصر کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: سورج ڈوبنے سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے پڑھی جاتی ہے۔

س: مغرب کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: مغرب کی نماز سورج ڈوبنے کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔

س: عشاء کی نماز کب پڑھی جاتی ہے؟

ج: ڈیڑھ دو گھنٹہ رات گزرنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

❁❁❁❁

س: نماز پڑھنے سے پہلے جو ہاتھ اور مُنہ دھویا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے وضو کہتے ہیں۔

س: کیا بغیر وضو کے نماز نہیں ہوسکتی؟

ج: نہیں ہرگز نہیں۔

س: وضو کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو، پھر مسواک کرو، اگر مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مَل لو، پھر دونوں ہاتھوں کو گٹے تک تین بار دھوؤ۔ پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالو پھر بائیں ہاتھ پر۔ دونوں کو ایک ساتھ نہ دھوؤ۔ پھر داہنے ہاتھ سے تین بار کلی کرو پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو اور داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھاؤ۔

پھر پورا چہرہ دھوؤ یعنی پیشانی پر بال اُگنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہر حصہ پر تین بار پانی بہاؤ۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوؤ۔ انگلیوں کی طرف سے کہنیوں کے اوپر تک

پانی ڈالو۔ کہنیوں کی طرف سے مت ڈالو، پھر ایک بار دونوں ہاتھ سے پورے سر کا مسح کرو، پھر کانوں کا اور گردن کا ایک ایک بار مسح کرو، پھر دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین بار دھوؤ۔

س: دھونے کا مطلب کیا ہے؟

ج: دھونے کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کو دھوؤ اس کے ہر حصہ پر پانی بہہ جائے۔

س: اگر کچھ حصہ بھیگ گیا مگر اس پر پانی نہیں بہا تو وضو ہو گا یا نہیں؟

ج: اس طرح وضو ہرگز نہیں ہو گا۔ بھیگنے کے ساتھ ہر حصہ پر پانی بہہ جانا ضروری ہے۔

❀❀❀❀

س: نماز کے وقت ایک آدمی جو کھڑے ہو کر پکارتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے اذان کہتے ہیں۔

س: اذان کا طریقہ کیا ہے؟

ج: اذان کا طریقہ یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد کسی اونچی جگہ پر قبلہ رخ کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ کی کلمہ کی انگلیوں کو دونوں کانوں میں ڈالے پھر بلند آواز سے ان الفاظ کو کہے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃُ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحُ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دوبار کہے۔

س: اذان کے بعد کی دعا بتلایئے؟

ج: اذان کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَ الصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَ ارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط

س: اذان کے کچھ دیر بعد پھر بلند آواز سے پکارتے ہیں، اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے تثویب اور صلاۃ کہتے ہیں۔

س: اس کے الفاظ کیا ہیں؟

ج: اس کے لیے شرع نے کوئی الفاظ مقرر نہیں کیے ہیں، کوئی بھی مناسب الفاظ کہہ سکتے ہیں۔ آج کل عام طور سے اس قسم کے الفاظ کہے جاتے ہیں:

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَرُوْسَ مَمْلَكَةِ اللّٰهِ

وَ عَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا شَفِيْعَنَا يَوْمَ الْجَزَآءِ

س: نماز شروع ہونے سے پہلے ایک آدمی جو بلند آواز سے پڑھتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے تکبیر کہتے ہیں۔

س: تکبیر کے الفاظ کیا ہیں؟

ج: تکبیر کے الفاظ وہی ہیں جو اذان کے الفاظ ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دوبارہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ زیادہ کر دیا جاتا ہے۔

س: تکبیر بیٹھ کر سننا چاہیے کہ کھڑے ہو کر؟

ج: بیٹھ کر سننا چاہیے پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الفَلَاح پر پہنچے تو سب کو کھڑے ہو جانا چاہیے۔

س: اذان کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اذان کہنے والے کو مؤذن یا بانگی کہتے ہیں۔

س: تکبیر کہنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: مکبّر کہتے ہیں۔

س: اکیلے نماز پڑھنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: اکیلے نماز پڑھنے والے کو منفرد کہتے ہیں۔

س: جو نماز سب لوگ مل کر پڑھتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: اسے جماعت کی نماز کہتے ہیں۔

س: پڑھانے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: پڑھانے والے کو امام کہتے ہیں۔

س: جو لوگ پیچھے رہتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں مقتدی کہتے ہیں۔

س: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو نماز پڑھنی ہے پہلے دل میں اس کی نیت کرو اور نیت کے الفاظ زبان سے کہہ لو تو بہتر ہے۔ مثلاً فجر کی نماز پڑھنی ہے تو یوں کہو:

نیت:

نیت کی میں نے دو رکعت نماز فجر فرض کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جاؤ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے واپس لاؤ اور ناف کے نیچے باندھ لو۔ داہنا ہاتھ اوپر رکھو اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے پھر ثنا

پڑھو۔

ثنا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تعوذ پڑھو۔

تعوذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پھر تسمیہ پڑھو۔

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

پھر سورۂ فاتحہ پڑھو۔

سورۂ فاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ④ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ⑤ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ⑦ سورۃ فاتحہ کے آخر میں آہستہ آمین کہو، پھر تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی سورۃ پڑھو، مثلاً

سورۂ لہب:

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ② سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ⑤ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ یعنی جھک کر گھٹنوں کو ہاتھوں سے مضبوط پکڑ لو۔ پھر کم سے کم تین بار رکوع کی تسبیح پڑھو۔

رکوع کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم۔ پھر تسبیح کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔

تسمیع:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ پھر کھڑے رہنے کی حالت میں ایک بار تحمید کہو۔

تحمید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے جاؤ۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھو۔ پھر ہاتھ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک پھر پیشانی رکھو اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ زمین پر جمائے رکھو اور کم سے کم تین بار سجدہ کی تسبیح پڑھو۔

سجدہ کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى۔ پھر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھو، داہنا پاؤں کھڑا رکھو اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جاؤ پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرو۔ اب ایک رکعت پوری ہوگئی۔ دوسری رکعت کے لیے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اس رکعت میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھو بلکہ صرف تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھو اور تسمیہ پڑھ کر کوئی سورۃ ملاؤ مثلاً:

سُورَۂ اخلاص:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝١ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝٢ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝٣ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝٤ اب پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدے کرو۔ دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھ جاؤ پھر تشہد اور درود شریف پڑھو۔ بسم اللہ نہ پڑھو۔

تشہد:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوٰاتُ وَ الطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

دُرُود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ پھر اس طرح کی کوئی دعا پڑھو۔

دُعا:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

اس کے بعد داہنے کندھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ کہو پھر بائیں طرف بھی اسی طرح کہو۔ یہ دو رکعت پوری ہو گئی۔ اب ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرو:

نماز کے بعد کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ وَ اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ اَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ وَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ۔

اس دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

س: رکوع سے اٹھ کر کھڑے ہونے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

ج: قَوْمَہْ کہتے ہیں۔

س: سجدہ سے اٹھ کر بیٹھنے کی حالت کو کیا کہتے ہیں؟

ج: دونوں سجدے کے درمیان بیٹھنے کی حالت کو جلسہ کہتے ہیں اور تشہد پڑھنے کے لیے بیٹھنے کو قعدہ کہتے ہیں۔

س: اَلتَّحِیَّات کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: اَلتَّحِیَّاتُ کے شروع میں بسم اللہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: مقتدی امام کے پیچھے تعوذ اور تسمیہ پڑھے یا نہ پڑھے؟

ج: مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھ کر خاموش کھڑا رہے تعوذ اور تسمیہ نہ پڑھے اور نہ کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور نہ دوسری سورۃ پڑھے۔

س: مقتدی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پڑھے یا نہ پڑھے؟

ج: مقتدی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ نہ پڑھے بلکہ رکوع سے کھڑا ہو کر صرف رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھے۔

س: نماز کے بعد انگلیوں پر گن کر کیا پڑھتے ہیں؟

ج: ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھتے ہیں۔ اس کے پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے۔

❁❁❁❁

اسلامی آداب

1. پانچوں وقت نماز پڑھا کرو۔ نماز پڑھنے میں اِدھر اُدھر نہ دیکھو اور نماز اطمینان سے پڑھو جلدی جلدی نہ پڑھو۔
2. قرآن شریف روزانہ پڑھا کرو۔ قرآن شریف کا ادب کرو اس سے اونچی جگہ پر نہ بیٹھو۔

- ۳ ماں باپ کا کہنا مانو، ان کا ادب کرو انہیں خفا نہ ہونے دو۔
- ۴ استاذ کا ادب کرو، استاذ ماں باپ سے بڑھ کر ہیں۔ وہ تمہیں دین و مذہب کی باتیں بتاتے ہیں اور بھلے برے کی تمیز سکھاتے ہیں۔
- ۵ چلتے پھرتے کوئی چیز نہ کھاؤ، ننگے سر کھانا برا ہے کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھو، بغیر ہاتھ دھوئے کھانا نہ کھاؤ۔ داہنے ہاتھ سے کھاؤ بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ کھاؤ۔ کھانے میں چپڑ چپڑ کی آواز نہ پیدا کرو۔ ایک وقت میں دودھ اور مچھلی نہ کھاؤ۔ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ کَفَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ط

- ۶ پانی اور چائے وغیرہ کوئی چیز بائیں ہاتھ سے نہ پیو۔ ہمیشہ داہنے ہاتھ سے پیو۔ وضو کا بچا ہوا پانی اور آب زم زم کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔ باقی پانیوں کو کھڑے ہو کر پینا برا ہے۔ پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہو۔
- ۷ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پاخانہ پیشاب نہ کرو لوگوں کے سامنے پاخانہ پیشاب نہ کرو بلکہ کسی چیز کی آڑ میں کرو۔ بیٹھ کر پیشاب کرو۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا برا ہے۔ لوگوں کے سامنے گھٹنا کھول کر پیشاب کے لیے نہ بیٹھو۔ پاجامہ کا ازار بند کھول کر پیشاب کرو، پاجامہ کے پائنچے سے پیشاب نہ کرو پیشاب کرتے وقت یا پاخانہ پھرتے وقت کسی سے بات نہ کرو۔ پاخانہ پیشاب کے مقام کو بائیں ہاتھ سے دھوؤ داہنے ہاتھ سے دھونا برا ہے۔

دعائے قنوت اور اسلامی کلمے

دعائے قنوت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَ نُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَ نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَ

نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اول کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ كُلِّهَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ۔

ایمان مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ

حصہ دوم

کتابُ الایمان

اِسلامی عقائد کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

س: آپ کون ہیں؟

ج: مسلمان۔

س: مسلمان کسے کہتے ہیں؟

ج: دین اسلام کے ماننے والے کو مسلمان کہتے ہیں۔

س: دین اسلام کیا چیز ہے؟

ج: دین اسلام وہ راستہ ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔

س: یہ راستہ انسان کو کس سے ملتا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغمبروں سے۔

س: اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

ج: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔

س: وہ پانچ چیزیں کیا ہیں؟

ج: اوّل کلمۂ شہادت کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے ماننا۔ دوسرے نماز پڑھنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھنا اور پانچویں حج کرنا۔

س: کلمۂ شہادت کیا ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟

ج: کلمۂ شہادت یہ ہے: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

س: اگر کوئی شخص کلمۂ شہادت زبان سے پڑھتا ہے لیکن دل سے نہیں مانتا تو ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں؟

ج: ایسا شخص ہرگز مسلمان نہیں ہے۔

س: ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج: جتنی باتیں حضور اقدس ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں ان سب کو حق ماننا ایمان ہے۔

س: مسلمانوں کو کتنی باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ج: سات باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے جس کا بیان اس ایمان مفصل میں ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

س: کفر کسے کہتے ہیں؟

ج: دین کی ضروری باتوں میں سے کسی بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

اللہ تعالیٰ

س: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

ج: اللہ تعالیٰ ایک ہے پاک اور بے عیب ہے عبادت کے لائق صرف وہی ہے اس کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا کوئی شریک نہیں، زمین، آسمان، چاند، سورج، دریا اور پہاڑ ساری دنیا کو اکیلے اسی نے پیدا فرمایا اور وہی سب کا مالک ہے۔ امیر اور غریب بنانا اسی کے اختیار میں ہے۔ اگر وہ نہ چاہے تو ایک پتا نہیں ہل سکتا وہی سب کو زندگی دیتا ہے اور اسی کے حکم سے موت ہوتی ہے۔ ماں باپ، بیٹا، بیٹی اور بیوی وغیرہ رشتہ ناتا سے پاک ہے۔ نہ وہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔ اس کی کوئی شکل و صورت نہیں۔ بے مثال ہے۔ مکان اور جگہ سے پاک ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنا چاہیے یا نہیں؟

ج: اللہ میاں نہیں کہنا چاہیے کہ منع ہے۔

س: خالق، رزاق، رحمن اور قیوم کس کا نام ہے؟

ج: یہ سب نام اللہ تعالیٰ کے ہیں۔

س: جن لوگوں کا نام عبدالخالق، عبدالرزاق، عبدالرحمن یا عبدالقیوم ہے ان کو خالق، رزاق، رحمن، قیوم کہہ کر پکارتے ہیں کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

ج: ایسا کرنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے

س: فرشتے کیا چیز ہیں؟

ج: فرشتے انسان کی طرح اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہیں لیکن وہ نور سے پیدا کیے گئے۔ نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں۔ جتنے کام اللہ تعالیٰ نے ان کے سپرد کر دیے ہیں اسی میں لگے رہتے ہیں۔ کچھ فرشتے بندوں کا اچھا برا عمل لکھنے پر مقرر ہیں۔ بعض فرشتوں کا کام قبر میں مردوں سے سوال کرنا ہے اور کچھ فرشتے حضور سید عالم ﷺ کے دربار میں مسلمانوں کے درود و سلام

پہنچانے پر مقرر ہیں۔

س: جو فرشتے بندوں کا اچھا اور بُرا کام لکھنے پر مقرر ہیں ان کا نام کیا ہے؟

ج: ان کو کراماً کاتبین کہتے ہیں۔

س: جو فرشتے مُردوں سے قبر میں سوال کرنے کے لیے آتے ہیں انہیں کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں مُنکَر نکیر کہتے ہیں۔

س: کُل فرشتے کتنے ہیں؟

ج: بے حساب اور بے شمار ہیں، ان کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔ البتہ ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

س: وہ چار فرشتے کون ہیں؟

ج: اول حضرت جبریل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور اس کے احکام پیغمبروں تک پہنچاتے تھے۔ دوسرے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ تیسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو پانی برسانے اور روزی پہنچانے پر مقرر ہیں اور چوتھے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

س: اللہ تعالیٰ کی کتابیں کتنی ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں نازل ہوئیں بڑی کتاب کو کتاب اور چھوٹی کو صحیفہ کہتے ہیں۔ ان میں چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔

س: چار مشہور کتابیں کونسی اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

ج: پہلی توریت جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ دوسری زبور جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ تیسری انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اور چوتھی قرآن مجید جو ہمارے نبی حضور سید عالم ﷺ پر نازل ہوا۔

س: کیا یہ کتابیں آج بھی دنیا میں ملتی ہیں؟

ج: سب کتابیں ملتی ہیں لیکن قرآن مجید کے علاوہ ہر کتاب میں نصرانیوں اور یہودیوں نے اپنی طرف سے گھٹا بڑھا دیا ہے۔

س: کیا قرآن مجید میں کسی نے کچھ نہیں گھٹایا بڑھایا ہے؟

ج: نہیں ہرگز نہیں قرآن مجید جیسا حضور ﷺ کے ظاہری زمانہ میں تھا ویسا ہی آج بھی ہے ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوا اور نہ قیامت تک فرق ہو سکتا ہے۔

س: قرآن مجید میں کیوں فرق نہیں ہو سکتا۔

ج: اس لیے کہ اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔

س: کل صحیفے کتنے نازل ہوئے اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

ج: صحیفوں کی تعداد صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔ کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے، کچھ حضرت شیث علیہ السلام پر، کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور صحیفے بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

رسول اور نبی

س: رسول اور نبی کون ہوتے ہیں؟

ج: رسول اور نبی خدائے تعالیٰ کے پیارے بندے اور انسان ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو انسان کی ہدایت کے لیے دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ بندوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ معجزے دکھاتے ہیں اور غیب کی باتیں بتاتے ہیں۔ جھوٹ کبھی نہیں بولتے وہ ہر گناہ سے پاک ہوتے ہیں۔

س: کیا فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں؟

ج: نہیں، نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں۔

س: نبی کتنے ہیں؟

ج: کچھ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا تقریباً دو لاکھ چوبیس ہزار نبی ہیں ان کی ٹھیک تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔

س: سب سے پہلے نبی کون ہیں؟

ج: سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

س: سب سے آخری نبی کون ہیں؟

ج: سب سے آخری نبی ہمارے پیغمبر جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

س: اب کوئی نبی ہوگا یا نہیں؟

ج: اب کوئی نبی نہیں ہوگا اس لیے کہ نبوت ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوئی حضور ﷺ کے بعد جو شخص نبی پیدا ہونے کو جائز سمجھے وہ کافر ہے۔

س: رسولوں میں سب سے افضل رسول کون ہیں؟

ج: نبیوں اور رسولوں میں سب سے افضل اور بزرگ و برتر ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بعد آپ کا مرتبہ سب سے بڑا ہے۔

س: نبی کے نام پر ؐ لکھنا چاہیے یا نہیں؟

ج: پورا درود صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لکھنا چاہیے ؐ ؑ عص صلعم وغیرہ نبی کے نام پر لکھنا حرام ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کا بیان

س: قیامت کس دن کو کہتے ہیں؟

ج: قیامت اس دن کو کہتے ہیں جس میں سب آدمی اور تمام جانور مر جائیں گے آسمان، زمین، چاند، سورج، پہاڑ دنیا کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ختم ہو جائے گی یہاں تک کہ تمام فرشتے بھی فنا ہو جائیں گے۔

س: تمام آدمی اور فرشتے وغیرہ کیسے فنا ہو جائیں گے؟

ج: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے لوگ صور کی آواز سنیں گے تو بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے اور مر جائیں گے یہاں تک کہ صور بھی ختم ہو جائے گا اور اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔

س: صُور کیا چیز ہے؟

ج: سینگ کے شکل کی ایک چیز ہے۔

س: قیامت کب آئے گی؟

ج: قیامت آنے کا ٹھیک وقت صرف اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے پھر اس کے بتانے سے پیارے مصطفیٰ ﷺ جانتے ہیں۔ ہمیں اتنا معلوم ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ ہو گی اور جمعہ کا دن ہو گا۔ البتہ ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے قیامت کی بہت سی نشانیوں کو بیان فرما دیا ہے ان نشانیوں کو دیکھ کر قیامت کا قریب ہونا معلوم ہو جائے گا۔

س: قیامت کی کچھ نشانیاں بیان کیجئے؟

ج: جب دنیا میں گناہ زیادہ ہونے لگے، حرام کاموں کو لوگ کھلم کھلا کرنے لگیں، ماں باپ کو تکلیف دیں اور غیروں سے میل جول رکھیں، امانت میں خیانت کریں، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں گزرے، علمِ دین، دنیا حاصل کرنے کے لیے پڑھا جائے ناچ گانے کا رواج زیادہ ہو جائے بدکار لوگ قوم کے پیشوا اور لیڈر ہو جائیں چرواہے وغیرہ کم درجہ کے لوگ بڑی بڑی بلڈنگوں اور کوٹھیوں میں رہنے لگیں زلزلے اور بھونچال آنے سے زمین دھنسے تو سمجھ لو قیامت قریب آگئی۔

تقدیر کا بیان

س: تقدیر کسے کہتے ہیں؟

ج: دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ بھلائی اور برائی کرتے ہیں خدائے تعالیٰ نے اسے اپنے علم کے موافق پہلے سے لکھ لیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں۔

س: کیا اللہ تعالیٰ نے جیسا ہماری تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ ہمیں مجبوراً ویسا کرنا پڑتا ہے؟

ج: نہیں، اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے ہمیں مجبوراً ویسا نہیں کرنا پڑتا ہے بلکہ ہم جیسا کرنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ویسا لکھ دیا اگر کسی کی تقدیر میں برائی لکھی تو اس لیے کہ وہ برائی کرنے والا تھا اگر وہ بھلائی کرنے والا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی تقدیر میں بھلائی لکھتا۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لکھ دینے سے بندہ کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔

مرنے کے بعد زندہ ہونا

س: مرنے کے بعد زندہ ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج: قیامت کے دن جب زمین آسمان، انسان اور فرشتے وغیرہ سب فنا ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ وہ دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ فرشتے اور آدمی وغیرہ سب زندہ ہو جائیں گے۔ مردے اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے حشر کے میدان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ہو گی۔ حساب لیا جائے گا اور ہر شخص کو اچھے برے کاموں کا بدلہ دیا جائے گا۔ یعنی اچھے لوگوں کو جنت ملے گی اور بروں کو جہنم میں بھیج دیا جائے گا۔

س: جو شخص ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے لیکن نماز نہ پڑھے، روزہ نہ رکھے، زکوٰۃ نہ دے اور حج نہ کرے تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

ج: مسلمان تو ہے لیکن سخت گنہگار اور اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کا نافرمان ہے ایسے شخص کو فاسق اور فاجر کہتے ہیں۔

س: جو شخص نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہو ایمان مفصل کی سب باتوں کو دل سے مانتا ہو

لیکن حضور سید عالم ﷺ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتا ہو تو وہ مسلمان ہے یا نہیں؟

ج: وہ مسلمان نہیں ہے ایسا شخص کافر و مرتد ہے۔

س: جو شخص حضور اقدس ﷺ کی شان میں خود گستاخی نہ کرے لیکن گستاخی کرنے والے کو جان بوجھ کر مسلمان سمجھے تو وہ کیسا ہے؟

ج: وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔

کتابُ الاعمال

نماز کا بیان

س: نماز شروع کرنے سے پہلے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

ج: نماز شروع کرنے سے پہلے سات باتوں کی ضرورت ہے۔

س: وہ سات باتیں کیا ہیں؟

ج: اول بدن کا پاک ہونا، دوسرے کپڑوں کا پاک ہونا، تیسرے نماز کی جگہ کا پاک ہونا، چوتھے ستر عورت۔ پانچویں نماز کا وقت ہونا۔ چھٹے قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ ساتویں نماز کی نیت کرنا۔ ان سات باتوں کو شرائط نماز کہتے ہیں۔

نماز کی پہلی شرط

س: بدن پاک ہونے کا مطلب کیا ہے؟

ج: بدن پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بدن پر نجاست حقیقیہ اور نجاست حکمیہ نہ پائی جائے۔

س: نجاست کی کل کتنی قسمیں ہیں؟

ج: نجاست کی دو قسمیں ہیں نجاست حقیقیہ، نجاست حکمیہ۔

س: نجاست حقیقیہ کسے کہتے ہیں؟

ج: نجاست حقیقیہ وہ نجاست ہے جو دیکھنے میں آسکے جیسے پاخانہ، پیشاب۔

س: نجاست حکمیہ کسے کہتے ہیں؟

ج: نجاست حکمیہ وہ نجاست ہے جو شریعت کے بتانے سے ثابت ہو مگر دیکھنے میں نہ

آ سکے جیسے وہ حالتیں کہ جن کی وجہ سے آدمی پر غسل یا وضو ضروری ہو جاتا ہے۔
پھر نجاست حکمیہ کی دو قسمیں ہیں، حدثِ اصغر، حدث اکبر۔

س: حدث اصغر سے بدن کب پاک ہوگا؟

ج: جب آدمی وضو کر لے تو اس کا بدن حدث اصغر سے پاک ہو جائے گا۔

وضو کا بیان

س: وضو کسے کہتے ہیں؟

ج: گٹوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، منہ دھونا، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، سر کا مسح کرنا اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں دھونا۔ اس کا نام وضو ہے۔ جس کا طریقہ تم ''اسلامی تعلیم'' کے حصۂ اوّل میں پڑھ چکے ہو۔

س: کیا وضو میں یہ سب باتیں ضروری ہیں؟

ج: نہیں بلکہ صرف بعض باتیں ضروری ہیں جنہیں فرض کہتے ہیں، ان کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا اور بعض باتیں سنت ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے اور بعض باتیں مستحب ہیں جن کے کرنے سے ثواب بڑھ جاتا ہے اور چھوٹ جانے سے وضو میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

س: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

ج: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔ اول مُنہ دھونا یعنی بال نکلنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ دوسرے کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا، تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا، یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ چوتھے دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

س: وضو میں سنتیں کتنی ہیں؟

ج: وضو میں سنتیں سولہ ہیں۔ (۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرنا (۳) دونوں ہاتھوں کو گٹوں تک تین بار دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) داہنے ہاتھ

سے تین کلیاں کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے تین بار ناک میں پانی چڑھانا (۷) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ (۸) داڑھی کا خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۱۱) پورے سر کا مسح کرنا (۱۲) کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (۱۴) داڑھی کے جو بال مُنہ کے دائرے کے نیچے ہیں ان کا مسح کرنا (۱۵) اعضا کو پے در پے دھونا یعنی ایک عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے کو دھونا (۱۶) ہر مکروہ بات سے بچنا۔

س: وضو میں کتنی باتیں مستحب ہیں؟

ج: وضو میں پینسٹھ باتیں مستحب ہیں جن کو تم "بہار شریعت" میں پڑھو گے۔

س: مکروہ سے کیا مراد ہے؟

ج: مکروہ وہ چیز ہے جس کے کرنے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے۔

س: وضو میں کتنی باتیں مکروہ ہیں؟

ج: وضو میں اکیس باتیں مکروہ ہیں۔ (۱) عورت کے غسل یا وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا (۲) وضو کے لیے نجس جگہ بیٹھنا (۳) نجس جگہ وضو کا پانی گرانا (۴) مسجد کے اندر وضو کرنا (۵) وضو کے اعضا سے برتن میں قطرے ٹپکانا (۶) پانی میں رینٹھ یا کھنکار ڈالنا (۷) قبلہ کی طرف تھوک یا کھنکار ڈالنا یا کلی کرنا (۸) بے ضرورت دنیا کی بات کرنا (۹) ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا (۱۰) پانی اس قدر کم خرچ کرنا کہ سنت ادا نہ ہو (۱۱) مُنہ پر پانی مارنا (۱۲) مُنہ پر پانی ڈالتے وقت پھونکنا (۱۳) صرف ایک ہاتھ سے مُنہ دھونا (۱۴) گلے کا مسح کرنا (۱۵) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا (۱۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۱۷) اپنے لیے کوئی لوٹا وغیرہ خاص کر لینا (۱۸) تین نئے پانیوں سے تین بار سر کا مسح کرنا (۱۹) جس کپڑے سے استنجا کا پانی خشک کیا ہو اس سے اعضائے وضو پونچھنا (۲۰) دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا (۲۱) کسی سنت کو چھوڑ دینا۔

س: کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: (۱) پاخانہ کرنا (۲) پیشاب کرنا (۳) پاخانہ پیشاب کے راستے سے کسی اور چیز کا نکلنا (۴) پاخانہ کے راستہ سے ہوا نکلنا۔ (۵) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ نکل کر ایسی جگہ بہنا کہ جس کا وضو یا غسل میں دھونا فرض ہے (۶) کھانا پانی یا صفرا کی مُنہ بھر قے آنا (۷) اس طرح سو جانا کہ جسم کے جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں (۸) بے ہوش ہونا (۹) جنون ہونا (۱۰) غشی ہونا (۱۱) کسی چیز کا اتنا نشہ ہونا کہ چلنے میں پاؤں لڑکھڑائیں (۱۲) رکوع اور سجدہ والی نماز میں اتنی زور سے ہنسنا کہ آس پاس والے سنیں (۱۳) دکھتی آنکھ سے آنسو بہنا —— ان تمام باتوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

غسل کا بیان

س: حدث اکبر سے بدن کیسے پاک کیا جاتا ہے؟

ج: غسل کرنے سے بدن حدثِ اکبر سے پاک ہو جاتا ہے۔

س: غسل کسے کہتے ہیں؟

ج: نہانے کو غسل کہتے ہیں۔ اس کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ پہلے غسل کی نیت کر کے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھوئے پھر استنجاء کی جگہ دھوئے۔ اس کے بعد بدن پر اگر کہیں نجاستِ حقیقیہ یعنی پیشاب یا پاخانہ وغیرہ ہو تو اسے دور کرے۔ پھر نماز جیسا وضو کرے مگر پاؤں نہ دھوئے ہاں اگر چوکی یا پتھر وغیرہ اونچی چیز پر نہائے تو پاؤں بھی دھو لے۔ اس کے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑے۔ پھر تین مرتبہ داہنے کندھے پر پانی بہائے اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر اور پھر سر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہائے۔ تمام بدن پر ہاتھ پھیرے اور مَلے پھر نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لے۔ (بہار شریعت)

س: غسل میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

ج: غسل میں تین باتیں فرض ہیں۔ (۱) کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا (۳) تمام ظاہر بدن پر سر سے پاؤں تک پانی بہانا۔

س: غسل میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

ج: غسل میں یہ باتیں سنت ہیں۔ (۱) غسل کی نیت کرنا۔ (۲) دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھونا (۳) استنجا کی جگہ دھونا (۴) بدن پر جہاں کہیں نجاست ہو اسے دور کرنا (۵) نماز جیسا وضو کرنا (۶) بدن پر تیل کی طرح پانی چپڑنا (۷) داہنے مونڈھے پھر بائیں مونڈھے پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار پانی بہانا (۸) تمام بدن پر ہاتھ پھیرنا اور ملنا (۹) نہانے میں قبلہ رخ نہ ہونا اور کپڑا پہن کر نہاتا ہو تو حرج نہیں (۱۰) ایسی جگہ نہانا کہ کوئی نہ دیکھے (۱۱) نہاتے وقت کسی قسم کا کلام نہ کرنا (۱۲) کوئی دعا نہ پڑھنا (۱۳) عورتوں کو بیٹھ کر نہانا (۱۴) نہانے کے بعد فوراً کپڑا پہن لینا۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

استنجاء کا بیان

س: اِستنجاء کسے کہتے ہیں؟

ج: پیشاب یا پاخانہ کرنے کے بعد بدن پر جو نجاست لگی رہتی ہے اس کے پاک کرنے کو استنجاء کہتے ہیں۔

س: پیشاب کے بعد استنجاء کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پیشاب کرنے کے بعد پاک مٹی یا کنکر یا پھٹے پرانے کپڑے سے پیشاب سکھائے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

س: پاخانہ کے بعد استنجاء کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پاخانہ کے بعد مٹی، کنکر یا پتھر کے تین یا پانچ یا سات ٹکڑوں سے پاخانہ کی جگہ صاف کرے پھر پانی سے دھو ڈالے۔

س: استنجاء کا ڈھیلا اور پانی کس ہاتھ سے استعمال کرنا چاہیے؟

ج: بائیں ہاتھ سے۔

س: کن چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے؟

ج: کسی قسم کا کھانا، ہڈی، گوبر، کوئلہ اور جانور کا چارہ ان سب چیزوں سے استنجاء کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت)

س: کن جگہوں پر پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے؟

ج: کنوئیں یا حوض یا چشمہ کے کنارے پانی میں اگرچہ بہتا ہوا ہو، گھاٹ پر، پھل دار درخت کے نیچے، ایسے کھیت میں کہ جس میں کھیتی موجود ہو، سایہ میں جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں۔ مسجد یا عیدگاہ کے پہلو میں۔ قبرستان یا راستہ میں۔ جس جگہ جانور بندھے ہوں اور جہاں وضو یا غسل کیا جاتا ہو ان سب جگہوں میں پاخانہ یا پیشاب کرنا منع ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت مُنہ کس طرف ہونا چاہیے؟

ج: پاخانہ پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ہمارے ملک کے رہنے والوں کو شمال یا جنوب کی جانب مُنہ کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

پانی کا بیان

س: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے؟

ج: برسات کا پانی، ندی نالے چشمے سمندر دریا اور کنویں کا پانی، پگھلی ہوئی برف یا اولے کا پانی، تالاب یا بڑے حوض کا پانی ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: کن پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں؟

ج: پھل اور درخت کا نچوڑا ہوا پانی یا وہ پانی جس میں کوئی پاک چیز مل گئی اور نام بدل گیا جیسے شربت، شوربا چائے وغیرہ یا بڑے حوض اور تالاب کا ایسا پانی کہ

جس کا رنگ یا بو یا مزہ کسی ناپاک چیز کے مل جانے سے بدل گیا اور چھوٹے حوض یا گھڑے کا وہ پانی کہ جس میں کوئی ناپاک چیز گر گئی ہو یا کوئی ایسا جانور گر کر مر گیا ہو کہ جس میں بہتا ہوا خون ہو اگرچہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلا ہو اور وہ پانی کہ جو وضو یا غسل کا دھوون ہے ان سب پانیوں سے وضو کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: دودھ سے وضو کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: دودھ سے وضو کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اس میں اتنا پانی مل گیا کہ دودھ کا نام بدل کر پانی ہو گیا تو اب اس سے وضو کرنا جائز ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: کیا وضو اور غسل کے پانی میں کچھ فرق ہے؟

ج: نہیں، جن پانیوں سے وضو جائز ہے ان سے غسل بھی جائز ہے اور جن پانیوں سے وضو ناجائز ہے غسل بھی ناجائز ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، درمختار، بہار شریعت)

س: کن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے؟

ج: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جھوٹا پاک ہے جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر اور فاختہ وغیرہ۔

س: کن جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے؟

ج: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلی، چوہا، سانپ چھپکلی اور اڑنے والے شکاری جانور جیسے شکرا، باز، بہری چیل اور کوا وغیرہ اور وہ مرغی جو چھوٹی پھرتی ہو اور نجاست پر منہ ڈالتی ہو اور وہ گائے جس کی عادت غلیظ کھانے کی ہو ان سب کا جھوٹا مکروہ ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری، بہار شریعت)

س: کن جانوروں کا جھوٹا ناپاک ہے؟

ج: سور، کتا، شیر، چیتا، بھیڑیا، ہاتھی، گیدڑ اور دوسرے شکاری چوپائے کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

کنوئیں کا بیان

س: کنواں کیسے ناپاک ہو جاتا ہے؟

ج: کنوئیں میں آدمی، بیل، بھینس یا بکری مر جائے یا کسی قسم کی کوئی ناپاک چیز گر جائے تو کنواں ناپاک ہو جاتا ہے۔

س: اگر کنوئیں میں مرا ہوا جانور پایا گیا اور یہ معلوم نہیں کب گرا ہے تو کنواں کب سے ناپاک مانا جائے گا؟

ج: جس وقت دیکھا جائے گا اسی وقت سے کنواں ناپاک مانا جائے گا۔ (بہار شریعت)

س: کنوئیں میں اگر کوئی جانور گر جائے اور زندہ نکال لیا جائے تو کنواں ناپاک ہو گا یا نہیں؟

ج: اگر کوئی ایسا جانور گرا کہ اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ جیسے کتا اور گیدڑ وغیرہ تو کنواں ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ جانور گرا کہ جس کا جھوٹا ناپاک نہیں جیسے گائے اور بکری وغیرہ اور ان کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو تو گر کر زندہ نکل آنے کی صورت میں جب تک ان کے پاخانہ پیشاب کر دینے کا یقین نہ ہو کنواں ناپاک نہ ہوگا۔ (بہار شریعت)

س: کنواں اگر ناپاک ہو جائے تو کتنا پانی نکالا جائے گا؟

ج: اگر کنوئیں میں نجاست پڑ جائے یا آدمی، بیل، بھینس بکری یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور گر کر مر جائے یا دو بلیاں مر جائیں یا مرغی اور بطخ کی بیٹ گر جائے۔ یا مرغا، مرغی، بلی چوہا، چھپکلی یا اور کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں مر کر پھول جائے یا پھٹ جائے یا ایسا جانور گر جائے کہ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اگرچہ زندہ نکل آئے جیسے سور اور کتا وغیرہ تو ان سب صورتوں میں کل پانی نکالا جائے گا۔

س: اگر چوہا یا بلی کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لی جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: چوہا، چھچھوندر، گوریا، چڑیا، چھپکلی، گرگٹ یا ان کے برابر یا ان سے چھوٹا کوئی بہتے ہوئے خون والا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولنے پھٹنے سے پہلے نکال لیا جائے تو بیس ڈول سے تیس ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔ (بہار شریعت)
اور اگر بلی، کبوتر، مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی دوسرا جانور کنوئیں میں گر کر مر جائے اور پھولے پھٹے نہیں تو چالیس ڈول سے ساٹھ ڈول تک پانی نکالا جائے گا۔
(فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

س: ڈول کتنا بڑا ہونا چاہیے؟
ج: جو ڈول کنوئیں میں پڑا رہتا ہے وہی ڈول معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول کنوئیں کے لیے خاص نہ ہو تو ایسا ڈول ہونا چاہیے کہ جس میں ایک صاع یعنی تقریباً سوا پانچ کلو پانی آجائے۔
س: جتنا پانی نکالنا ہو اتنا پانی ایک ہی مرتبہ میں نکالنا ضروری ہے یا کئی مرتبہ کر کے بھی نکالنا جائز ہے؟
ج: بہتر ہے کہ کل پانی ایک ہی مرتبہ میں نکال دیا جائے لیکن اگر کئی مرتبہ کر کے نکالا جائے تو یہ بھی جائز ہے مثلاً ساٹھ ڈول پانی نکالنا ہے تو بیس صبح کو نکالا، بیس دوپہر کو اور بیس شام کو، کنوئیں میں بارہ ہاتھ پانی ہے اور کل پانی نکالنا ہے تو چار ہاتھ پانی آج نکالا۔ چار ہاتھ کل اور چار پرسوں تو یہ بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت)
س: کنواں کا پانی پاک ہو جانے کے بعد کنوئیں کی دیوار اور ڈول رسی بھی پاک کرنا پڑے گا یا نہیں؟
ج: کنواں کی دیوار اور ڈول رسی نہیں پاک کرنا پڑے گا۔ پانی کے پاک ہوتے کے ساتھ یہ چیزیں بھی پاک ہو جائیں گی۔
س: کل پانی نکالنے کا کیا مطلب ہے؟
ج: کل پانی نکالنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا پانی نکال لیا جائے کہ اب ڈول ڈالیں تو آدھا بھی نہ بھرے۔

س: اگر کل پانی نکالنا ہو مگر کنواں ایسا ہو کہ پانی اس کا ٹوٹتا ہی نہ ہو تو اس صورت میں کل پانی کیسے نکالا جائے گا۔

ج: اگر کنوئیں کا پانی ٹوٹتا ہی نہ ہو تو کل پانی نکالنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس کے پانی کی گہرائی بانس یا کسی دوسری لکڑی سے صحیح طور پر ناپ لیں اور چند آدمی بہت پھرتی سے سو ڈول مثلاً نکالیں۔ پھر پانی ناپیں جتنا کم ہو اسی حساب سے پانی نکال لیں۔ کنواں پاک ہو جائے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ناپنے سے معلوم ہوا کہ پانی مثلاً دس ہاتھ ہے۔ پھر سو ڈول نکالنے کے بعد ناپا تو نو ہاتھ رہا تو معلوم ہوا کہ سو ڈول میں ایک ہاتھ کم ہوا تو دس ہاتھ میں کل دس سو یعنی ایک ہزار ڈول ہوئے۔

نماز کے وقتوں کا بیان

س: رات اور دن میں کتنے وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے؟

ج: رات اور دن میں کل پانچ وقتوں کی نماز پڑھنا ضروری ہے۔

س: وہ پانچ وقت کون کون سے ہیں؟

ج: وہ پانچ وقت یہ ہیں: فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

س: فجر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: اجالا ہونے سے فجر کا وقت شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے سے پہلے تک رہتا ہے۔ جب سورج کا ذرا سا کنارا بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

س: ظہر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد شروع ہوتا ہے اور ٹھیک دوپہر کے وقت کسی چیز کا جتنا سایہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اسی چیز کا دوگنا سایہ ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

س: عصر کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: ظہر کا وقت ختم ہو جانے سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج ڈوبنے سے پہلے تک رہتا ہے۔

س: مغرب کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: مغرب کا وقت سورج ڈوبنے کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے اور شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی سفیدی کے غائب ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

س: عشاء کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

ج: عشاء کا وقت شمالاً جنوباً پھیلی سفیدی کے غائب ہونے سے شروع ہوتا ہے اور صبح اجالا ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

مکروہ وقتوں کا بیان

س: کیا رات اور دن میں کچھ وقت ایسے بھی ہیں جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

ج: جی ہاں! سورج نکلنے کے وقت، سورج ڈوبنے کے وقت اور دوپہر کے وقت کسی قسم کی کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے مگر اتنی تاخیر کرنا سخت گناہ ہے۔ (بہار شریعت)

س: سورج نکلنے کے وقت کتنی دیر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

ج: جب سورج کا کنارا ظاہر ہو اس وقت سے لے کر تقریباً بیس منٹ تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: اور سورج ڈوبنے کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے؟

ج: جب سورج پر نظر ٹھہرنے لگے اس وقت سے لے کر ڈوبنے تک نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ وقت بھی تقریباً بیس منٹ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: دوپہر کے وقت کب سے کب تک نماز پڑھنا جائز نہیں؟

ج: نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی تک نماز پڑھنا جائز نہیں۔ جس کا بیان "بہار شریعت" میں پڑھو گے۔

تعداد رکعت اور نیّت کا بیان

س: فجر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: فجر کے وقت کل چار رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے دو رکعت سنت، پھر دو رکعت فرض۔

س: دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: فجر کے وقت دو رکعت سنّت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنّت فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے، سنّتِ رسول اللہ کی مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت فرض نماز فجر کی اللہ تعالیٰ کے لیے، (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: ظہر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: ظہر کے وقت کل بارہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت، پھر دو رکعت نفل۔

س: چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: ظہر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت اس طرح کی جاتی ہے۔ "نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔"

س: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت ظہر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے، منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: کیا نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے؟

ج: نہیں، نفل میں وقت کی نیت نہیں کی جاتی ہے۔

س: عصر کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: عصر کے وقت کل آٹھ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت سنت پھر چار رکعت فرض۔

س: عصر کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عصر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: مغرب کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: مغرب کے وقت کل سات رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے تین رکعت فرض پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل۔

س: تین رکعت فرض کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے تین رکعت نماز فرض مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: اور مغرب کے وقت دو رکعت سنت کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت مغرب کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: عشاء کے وقت کتنی رکعت نماز پڑھی جاتی ہے؟

ج: عشاء کے وقت کل سترہ رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ پہلے چار رکعت سنت، پھر چار رکعت فرض، پھر دو رکعت سنت پھر دو رکعت نفل، اس کے بعد تین رکعت وتر واجب، پھر دو رکعت نفل۔

س: عشاء کے وقت چار رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے چار رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر چار رکعت فرض کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے چار رکعت نماز فرض عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اگر مقتدی ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت سنت کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز سنت عشاء کی اللہ تعالیٰ کے لیے سنت رسول اللہ کی منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر وتر کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت کی میں نے تین رکعت نماز واجب وتر کی اللہ تعالیٰ کے لیے (اور اگر رمضان

کے مہینہ میں امام کے پیچھے پڑھ رہا ہو تو اتنا اور کہے "پیچھے اس امام کے") منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: پھر دو رکعت نفل کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: دل میں ہے کہ فجر کی نماز پڑھ رہے ہیں مگر زبان سے نکل گیا ظہر، یا دل میں ہے کہ عصر کی نماز پڑھ رہے ہیں لیکن غلطی سے کہہ دیا عشاء تو فجر اور عصر کی نماز ہو گی یا نہیں؟

ج: ہو جائے گی۔ (درمختار، بہار شریعت)

س: دل میں ہے کہ فرض نماز پڑھ رہے ہیں لیکن زبان سے نفل یا سنت کا لفظ نکل گیا تو فرض نماز ہو گی یا نہیں؟

ج: فرض نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت)

س: دل میں ہے کہ چار رکعت فرض پڑھ رہا ہے اور زبان سے نکل گیا دو رکعت مگر اس نے چار رکعت پڑھ کر سلام پھیرا تو چار رکعت فرض ہو گی یا نہیں؟

ج: چار رکعت فرض نماز ہو جائے گی۔ (بہار شریعت)

اسلامی آداب

قرآن شریف پر کتاب وغیرہ کوئی چیز ہرگز نہ رکھو، مسئلہ مسائل کی کتابوں پر بھی دوات اور قلمدان وغیرہ کوئی چیز نہ رکھو، دوسری کتابوں کا بھی ادب کرو، انہیں پاؤں کے پاس نہ رکھو، پاؤں سے نہ ٹھکراؤ، انہیں زمین پر نہ رکھو، خوب سنبھال کر رکھو، چیر پھاڑ کر خراب نہ کرو اپنے املا اور نقل وغیرہ کی کاپیاں دوکانداروں کو ہرگز نہ دو انہیں کسی محفوظ جگہ میں گاڑ دو۔ قرآن مجید یا کتاب وغیرہ کا ٹکڑا نہ پھینکو اور کسی جگہ پڑا ہوا دیکھو تو اٹھا کر کسی اچھی جگہ رکھ دو کہ پاؤں کے نیچے نہ آئے، بے ادبی سے بچے۔ پارہ اور قرآن

مجید رحل وغیرہ یا کسی اونچی چیز پر رکھ کر پڑھو ٹاٹ یا چٹائی پر اسے ہرگز نہ رکھو اور پڑھنے کے بعد الماری یا طاق وغیرہ کسی اونچی جگہ میں رکھو، اور قرآن شریف ختم ہو جانے کے بعد بھی روزانہ صبح کو پڑھا کرو اور تلاوت شروع کرنے سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیا کرو۔

حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے نام ادب سے لو، نام سے پہلے "حضرت" اور نام لینے کے بعد علیہ السلام کہو، ان کی شان میں کوئی ایسا لفظ نہ بولو کہ جس سے بے ادبی کا شبہ ہو اور حضرات اولیائے کرام رحمہم اللہ کے نام بھی ادب سے لو۔ ان کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی ہرگز نہ کرو اہل سنت و جماعت کے عالموں سے ادب کے ساتھ ملو ان سے سلام اور مصافحہ کرو اور کبھی کبھی ان کی مجلس میں بیٹھا کرو، اور دیوبندی وہابی، رافضی وغیرہ گمراہ فرقوں اور ان کے مولویوں سے دور رہو کہ ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے ایمان کا خطرہ ہے۔ اچھے آدمی کو دوست بناؤ بُرے آدمی سے دوستی ہرگز نہ کرو۔ تاڑی اور شراب پینے والوں کے پاس مت بیٹھو ان سے دور رہو۔ ناچ اور سینما کے قریب ہرگز مت جاؤ۔ نظم اور نعت شریف پڑھو۔ گانا مت گاؤ اور ریڈیو سے گانا بجانا مت سنو، بیڑی اور سگریٹ پینے کی عادت مت ڈالو۔

ماں باپ کو سلام کرو یعنی السلام علیکم کہو، ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام نہ کرو اور مدرسہ میں پہنچو تو استاد کو سلام کرو اور واپس آؤ تو پھر سلام کرو۔ جو مسلمان ظاہر میں نیک ہو اسے سلام کرو۔ وہابی، دیوبندی اور رافضی وغیرہ گمراہ فرقہ کے لوگوں کو سلام ہرگز نہ کرو جب تمہیں کوئی سلام کرے تو وعلیکم السلام کہو۔ ہاتھ یا انگلی کے اشارہ سے سلام کا جواب نہیں ہوگا۔ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب یعنی ضروری ہے اگر کوئی کافر یا بدمذہب تمہیں سلام کرے تو هَدَاكَ اللّٰهُ کہو۔

جو شخص نماز یا قرآن پڑھ رہا ہو اسے سلام نہ کرو جو لوگ قرآن شریف یا وعظ سننے اور سنانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔ جو شخص وظیفہ میں ہو اسے سلام نہ کرو اور جو لوگ علم دین پڑھنے یا پڑھانے میں مشغول ہوں انہیں بھی سلام نہ کرو۔ جو شخص

پاخانہ پیشاب کر رہا ہو یا کھانا کھا رہا ہو تو اسے سلام نہ کرو اور اذان و تکبیر کے وقت کسی کو سلام نہ کرو۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دُرود شریف پڑھنے والے پر خدائے تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے اس کے مال اور اولاد میں برکت دیتا ہے اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔ اس کے مرتبہ کو زیادہ بلند کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتا ہے ناراض نہیں ہوتا۔

دُرُود شریف

1. صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔
2. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔
3. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

کچھ اور دعائیں

1. مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔
2. مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ۔
3. چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ يَا هِلَالُ۔
4. جب آسمان سے تارا ٹوٹتا دیکھو تو نگاہ نیچی کر لو اور یہ دعا پڑھو: مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔
5. کشتی پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ

لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

- ۶ موٹر، ٹرین اور رکشہ وغیرہ پر سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھو: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ۔
- ۷ جب برا خواب دیکھو اور بیدار ہو جاؤ تو تین بار تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھو اور تین بار بائیں طرف تھوکو، پھر سونا چاہو تو کروٹ بدل کر سو جاؤ۔
- ۸ جب سو کر اٹھو تو یہ دعا پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔
- ۹ استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔
- ۱۰ استنجا خانہ سے نکل کر یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ عَافَانِیْ۔
- ۱۱ بدن میں کسی جگہ درد ہو تو اس مقام پر داہنا ہاتھ سات مرتبہ پھیرو اور یہ دعا پڑھو: اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ۔
- ۱۲ اندھے، لنگڑے اور کوڑھی وغیرہ کسی مصیبت زدہ کو دیکھو تو یہ دعا پڑھو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

اسلامی کلمے مترجم

اول کلمہ طیبہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خدائے تعالیٰ کے پیارے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: خدائے تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے اور خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور طاقت اور قوت دینے والا صرف خدائے بزرگ و برتر ہے۔

چوتھا کلمہ توحید:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے۔ کبھی نہیں مرے گا۔ اسی کے دستِ قدرت میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ عَلَانِیَۃً وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر گناہ سے جو میں نے کیا خواہ جان کر یا بے جانے، چھپ کر یا کھلم کھلا اور میں اُس کی طرف توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جسے میں جانتا ہوں اور اُس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا یقیناً تو ہر غیب کو خوب جاننے والا ہے اور تو ہی عیبوں کو چھپانے والا ہے اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے باز رہنے اور نیکی کی قوت اللہ تعالیٰ ہی سے ہے جو بلند مرتبہ والا اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِہٖ وَ اَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِہٖ تُبْتُ عَنْہُ وَ تَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَۃِ وَالْبِدْعَۃِ وَالنَّمِیْمَۃِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُہْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّھَا وَ اَسْلَمْتُ وَ اٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے کہ جس کو میں جانتا ہوں اور معافی چاہتا ہوں میں تجھ سے اس چیز کے بارے میں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں۔ توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے، شرک سے اور جھوٹ سے اور

غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائیوں سے اور بہتان سے اور ہر قسم کے گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور ایمان لایا میں اور میں کہتا ہوں کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں۔

ایمانِ مُجمل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَ صِفَاتِہٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے سب حکموں کو قبول کیا۔

ایمان مفصّل:

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَ شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ الْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر، اور اس کے رسولوں پر، اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ تقدیر کی اچھائی اور برائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور میں اس بات پر ایمان لایا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔

تمّت بالخیر

بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی
۴/رجب المرجب ۹۰ھ مطابق ۶ ستمبر ۱۹۷۰ء

حصہ سوم

کتابُ الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

س: اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہمیں کیسا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

ج: اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ آسمان و زمین اور ساری مخلوقات کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ چاند سورج اور ستاروں کا نکلنا ڈوبنا سب اسی کے حکم سے ہے وہی عبادت و پرستش کا مستحق ہے۔ دوسرا کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔ وہ بے پروا ہے کسی کا محتاج نہیں اور تمام جہاں اس کا محتاج ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا ہے۔ امیری، غریبی اور عزت و ذلت سب اسی کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذِلت دیتا ہے۔ آرام و تکلیف اور موت و زندگی سب اسی کے حکم سے ہے۔ اس کا ہر کام حکمت ہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اس کی نعمتیں اور اس کے احسان بے انتہا ہیں۔ وہ ہر کھلی اور چھپی چیز کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں۔ وہ ہر کمال وخوبی والا ہے۔ جھوٹ دغا، خیانت ظلم و جہل اور بے حیائی وغیرہ ہر عیب سے پاک ہے اس کے لیے کسی قسم کا عیب ماننا کفر ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا کہاں سے ثابت ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا قرآن مجید کی بے شمار آیتوں سے ثابت ہے۔ ان میں سے

چند آیتیں یہ ہیں۔ پارۂ عم میں ہے: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ یعنی اے پیارے رسول! تم فرما دو کہ وہ اللہ یکتا ہے۔ اور پارۂ دوم رکوع ۳ میں ہے: وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یعنی وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

س: اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور اللہ ہوتے تو کیا خرابی ہوتی؟

ج: اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور اللہ ہوتے تو ایک کہتا کہ میں گرمی پیدا کروں گا اور دوسرا کہتا کہ میں سردی پیدا کروں گا ایک کہتا میں مغرب میں سورج ڈوباؤں گا اور دوسرا کہتا کہ میں مشرق میں سورج ڈوباؤں گا تو زمین و آسمان کا موجودہ نظام درہم برہم ہو جاتا جیسا کہ قرآن مجید پارہ ۱۷ ارکوع ۲ میں ہے: لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ یعنی اگر آسمان و زمین میں اللہ کے سوا اور خدا ہوتے تو وہ ضرور تباہ ہو جاتے۔

س: کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ زمین و آسمان اور دنیا کی دوسری چیزیں انسان، حیوان اور پہاڑ وغیرہ خود بخود بن گئے ہوں؟

ج: نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ قلم اور پنسل وغیرہ چھوٹی سے چھوٹی چیز بغیر کسی کے بنائے نہیں بنتی تو آسمان و زمین اور بڑے بڑے پہاڑ وغیرہ بغیر کسی کے بنائے کیسے بن سکتے ہیں۔

س: اگر کوئی مسلمان کہے کہ اللہ کوئی چیز نہیں۔ زمین اور آسمان وغیرہ بغیر کسی کے بنائے خود بخود بن گئے ہیں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کہنے والا دائرۂ اسلام سے نکل کر کافر و مرتد ہو گیا۔

س: بعض جاہل اللہ تعالیٰ کو بڑھو کہتے ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کی شان میں ایسا لفظ بولنا کفر ہے۔

س: بعض لوگ کہتے ہیں کہ اوپر والا جیسا چاہے گا ویسا ہوگا۔ اور کہتے ہیں کہ "اوپر اللہ تعالیٰ ہے نیچے تم ہو" یا اس طرح کہتے ہیں کہ "اوپر اللہ تعالیٰ ہے نیچے پنچ ہے" تو ان جملوں میں کوئی خرابی تو نہیں ہے؟

ج: بے شک خرابی ہے یہ سب جملے گمراہی کے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے پرہیز کرنا نہایت ضروری ہے۔

س: براہ کرم وہ جملے بتائیں جن کا بولنا مناسب ہو؟

ج: (۱) اللہ رب العزت جیسا چاہے گا ویسا ہوگا۔ (۲) حقیقی مدد اللہ تعالیٰ کی ہے۔ پھر تمہاری، پہلے سہارا اللہ تعالیٰ کا ہے پھر تمہارا (۳) باطن میں اللہ تعالیٰ مددگار ظاہر میں پنچ۔

ملائکہ (فرشتے)

س: فرشتے کیا کرتے ہیں؟

ج: فرشتے زمین و آسمان کے سارے انتظامات کرتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ سے وہ مختلف کاموں کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ بعض کو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں خدائے تعالیٰ کا پیغام لانے پر مقرر کیا گیا اور بعض کے ذمے پانی برسانے کی خدمت سپرد کی گئی۔ کسی کو ہوا چلانے پر مقرر کیا گیا۔ کسی کے متعلق روزی پہنچانے، کسی کے ذمہ ماں کے پیٹ میں بچہ کی صورت بنانے، کسی کے متعلق انسان کے بدن میں تصرف کرنے کسی کے ذمہ صور پھونکنے اور کسی کو دشمنوں سے انسان کی حفاظت کرنے پر مقرر کیا گیا ہے اور کچھ فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ دنیا میں پھرتے رہیں اور جہاں قرآن مجید پڑھایا جاتا ہو۔ علم دین کی تعلیم ہوتی ہو، درود شریف پڑھا جاتا ہو یا اللہ تعالیٰ و رسول کریم ﷺ کا ذکر ہوتا ہو محفل میلاد ہو وہاں پہنچ کر حاضرین کا نام لکھیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی شرکت کی گواہی دیں اور کچھ فرشتے انسانوں کے اچھے برے اعمال لکھنے پر مقرر ہیں جن کو کراماً کاتبین کہتے ہیں اور بہت سے فرشتوں کو حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے لیے مقرر کیا گیا ہے اور کچھ فرشتے حضور ﷺ کے دربار میں مسلمانوں کے صلاۃ و سلام پہنچانے پر مقرر ہیں اور بعض کے

ذمہ روحوں کا قبض کرنا ہے اور بعض فرشتے قبر میں مُردوں سے سوال کرنے پر مقرر ہیں جن کو مُنکر نکیر کہتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہیں جو فرشتے انجام دیتے رہتے ہیں۔

س: کیا فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے؟

ج: نہیں ہرگز نہیں، فرشتے وہی کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے اس کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ قصداً نہ سہواً وہ اللہ تعالیٰ کے معصوم بندے ہیں اور ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہ سے پاک ہیں۔

س: سنا ہے کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلہ میں ایک نام کے دو آدمی ہوتے ہیں تو جان نکالنے میں فرشتے کبھی کبھی غلطی کر جاتے ہیں کیا یہ صحیح ہے؟

ج: نہیں ایسا نہیں ہوسکتا فرشتے اس قسم کی غلطی ہرگز نہیں کرتے قرآن مجید پارہ ۲۸؍رکوع ۱۹؍ میں ہے یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ یعنی فرشتوں کو جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں۔

س: کیا فرشتے انسان کی شکل اختیار کر سکتے ہیں؟

ج: ہاں فرشتے جو شکل چاہیں اختیار کر سکتے ہیں۔

س: یہ کہنا کہ فرشتے کوئی چیز نہیں یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوت کا نام ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (بہار شریعت)

اللہ تعالیٰ کی کتابیں

س: اللہ تعالیٰ نے کتابوں کو کس لیے نازل فرمایا؟

ج: اپنے بندوں کو صحیح راستہ دکھانے کے لیے نازل فرمایا تاکہ بندے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو مانیں اور ان کی مرضی کے مطابق کام کریں۔

س: یہ کیسے معلوم ہوا کہ توریت، زبور اور انجیل اللہ تعالیٰ کی کتابیں ہیں؟

ج: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ تینوں کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی ہیں۔

س: قرآن مجید کا اللہ تعالیٰ کی کتاب ہونا کیسے معلوم ہوا؟

ج: عرب کے لوگ جو قرآن مجید کے مخالف تھے انہوں نے کہا کہ یہ خدا کی کتاب نہیں ہے تو ان سے کہا گیا کہ اگر یہ کسی انسان کی بنائی ہوئی کتاب ہے تو تم اس کے مثل دس سورتیں بنا ڈالو۔ وہ لوگ نہیں بنا سکے۔ کہا گیا اچھا ایک ہی سورت بنا کے لے آؤ۔ تو وہ لوگ ایک سورت بھی نہیں بنا سکے۔ خدائے تعالیٰ نے فرمایا تم قرآن مجید کے مثل ایک سورت بھی ہرگز نہیں بنا سکتے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ اگر تمام انسان اور جنّات مل کر کوشش کریں تب بھی قرآن مجید کی مثل نہیں بنا سکتے۔ چنانچہ مخالفین نے بڑی کوشش کی مگر عربی زبان کے ماہر ہونے کے باوجود ایک سورت بھی نہیں بنا سکے اور تقریباً چودہ سو برس میں قرآن مجید کے بہت سے دشمن عربی زبان کے ماہر ہوئے لیکن کوئی بھی آج تک ایک سورت نہیں بنا سکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

س: پورا قرآن کریم ایک ہی دفعہ اکٹھا نازل ہوا یا تھوڑا تھوڑا؟

ج: پورا قرآن کریم ایک دفعہ اکٹھا نہیں نازل ہوا بلکہ لوگوں کی ضرورت کے مطابق تئیس برس تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔

س: قرآن مجید کس طرح نازل ہوا؟

ج: قرآن مجید اس طرح نازل ہوا کہ حضرت جبریل علیہ السلام قرآن مجید کی آیتوں کو لے کر آتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے یاد کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سناتے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے حفظ کر لیتے اور کاغذ، چمڑہ، ہڈی وغیرہ پر لکھ لیتے تھے۔

س: قرآن مجید پہلے کس جگہ نازل ہوا؟

ج: مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حراء ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی پہاڑ کے ایک غار میں عبادت کے لیے تشریف لے جاتے تھے۔ قرآن مجید سب سے پہلے اسی

حراء پہاڑ کے غار میں نازل ہوا۔

س: سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟

ج: سب سے پہلے سورہ اِقرأ کے شروع کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

س: سب کے آخر میں کون سی آیت نازل ہوئی؟

ج: سب کے آخر میں تیسرے پارہ کی آیت کریمہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَی اللّٰهِ نازل ہوئی۔ (تفسیر کبیر جلد ثانی صفحہ ۳۸۰)

س: کیا قرآن مجید کی ہر سورت پر ایمان لانا ضروری ہے؟

ج: ہاں قرآن مجید کی ہر سورت اور ہر آیت پر ایمان لانا ضروری ہے۔

س: اگر کوئی شخص کہے کہ جیسا قرآن مجید حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا اب ویسا نہیں ہے بلکہ گھٹا بڑھا دیا گیا ہے تو ایسے شخص کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔ (بہار شریعت)

انبیائے کرام علیہم السلام

س: انبیائے کرام علیہم السلام کے نام بتایئے؟

ج: سب انبیائے کرام علیہم السلام کے نام تو معلوم نہیں ہاں جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے ان کے نام یہ ہیں:

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسمٰعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحیٰی علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام اور ہمارے سرکار حضور پرنور سید المرسلین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ۔

س: انبیائے کرام علیہم السلام کا مرتبہ بیان فرمائیے؟

ج: انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے ہوتے ہیں۔ ان کا مرتبہ بہت بلند ہے، کوئی شخص خواہ کتنا ہی بڑا ہو کسی نبی کے مرتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ وہ معصوم ہوتے ہیں۔ ان کا حکم ماننا اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ماننا ہے۔ ان میں سے کسی کی شان میں ادنیٰ گستاخی کرنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں غیب کا علم عطا فرمایا ہے یعنی زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے۔ سب ان کے علم میں ہوتا ہے۔

س: کیا کوئی آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ نبی بن سکتا ہے؟

ج: نہیں ہرگز نہیں، نبوت و رسالت اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے۔ عبادت و ریاضت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

س: کیا جن اور فرشتوں میں بھی نبی ہوتے ہیں؟

ج: نہیں۔ نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور مرد نبی ہوتا ہے۔ عورت نبی نہیں ہوتی۔

س: معصوم کسے کہتے ہیں؟

ج: جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے گناہ اس سے ناممکن ہو۔

س: کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ اور بھی کوئی معصوم ہوتا ہے؟

ج: ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں اور ان دو کے علاوہ کوئی تیسرا معصوم نہیں ہوتا۔

س: کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

ج: نہیں، انبیاء علیہم السلام اور فرشتوں کے سوا کوئی بھی معصوم نہیں ہوتا ہاں اولیائے کرام و بزرگان دین رحمہم اللہ کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے مگر معصوم صرف انبیاء علیہم السلام اور فرشتے ہی ہوتے ہیں۔

س: امتی کو مرتبہ میں کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کیسا ہے؟

ج: امتی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتانا کفر ہے۔

س: کیا امتی عمل میں اپنے نبی سے بڑھ سکتا ہے؟

ج: نہیں، ہرگز نہیں امتی کو عمل میں نبی سے بڑھ کر ماننا گمراہی ہے۔

س: کیا انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں؟

ج: بے شک سب انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں۔

س: اس پر کیا دلیل ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مزاروں میں زندہ ہیں؟

ج: حدیث شریف میں ہے کہ سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ یعنی خدائے تعالیٰ نے زمین پر انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام فرما دیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۱۲۱)

اور حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''پیغمبر خدا زندہ است بحقیقت حیات دنیاوی'' یعنی اللہ تعالیٰ کے نبی دنیوی زندگی کی حقیقت کے ساتھ زندہ ہیں۔

س: جو شخص انبیائے کرام علیہم السلام کے بارے میں کہے کہ ''مر کر مٹی میں مل گئے ہیں'' تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ایسا کہنے والا گمراہ، بدمذہب، خبیث ہے۔ (بہار شریعت)

س: کیا انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ اولیائے عظام اور علمائے دین رحمہم اللہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی؟

ج: ہاں انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ اولیائے عظام، علمائے دین رحمہم اللہ شہدائے اسلام، حافظ قرآن جو کہ قرآن مجید پر عمل کرتا ہو، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غایت درجہ محبت رکھتا ہو، وہ جسم کہ جس نے کبھی گناہ نہ کیا ہو، وہ شخص کہ اکثر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہو اِن سب کے جسموں کو بھی مٹی نہیں کھا سکتی۔ (بہار شریعت)

سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام

س: سید الانبیاء کون ہیں؟

ج: سید الانبیاء یعنی تمام انبیاء کرام سے افضل اور ان کے سردار پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

س: اس پر کیا دلیل ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں؟

ج: قرآن مجید کی بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں حضور ﷺ نے خود فرمایا ہے: اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی میں قیامت کے روز اولاد آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور ظاہر ہے کہ اولاد آدم میں سب انبیائے کرام علیہم السلام داخل ہیں تو معلوم ہوا کہ ہمارے پیغمبر ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں۔

س: ہمارے حضور ﷺ کی کچھ اور خوبیاں بیان کیجئے؟

ج: ہمارے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ عزت و بزرگی والے ہیں۔ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں یعنی تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کے امتی ہیں۔ قرآن مجید میں ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہیں یعنی آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا حضور ﷺ نے خود فرمایا: اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (مشکوۃ شریف صفحہ ۴۶۵) یعنی میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا۔ ساری مخلوقات خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ کی فرماں برداری اللہ تعالیٰ ہی کی فرماں برداری ہے اور حضور ﷺ کی بے ادبی اللہ تعالیٰ کی بے ادبی ہے۔ حضور ﷺ کو سارے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اگر حضور ﷺ چاہتے تو آپ ﷺ کے ساتھ سونے کے پہاڑ چلتے۔ ہمارے حضور ﷺ غیب کی باتیں بتاتے تھے۔ زمین و آسمان کی ساری چیزیں آپ ﷺ پر ظاہر

تھیں۔ دنیا کے ہر گوشے اور ہر کونے میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے حضور ﷺ اسے اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے کوئی اپنی ہتھیلی دیکھے۔ اوپر، نیچے، آگے اور پیٹھ کے پیچھے یکساں دیکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے لیے کوئی چیز آڑ نہیں بن سکتی۔ حضور ﷺ جانتے ہیں کہ زمین کے اندر کیا ہو رہا ہے۔ خشوع جو دل کی ایک کیفیت کا نام ہے حضور ﷺ اسے بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ ہمارے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے وغیرہ ہر قول و فعل کی حضور ﷺ کو ہر وقت خبر ہے۔

ہمارے رسول ﷺ نہایت حسین اور خوبصورت تھے۔ گول چہرہ چاند سے زیادہ روشن و چمکدار تھا۔ آپ ﷺ کا قد نہ بہت اونچا تھا اور نہ بہت نیچا بلکہ درمیانی تھا لیکن مجمع میں آپ ﷺ سب سے اونچے نظر آتے تھے۔ پشت پر کبوتر کے انڈے کے برابر اُبھرا ہوا حصہ تھا جسے مُہرِ نبوت کہتے ہیں۔ اس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ دھوپ، چاندنی اور چراغ کی روشنی میں آپ ﷺ کے جسم کا سایہ نہیں پڑتا تھا۔ آپ ﷺ کا پسینہ موتی کی طرح چمکدار اور مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا۔ جس راستے سے گذر جاتے پورا راستہ جسم اطہر کی خوشبو سے مہک جاتا بغل شریف کے پسینہ سے ایک دولہن معطر کی گئی تو پشت در پشت اس کی اولاد میں خوشبو کا اثر پایا جاتا تھا۔

س: ہمارے سرکار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ عرب کے کس خاندان میں پیدا ہوئے؟

ج: حضور ﷺ خاندان قریش میں پیدا ہوئے جو عرب کے تمام خاندانوں میں سب سے اعلیٰ خاندان تھا۔ پھر قریش کی ایک شاخ قبیلہ بنی ہاشم تھی جو دوسری شاخوں سے زیادہ عزت رکھتی تھی حضور ﷺ اسی شاخ بنو ہاشم سے تھے اسی لیے آپ ﷺ کو قریشی ہاشمی کہا جاتا ہے۔

س: حضور علیہ السلام کے والد اور والدہ کا نام کیا تھا؟

ج: تم "اسلامی تعلیم" کے پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو کہ حضور علیہ السلام کے والد کا نام

حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ (رضی اللہ عنہما)

س: حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کا کب انتقال ہوا؟

ج: حضور ﷺ کی پیدائش سے دو ماہ پہلے آپ کے والد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اور جب حضور ﷺ چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ آپ کو لے کر مدینہ طیبہ گئیں واپس ہوئیں تو مقام ابوا میں ان کا بھی انتقال ہو گیا۔

س: والدہ کے انتقال کے بعد حضور ﷺ کس کی پرورش میں رہے؟

ج: والدہ کے انتقال کے بعد حضور ﷺ اپنے دادا عبدالمطلب کی پرورش میں رہے۔ پھر جب حضور کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کے دادا عبد المطلب کا بھی انتقال ہو گیا پھر اپنے چچا ابوطالب کی سرپرستی میں رہے یہاں تک کہ خوب بڑے ہو گئے۔

س: ہمارے حضور ﷺ کی شادی کتنی عمر میں ہوئی؟

ج: ہمارے حضور ﷺ کی پہلی شادی پچیس سال کی عمر میں ہوئی۔

س: آپ ﷺ کی پہلی بیوی کا نام کیا تھا؟

ج: آپ ﷺ کی پہلی بیوی کا نام حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) تھا۔

س: ہمارے حضور ﷺ کتنے سال کی عمر میں نبی ہوئے؟

ج: ہمارے حضور ﷺ نے چالیس سال کی عمر میں اپنے نبی ہونے کو ظاہر فرمایا ویسے آپ ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے ہی نبی تھے جیسا کہ خود ارشاد فرمایا ہے: كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۳)

میں اس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے یعنی ان کا جسم تیار تھا مگر اس میں روح داخل نہ ہوئی تھی۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم

س: صحابی کسے کہتے ہیں؟

ج: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں حضور ﷺ کو دیکھا اور ایمان ہی کی حالت میں اس کی وفات ہوئی۔

س: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑا مرتبہ کس کا ہے؟

ج: صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑا مرتبہ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے۔ پھر تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ہے اور پھر چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔ پھر باقی عشرۂ مبشرہ کا پھر اصحاب بدر اور اصحاب اُحد کا مرتبہ ہے پھر باقی اصحاب بیعۃ الرضوان کا اور پھر باقی صحابہ کرام کا مرتبہ ہے رضی اللہ عنہم۔

س: خلیفہ کسے کہتے ہیں؟

ج: خلیفہ کے معنی قائم مقام اور نائب کے ہیں حضور ﷺ کے وفات فرمانے کے بعد جو شخص آپ ﷺ کا قائم مقام مسلمانوں کا پیشوا چنا گیا اسے خلیفہ کہتے ہیں۔

س: عشرۂ مبشرہ کسے کہتے ہیں؟

ج: عشرۂ مبشرہ ان دس صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو کہتے ہیں جن کو دنیا کی زندگی میں جنتی ہونے کی بشارت دی گئی۔

س: ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام بتایئے؟

ج: ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضیٰ، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

س: کیا ان کے علاوہ اور کسی صحابی کو جنت کی بشارت نہیں دی گئی؟

ج: ان کے علاوہ حضرت فاطمہ زہرا، حضرت امام حسن، حضرت امام حسین اصحاب بدر، اصحاب اُحد اور اصحاب بیعۃ الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

س: اصحاب بدر کون لوگ ہیں؟

ج: بدر ایک کنوئیں کا نام ہے جو دکھن پچھم کے کونے پر مدینہ شریف سے تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر پر واقع ہے۔ اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ مکرمہ کے کافروں میں پہلی بڑی لڑائی ہوئی تھی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس لڑائی میں شریک ہوئے تھے انہیں اصحاب بدر کہتے ہیں۔

س: اصحاب اُحد کون لوگ ہیں؟

ج: اُحد ایک پہاڑ کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے تقریباً پانچ کلومیٹر شمال میں واقع ہے اسی مقام پر مسلمانوں اور مکہ مکرمہ کے کافروں میں دوسری بڑی لڑائی ہوئی تھی جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس لڑائی میں شریک ہوئے تھے انہیں اصحاب اُحد کہتے ہیں۔

س: اصحاب بیعۃ الرضوان کون لوگ ہیں؟

ج: مکہ معظمہ سے بائیس کلومیٹر شمال میں ایک وادی کا نام حدیبیہ ہے اسی مقام پر مسلمانوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر کفار مکہ مکرمہ سے لڑنے مرنے پر بیعت کی تھی۔ جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس بیعت میں شریک تھے انہیں اصحاب بیعۃ الرضوان کہتے ہیں۔

س: کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتنے ہیں؟

ج: کل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک لاکھ چوبیس ہزار سے زیادہ ہیں۔

س: کوئی بزرگ صحابی کے مرتبہ کو پہنچ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: کوئی بزرگ خواہ کتنا ہی بڑے مرتبہ کا ہو کسی صحابی کے رتبہ کو ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم

س: اولیاء اللہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب خاص عطا فرماتا ہے انہیں اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

س: کیا آدمی اپنی کوشش سے ولی ہو سکتا ہے؟

ج: نہیں آدمی اپنی کوشش سے ولی نہیں ہو سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے یہ مرتبہ عطا فرماتا ہے ہاں اکثر لوگوں کو اچھے عمل کے سبب یہ مرتبہ ملا ہے اور بعض لوگ پیدائشی ولی ہوتے ہیں۔

س: ولی کی پہچان کیا ہے؟

ج: ولی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ رکھتا ہو اور متقی و پرہیز گار ہو یعنی کوئی بد مذہب ولی نہیں ہوتا اور نہ کوئی بے عمل ولی ہوتا ہے۔

س: سچے مجذوب کی پہچان کیا ہے؟

ج: سچے مجذوب کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی شریعت کا مقابلہ نہیں کرے گا جیسے کہ اگر اس سے نماز پڑھنے کے لیے کہا جائے تو وہ انکار نہیں کرے گا۔

(الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۸۰)

س: جو شخص ہوش و حواس میں رہ کر شریعت کی پابندی نہ کرے اور ولی ہونے کا دعویٰ کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ایسا شخص ولی نہیں بلکہ مکار ہے۔

س: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا سالانہ عرس کرنا کیسا ہے؟

ج: اولیائے کرام رحمہم اللہ کا عرس یعنی قرآن خوانی، وعظ، میلاد شریف اور شیرینی وغیرہ کا ان کو ثواب پہنچانا جائز ہے۔ گانا بجانا ہر جگہ بُرا ہے اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات کے پاس اور زیادہ بُرا ہے۔

س: عورتوں کو اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات پر جانا کیسا ہے؟

ج: عورتوں کو اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات پر جانا منع ہے۔

س: کیا اولیائے کرام رحمہم اللہ اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر سکتے ہیں؟

ج: بے شک اولیائے کرام رحمہم اللہ اندھے اور کوڑھی وغیرہ ہر قسم کے بیمار کو اچھا کر سکتے

ہیں بلکہ مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ سب طاقتیں عطا فرمائی ہیں۔

س: کیا اولیائے کرام رحمہم اللہ کو دور سے پکارنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے؟

ج: بے شک اولیائے کرام رحمہم اللہ کو دور سے پکارنا، یا علیؓ، یا غوث، یا خواجہ غریب نواز کہنا اور ان سے مدد مانگنا جائز ہے۔

س: کیا اولیائے کرام رحمہم اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں؟

ج: ہاں اولیائے کرام رحمہم اللہ اپنی قبروں میں حیات ابدی کے ساتھ زندہ ہیں بلکہ ان کا علم اور ان کی ہر قسم کی طاقتیں پہلے سے بڑھی ہوئی ہیں۔

س: کیا اولیائے کرام رحمہم اللہ سے مرید ہونا چاہیے؟

ج: ہاں ضرور ہونا چاہیے اس سے دین و دنیا کے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

س: مرشد کیسا ہونا چاہیے؟

ج: مرشد ایسا ہونا چاہیے کہ جس میں یہ چاروں باتیں پائی جائیں اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوسرے اتنا پڑھا ہوا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ تیسرے بے عمل فاسق معلن نہ ہو۔ چوتھے اس کا سلسلہ حضور ﷺ تک پہنچتا ہو۔

س: اگر کسی مرشد میں ان میں کی ایک بات نہ پائی جائے تو ایسے مرشد سے مرید ہونا چاہیے کہ نہیں؟

ج: ایسے مرشد سے مرید نہیں ہونا چاہیے۔

معجزہ اور کرامت

س: معجزہ کسے کہتے ہیں؟

ج: نبی کا وہ عجیب و غریب کام جو عادت کے خلاف ہو اور دوسرے لوگ اس کے

کرنے سے عاجز ہوں اسے معجزہ کہتے ہیں۔

س: انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزے بیان کیجئے؟

ج: انبیائے کرام علیہم السلام کے معجزے بہت سے ہیں ان میں سے چند مشہور معجزے یہ ہیں: حضرت صالح علیہ السلام کے لیے پہاڑ کے ٹیلے برابر پہاڑ سے حاملہ اونٹنی ظاہر ہوئی اور باہر نکل کر اس نے اپنے برابر بچہ پیدا کیا جس کا دودھ تمام شہریوں کے لیے کافی ہوتا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصائے مبارک اتنا بڑا سانپ بن گیا کہ جادوگروں کے ایک لاکھ سے زیادہ جادو کے سانپوں کو نگل گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں سورج سے زیادہ روشنی پیدا ہو جاتی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مٹی کی چڑیا بنا کر ان میں پھونک مارتے تو وہ زندہ ہو کر اڑ جاتی۔ وہ مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے تھے۔ مردہ کو زندہ فرما دیتے تھے اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات بہت ہیں۔

س: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے بھی کچھ بیان فرمایئے؟

ج: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت مشہور معجزہ معراج ہے کہ رات کے تھوڑے سے وقت میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیائے کرام علیہم السلام کو نماز پڑھائی پھر ساتوں آسمان اور عرش و کرسی کے اوپر تشریف لے گئے خدائے تعالیٰ سے ہم کلام ہوئے جنتوں کی سیر فرمائی دوزخ کا معائینہ فرمایا پھر مکہ شریف واپس آئے تو زنجیر ہلتی رہی اور بستر گرم رہا۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ آپ نے مکہ معظمہ میں کافروں کے مطالبہ پر چاند کو اس طرح دو ٹکڑے کر دیا کہ ایک ٹکڑا دوسرے سے دور ہو گیا پھر جب لوگوں نے اچھی طرح دیکھ لیا تو ایک ٹکڑا دوسرے سے مل گیا اس معجزہ کو شق القمر کہتے ہیں۔

اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ یہ ہے کہ وقت ضرورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کی گھائیوں سے پانی نکلا کرتا تھا۔ حدیبیہ کا واقعہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے پاس پانی ختم ہو گیا تو وہ لوگ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ ہمارے پاس پانی بالکل ختم ہو گیا ہے تو حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک ایک پیالہ میں رکھا کہ جس میں تھوڑا پانی تھا تو حضور علیہ السلام کی انگلیوں کی گھائیوں سے اس قدر پانی نکلا کہ پندرہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمام ضروریات کے لیے کافی ہو گیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر ایک لاکھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہوتے تو وہ پانی سب کے لیے کافی ہوتا۔

اور ہمارے حضور علیہ السلام کا بہت بڑا معجزہ قرآن ہے جو ہمیشہ باقی رہے گا کہ اس کے مثل ایک سورت نہ کوئی آج تک بنا سکا ہے اور نہ قیامت تک بنا سکے گا۔

س: کرامت کسے کہتے ہیں؟

ج: اولیائے کرام رحمہم اللہ سے جو بات عادت کے خلاف ظاہر ہو اسے کرامت کہتے ہیں۔

س: اولیائے کرام رحمہم اللہ کی کرامتیں بیان فرمایئے؟

ج: اولیائے کرام رحمہم اللہ کی کرامتیں بے شمار ہیں ان میں سے چند کرامتیں یہ ہیں۔
حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے ایک مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ یعنی اے مرغی! اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ مرغی زندہ ہو گئی اور ایک بار خلیفہ مستنجد باللہ نے اشرفیوں کی تھیلیاں آپ کی خدمت میں نذر پیش کیں۔ آپ نے فرمایا مجھے اس دولت کی ضرورت نہیں۔ جب خلیفہ نے زیادہ اصرار کیا تو آپ نے ان تھیلیوں کو نچوڑا تو اس میں سے خون بہنے لگا آپ نے فرمایا اے خلیفہ! تجھے شرم نہیں آتی کہ لوگوں کا خون چوس کر میرے پاس لائے ہو۔ خدا کی قسم اگر مجھے خاندانِ رسول ﷺ ہونے کا احترام نہ ہوتا تو اس خون کو اتنا بہنے دیتا کہ تمہارے محلوں تک پہنچ جاتا اور حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ نے اجمیر کے ایک بڑے تالاب کا پانی ایک پیالہ میں لے لیا تو وہ تالاب اتنا سوکھ

گیا کہ گویا اس میں کبھی پانی موجود ہی نہ تھا۔

س: کرامت کا انکار کرنا کیسا ہے؟

ج: کرامت کا انکار کرنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: کیا اولیائے کرام رحمہم اللہ سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری ہے؟

ج: نہیں، اولیائے کرام رحمہم اللہ سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ کا ولی ہو مگر عمر بھر اس سے کرامت نہ ظاہر ہو۔

قبر کا بیان

س: قبر میں منکر نکیر کیا سوال کرتے ہیں؟

ج: قبر میں منکر نکیر تین سوال کرتے ہیں۔ پہلا سوال مَنْ رَّبُّكَ یعنی تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِيْنُكَ یعنی تیرا دین کیا ہے؟ اور تیسرا سوال مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ حَقِّ هٰذَا الرَّجُلِ یعنی ان کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟

س: تو مردہ ان سوالوں کا کیا جواب دے گا؟

ج: اگر مردہ مسلمان ہے پہلے سوال کا جواب دے گا۔ رَبِّيَ اللّٰهُ یعنی میرا رب اللہ ہے۔ دوسرے سوال کا جواب دے گا دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے اور تیسرے سوال کا جواب دے گا۔ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

س: اگر مردہ کافر ہے تو ان سوالوں کا کیا جواب دے گا؟

ج: اگر مردہ کافر ہے تو ہر سوال کے جواب میں هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ کہے گا یعنی افسوس میں کچھ نہیں جانتا۔

س: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو اس کے بعد کیا ہوگا؟

ج: جب مسلمان ہر سوال کا ٹھیک جواب دے گا تو آسمان سے آواز آئے گی کہ میرے بندہ نے سچ کہا اس کے لیے جنت کا بچھونا بچھاؤ اس کو جنت کا کپڑا

پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ پھر اس کی قبر تا حد نگاہ چوڑی کر دی جائے گی۔ جس میں جنت کی خوشبو آتی رہے گی اور مردہ اس میں آرام سے رہے گا۔

س: جب کافر مردہ جواب نہ دے سکے گا تو اس کے لیے کیا ہوگا؟

ج: کافر مردے کے بارے میں حکم ہوگا کہ اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھاؤ آگ کا کپڑا پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو تا کہ اس کی گرمی اور لپٹ آتی رہے تو ایسا ہی کیا جائے گا۔ پھر اس کو عذاب دینے کے لیے اندھے اور بہرے دو فرشتے مقرر کیے جائیں گے جن کے ساتھ ایسا گرز ہوگا کہ اگر پہاڑ پر مارا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے فرشتے اسی گرز سے اس کو مارتے رہیں گے۔

س: مردہ اگر جلا دیا جائے تو سوال ہوگا یا نہیں؟

ج: مردہ چاہے جلا دیا جائے یا پھینک دیا جائے بہر صورت سوال ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر جانور کھا لے تو اس کے پیٹ میں سوال و جواب اور ثواب و عذاب ہوگا۔

س: جو شخص قبر کے سوال و جواب یا ثواب و عذاب کا انکار کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: قبر کے سوال و جواب اور عذاب و ثواب حق ہیں ان کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔ (بہار شریعت)

قیامت کی بڑی نشانیاں

س: قیامت کی کچھ بڑی نشانیاں بیان کریں؟

ج: قیامت کی بڑی نشانیاں یہ ہیں کہ دجال پیدا ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا۔ دابۃ الارض نکلے گا اور خوشبودار ٹھنڈی ہوا چلے گی۔

س: دجال کیسا ہوگا اور وہ ظاہر ہو کر کیا کرے گا؟

ج: دجّال ایک آنکھ کا کانا ہوگا۔ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نظر نہ آئے گا۔ وہ خدائی دعویٰ کرے گا۔ اس کے پاس جنت دوزخ ہوگی مگر اس کی جنت حقیقت میں دوزخ ہوگی اور دوزخ حقیقت میں جنت ہوگی۔ مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے علاوہ ساری دنیا کی سیر کرے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو اس پر ایمان نہ لائے گا اسے اپنی دوزخ میں ڈالے گا۔ مردے جلائے گا۔ زمین سے سبزہ اگائے گا اور آسمان سے پانی برسائے گا۔ اسی قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا جو حقیقت میں سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔

س: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ کہاں ظاہر ہوں گے؟

ج: حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ مکہ معظمہ میں ظاہر ہوں گے۔

س: ان کا کچھ حال بیان کیجئے؟

ج: ان کا مختصر حال یہ ہے کہ رمضان شریف کا مہینہ ہوگا۔ بڑے بڑے اولیائے کرام رحمہم اللہ طواف کرتے ہوں گے اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بھی وہاں ہوں گے اولیائے کرام رحمہم اللہ انہیں پہچانیں گے ان سے بیعت کے لیے عرض کریں گے وہ انکار کریں گے تو غیب سے آواز آئے گی: هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ فَاسْمَعُوا لَهٗ وَاَطِيْعُوْهُ۔ یعنی یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کا حکم مانو۔ اس غیبی آواز کے بعد سب لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے پھر آپ سب لوگوں کو اپنے ہمراہ لے کر ملک شام چلے جائیں گے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے کہاں اتریں گے ان کا واقعہ بیان کریں؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد میں آسمان سے اتریں گے۔ فجر کی نماز کا وقت ہوگا۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ وہاں موجود ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انہیں امامت کا حکم دیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ اس وقت دجّال لعین ملک شام میں ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا پیچھا کریں گے وہ بھاگے گا مگر آپ

اس کی پیٹھ پر نیزہ مار کر جہنم میں پہنچا دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سب مسلمانوں کو لے کر کوہِ طور پر چلے جائیں گے۔

س: یاجوج ماجوج کون ہیں؟

ج: یاجُوج ماجوج ایک قوم ہے جو آدمیوں کو کھانے لگی تھی تو حضرت سکندر ذوالقرنین بادشاہ نے دو پہاڑوں کے درمیان لوہے کی دیوار کھڑی کر کے ان لوگوں کو بند کر دیا۔

س: یاجوج ماجوج کب نکلیں گے؟

ج: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کو لے کر پہاڑ پر چلے جائیں گے یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ یہ دنیا بھر میں لوٹ مار کریں گے لوگوں کو قتل کریں گے، پھر آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے تیر اوپر سے خون لگے ہوئے گریں گے۔ وہ خوش ہوں گے۔ انہیں سب باتوں میں وہ لگے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی بربادی کے لیے دعا کریں گے۔ خدائے تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک قسم کے کیڑے پیدا کر دے گا تو وہ ایک دم سب کے سب مر جائیں گے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام طور پہاڑ سے کب اتریں گے؟

ج: جب یاجوج و ماجوج سب مر جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ہمراہ پہاڑ سے اتریں گے۔ چالیس برس تک آپ دنیا میں رہیں گے۔ نکاح کریں گے اور اولاد ہو گی اور وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور میں دفن ہوں گے۔

س: دابۃ الارض کیا چیز ہو گی؟

ج: دابۃ الارض ایک جانور ہو گا۔ جس کے ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی۔ عصا سے ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نورانی نشان بنائے گا اور انگوٹھی سے ہر کافر کی پیشانی پر ایک کالا داغ لگائے گا جو کبھی نہ

مٹے گا۔

س: خوشبودار ٹھنڈی ہوا کب چلے گی اور اس سے کیا ہو گا؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصال کے بعد جب قیامت کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے تب وہ ہوا چلے گی جس کا اثر یہ ہو گا کہ سب مسلمانوں کی روح قبض ہو جائے گی۔ اللہ کہنے والا کوئی نہ بچے گا۔ کافر ہی کافر دنیا میں رہ جائیں گے۔ چالیس برس تک ان کے کوئی اولاد نہ ہوگی۔ یعنی چالیس برس سے کم عمر کا کوئی نہ ہو گا۔ اب انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

حشر کا بیان

س: قیامت کیسے قائم ہوگی؟

ج: حضرت اسرافیل علیہ السلام جب پہلی بار صور پھونکیں گے تو زمین و آسمان اور ساری چیزیں ختم ہو جائیں گی۔ یہاں تک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام بھی فنا ہو جائیں گے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا ان کو زندہ فرما کر دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی ساری چیزیں موجود ہو جائیں گی۔ سب لوگ اپنی قبروں سے اٹھیں گے اور اپنے اپنے نامۂ اعمال کو لے کر حشر کے میدان میں جمع ہوں گے۔

س: حشر کا میدان کہاں قائم کیا جائے گا؟

ج: حشر کا میدان ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا۔

س: حشر کے میدان میں لوگوں کا کیا حال ہو گا؟

ج: حشر کے میدان میں لوگ حساب کے انتظار میں کھڑے ہوں گے زمین تانبے کی ہوگی اور سورج ایک میل پر ہو گا۔ گرمی سے لوگوں کے بھیجے کھولتے ہوں گے اور پسینہ اس کثرت سے نکلے گا کہ کسی کے ٹخنے تک ہو گا اور کسی کے گھٹنے تک اور کافر کے منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔

س: کیا ایسی مصیبت میں ماں باپ وغیرہ کام نہیں آئیں گے؟
ج: نہیں، کوئی کسی کے کام نہ آئے گا ماں باپ، بھائی بہن اور بیوی بچے وغیرہ سب اپنی اپنی مصیبتوں میں مبتلا ہوں گے۔ کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔
س: پھر اس مصیبت سے چھٹکارا کیسے ملے گا؟
ج: اس مصیبت سے چھٹکارے کی یہ صورت ہوگی کہ لوگ اپنا سفارشی ڈھونڈھیں گے جو اس پریشانی سے نجات دلائے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس جائیں گے لیکن کوئی سفارش کے لیے تیار نہ ہوگا تو آخر میں حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سفارش کے لیے عرض کریں گے۔ حضور فرمائیں گے اَنَا لَهَا یعنی میں اس کے لیے موجود ہوں۔ پھر حضور ﷺ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کریں گے حکم ہوگا۔ يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَكَ وَ قُلْ تُسْمَعْ وَ سَلْ تُعْطَهْ وَ اشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنی اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو۔ جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سجدے سے سر اٹھائیں گے۔ اب حساب کتاب شروع ہو جائے گا۔ جنتی جنت میں دوزخی دوزخ میں بھیجے جائیں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے چاہنے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔
س: کیا ہمارے نبی ﷺ کے علاوہ اور کوئی شفاعت نہ کر سکے گا؟
ج: سب سے پہلے ہمارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام شفاعت فرمائیں گے اس کے بعد تمام انبیاء کرام علیہم السلام، اولیاء کرام رحمہم اللہ، شہداء اور علماء اپنے اپنے ماننے والوں کی شفاعت کریں گے۔
س: جو شخص شفاعت کا انکار کرے اس کے لیے کیا حکم ہے؟
ج: شفاعت کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

میزان اور پُل صراط

س: میزان کسے کہتے ہیں؟

ج: میزان "ترازو" کو کہتے ہیں جس پر قیامت کے دن لوگوں کے اچھے برے اعمال تولے جائیں گے۔

س: پل صراط کسے کہتے ہیں؟

ج: جہنم کے اوپر بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ایک پل ہے۔ اس کو پل صراط کہتے ہیں۔

س: اس پل سے کون لوگ گذریں گے؟

ج: اس پل سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا اس لیے کہ جنت کا یہی راستہ ہے۔

س: پل صراط جب بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے تو سب لوگ اس پر کیسے گزر سکیں گے؟

ج: کفار اس پر سے نہیں گزر سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے باقی لوگ اپنے اپنے مرتبے کے مطابق اس پر سے گزر جائیں گے بعض لوگ بجلی کی طرح اِدھر سے اُدھر پہنچ جائیں گے کوئی ہوا کی طرح اور کوئی تیز رفتار گھوڑے کی مثل پل کو پار کرلے گا۔ بعض لوگ دوڑتے ہوئے آدمی کی طرح گزر جائیں گے۔ بعض آہستہ آہستہ، بعض گھسٹتے ہوئے اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزر جائیں گے اور بعض لوگ جہنم میں گر جائیں گے۔

س: سب سے پہلے پل صراط سے کون گزرے گا؟

ج: سب سے پہلے حضور ﷺ گزریں گے پھر دیگر انبیائے کرام علیہم السلام پھر حضور ﷺ کی امت پھر دوسرے انبیائے کرام کی امتیں گزریں گی۔

س: میزان و پُل صراط کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

ج: میزان و پُل صراط کا انکار کرنے والا گمراہ بدمذہب ہے۔

جنّت کا بیان

س: جنت کیا چیز ہے؟

ج: جنت ایک عالی شان مکان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے تیار فرمایا ہے۔

س: جنت کیسی ہے؟

ج: جنت ایسی ہے کہ اس کی مثل نہ کسی آنکھ نے دیکھا۔ نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں اس کا خیال گزرا۔

س: جنت میں کتنے درجے ہیں؟

ج: جنت میں سو درجے ہیں اور ایک درجے سے دوسرے درجے تک زمین و آسمان کا فاصلہ ہے اور ہر درجے کے دروازے اتنے چوڑے ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز رفتار گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔

س: جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟

ج: جنت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں سے اس طرح تیار کی گئی ہیں کہ ایک اینٹ سونے کی ہے تو دوسری چاندی کی۔ گارا مشک کا ہے اور کنکریوں کی جگہ موتی اور یاقوت لگائے گئے ہیں۔

س: جنت کی اور خوبیاں بیان کیجیے؟

ج: جنت کی خوبیاں بہت ہیں جو بیان سے باہر ہیں۔ ان میں سے کچھ ذکر کی جاتی ہیں:

1. جنت میں پانی، دودھ اور شہد وغیرہ کے دریا ہیں جن سے نہریں نکل کر جنتیوں کے مکان میں پہنچتی ہیں اور نہروں کی زمین خالص مشک کی ہے۔
2. جنت کی عورتیں اتنی خوبصورت ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک اجالا ہو جائے اور جنتی کا کنگن ظاہر ہو جائے تو سورج کی روشنی مٹ جائے جیسے کہ ستاروں کی روشنی سورج سے مٹ جاتی ہے۔

- ۳ جنت میں لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن ہر قسم کی گندگی پاخانہ پیشاب، تھوک اور رینٹھ سے پاک ہوں گے۔ خوشبودار ڈکار اور پسینہ نکلے گا۔ سب کھانا ہضم ہو جائے گا۔
- ۴ جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ میوے اور کھانے ملیں گے۔ جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو جائے گا۔ اگر کسی چڑیا کا گوشت کھانے کو جی چاہے گا تو اسی وقت بھنا ہوا ان کے سامنے آجائے گا اور اگر کسی چیز کے پینے کی خواہش ہو تو اسی چیز سے بھرا ہوا کوزہ فوراً ہاتھ میں آجائے گا۔
- ۵ جنتی آپس میں ملاقات کرنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس خود بخود چلا جائے گا۔
- ۶ جنتی ہمیشہ تندرست رہیں گے۔ کبھی بیمار نہ ہوں گے۔ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کبھی نہ مریں گے۔ ہمیشہ جوان رہیں گے کبھی بوڑھے نہ ہوں گے اور ہمیشہ آرام سے رہیں گے کبھی مشقت نہ اٹھائیں گے۔
- ۷ کم درجہ جنتی کے لیے اسی ہزار خدمت گزار اور بہتر بیویاں ہوں گی۔

دوزخ کا بیان

س: دوزخ کیا چیز ہے؟

ج: دوزخ ایک مکان ہے جس میں کافروں، بدمذہبوں اور گنہگار مسلمانوں کو عذاب دینے کے لیے آگ بھڑکائی گئی ہے۔

س: دوزخ کی آگ کیسی ہے؟

ج: دوزخ کی آگ پہلے ہزار برس جلائی گئی تو سرخ تھی پھر ہزار برس جلائی گئی تو سفید ہوئی اور پھر ہزار برس جلائی گئی تو کالی ہو گئی اور اب اس کی آگ بالکل کالی ہے جس میں روشنی کا نام نہیں۔

س: کیا دوزخ میں اجالا نہیں ہے؟

ج: نہیں، دوزخ میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

س: دوزخ کی آگ کتنی تیز ہے؟

ج: دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ تیز ہے۔

س: دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟

ج: خدا ہی جانے کہ دوزخ کی گہرائی کتنی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان دوزخ میں ڈالی جائے تو ستر برس میں بھی وہ تہ تک نہ پہنچے۔

س: دوزخیوں کو کھانے پینے کے لیے کیا ملے گا؟

ج: دوزخیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پینے کے لیے دی جائے گی اور کھانے کے لیے کانٹے دار ایسی ناگ پھنی دی جائے گی کہ اگر اس کا کچھ حصہ دنیا میں آجائے تو اس کی جلن اور بدبو سے ساری دنیا پریشان ہو جائے۔ مگر دوزخی مجبوراً اس کو کھائیں گے وہ گلے میں پھنس جائے گی اس کو اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے تو تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ کے مثل ایسا سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا کہ پیٹ میں جاتے ہی سب آنتیں کٹ کر گر جائیں گی۔

س: دوزخ کا کچھ حال اور بیان کیجیے؟

ج: ◆ ۱ دوزخ میں ہر طرف آگ ہی آگ ہے اس کی ہر چیز آگ کی بنی ہوئی ہے اور اس کی آگ میں اتنی تیزی ہے کہ اگر سوئی کی نوک برابر کھول دی جائے تو اس کی گرمی سے سب زمین والے مر جائیں اور اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو وہ کانپنے لگیں یہاں تک کہ زمین میں دھنس جائیں۔

◆ ۲ جہنم کے داروغہ کی شکل اتنی ڈراؤنی ہے کہ اگر وہ ظاہر ہو جائے تو زمین کے رہنے والے سب کے سب اس کی ہیبت سے مر جائیں۔

◆ ۳ دوزخ میں بڑے بڑے اونٹ کے مثل سانپ اور خچروں کے برابر بچھو ہیں کہ جن کے ایک مرتبہ کاٹنے کی تکلیف چالیس سال تک رہے گی۔

◆ جہنمیوں میں جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہو گا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جس کی گرمی سے اس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے۔ اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔

س: جنت اور دوزخ کو نہ ماننے والا ان کا انکار کرنے والا کیسا ہے؟

ج: جنت اور دوزخ کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت)

کتابُ الاعمال

وضو کا بیان

س: وضو کرنے کا بہتر طریقہ کیا ہے؟

ج: پہلے نیت کرے پھر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھنے کے بعد کم از کم تین تین مرتبہ اوپر نیچے کے دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے نہ کہ لمبائی میں اور اس طرح کہ پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت۔ پھر داہنی جانب کے نیچے کے دانت اور پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانت مانجے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھوں پر گٹوں سمیت پانی ملے اور انگلیوں میں خلال کرے۔ پھر بائیں ہاتھ میں لوٹا لے کر داہنے ہاتھ پر انگلیوں کی طرف سے شروع کر کے گٹے تک تین بار پانی بہائے۔ پھر لوٹے کو داہنے ہاتھ میں لے کر بائیں ہاتھ پر تین بار اسی طرح پانی بہائے اور خیال رکھے کہ انگلیوں کی گھائیاں پانی بہنے سے نہ رہ جائیں اور اگر حوض یا تالاب وغیرہ سے وضو کرنا ہو تو گٹوں تک ہاتھوں کو ملنے کے بعد پانی میں پہلے داہنا ہاتھ ڈالکر تین بار ہلائے اور پھر بایاں ہاتھ ڈال کر تین بار ہلائے۔ پھر تین بار کلی اس طرح کرے کہ مُنہ کی تمام جڑوں اور دانتوں کی سب کھڑکیوں میں پانی پہنچ جائے اور اگر روزہ دار نہ ہو ہر کلی غرغرہ کے ساتھ کرے۔ پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا ناک میں ڈال کر اسے صاف کرے اور سانس کی مدد سے تین بار داہنے ہاتھ سے نرم بانسوں تک پانی چڑھائے۔ پھر چہرے پر اچھی طرح پانی مل کر اس کو تین بار اس طرح دھوئے کہ ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک اور پیشانی کے اوپر کچھ سر

کے حصہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک ہر ہر حصے پر پانی بہہ جائے۔
پھر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پانی مل کر پہلے داہنے ہاتھ پر اور پھر بائیں ہاتھ پر سر ناخن سے شروع کر کے کہنیوں کے اوپر تک بال اور ہر حصہ کھال پر تین بار پانی بہائے۔ پھر سر کا مسح اس طرح کرے کہ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلیاں چھوڑ کر باقی تین تین انگلیوں کے سرے ملا کر پیشانی کے بال اگنے کی جگہ پر رکھے اور سر کے اوپری حصہ پر گدی تک انگلیوں کے پیٹ سے مسح کرتا ہوا لے جائے اور ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں۔ پھر ہتھیلیوں سے سر کی دونوں کروٹوں کا مسح کرتے ہوئے پیشانی تک واپس لائے۔ یا تین تین انگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر جمائے ہوئے گدی تک کھینچتا ہوا لے جائے اور بس۔ پھر اس کے بعد کلمہ کی انگلیوں کے پیٹ سے کان کے اندرونی حصہ کا مسح کرے اور انگوٹھا کے پیٹ سے کان کے باہری حصہ کا مسح کرے اور انگلیوں کی پیٹھ سے گردن کا مسح کرے۔ پھر پاؤں پر ٹخنوں سمیت پانی ملے اور پہلے داہنے پاؤں پھر بائیں پاؤں پر انگلیوں کی طرف سے ٹخنوں کے اوپر تک ہر بال اور ہر حصہٗ کھال پر تین تین بار پانی بہائے اور انگلیوں میں خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے اس طرح کرے کہ داہنے پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کر کے انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیا پر ختم کرے اور ہر عضو دھوتے وقت دُرود شریف پڑھتا رہے کہ افضل ہے۔

س: آپ کے بیان کے مطابق وضو کرنے کے لیے اتنا پانی نہ ملے تو کیا کرے؟

ج: اگر اتنا پانی نہ ہو کہ ہر عضو پر تین تین بار بہایا جا سکے تو دو بار بہائے اور اگر دو دو بار بہانے کے لیے کافی نہ ہو تو ایک ایک بار بہائے اور اگر اتنا بھی پانی نہ ہو کہ مُنہ، کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ اور ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں ایک ایک بار دھو سکے تو اب تیمم کر کے نماز پڑھے۔

س: کسی چیز کے دھونے کا کیا مطلب ہے؟

ج: کسی چیز کے دھونے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز کے ہر ہر حصہ پر پانی گزر جائے۔ اس کو تیل کی طرح ملنا اور صرف بھگانا کافی نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: وضو میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

ج: وضو میں چار چیزیں فرض ہیں۔

◆ ۱ منہ دھونا شروع پیشانی یعنی بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڑی تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اس طرح کہ ذرہ برابر کوئی حصہ پانی بہنے سے نہ رہ جائے۔ یہاں تک کہ کیل اور بلاق کا سوراخ اگر تنگ ہو تو ان کو نکال کر پانی بہانا فرض ہے اور اگر کشادہ ہو کہ پانی بہنے میں رکاوٹ نہ ہو تو بغیر نکالے پانی بہانا کافی ہے۔

◆ ۲ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھونا یعنی سرِ ناخن سے کہنیوں تک اس طرح دھونا کہ بال کی نوک برابر کوئی حصہ پانی گزرنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ انگوٹھیاں اور کنگن وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ نیچے پانی نہ بہے تو اتار کر دھونا فرض ہے اور اگر صرف ہلا کر دھونے سے پانی بہہ جاتا ہو تو حرکت دینا ضروری ہے۔

◆ ۳ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

◆ ۴ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا اس طرح کہ سرِ ناخن سے ٹخنوں تک کوئی حصہ سوئی کی نوک برابر پانی بہنے سے نہ رہ جائے ورنہ وضو نہ ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری)

تیمم کا بیان

س: تیمم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پہلے تیمم کی نیت کرے۔ پھر دونوں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے زمین پر مارے اور زیادہ گرد لگ جائے تو جھاڑ لے پھر اس سے سارے مُنہ کا مسح کرے۔ پھر

دوبارہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ سے اور بائیں ہاتھ کو داہنے ہاتھ سے کہنیوں سمیت ملے۔ تیمم ہو جائے گا۔

س: تیمم کی نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج: نیت کے معنیٰ ارادہ کرنے کے ہیں۔ جب تیمم کرنے لگے تو ارادہ کرے کہ ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل کرنے کے لیے تیمم کرتا ہوں بس یہ ارادہ کر لینا ہی تیمم کی نیت ہے۔

س: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں ہے؟

ج: نہیں، نیت کا زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ ہاں کہہ لے تو بہتر ہے۔

(بہار شریعت)

س: زبان سے نیت کرے تو کیا کہے؟

ج: یوں کہے: نَوَیْتُ اَنْ اَتَیَمَّمَ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

س: کیا تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے؟

ج: نہیں تیمم میں سر اور پاؤں کا مسح نہیں ہے۔

س: تیمم کا یہ طریقہ وضو کے لیے ہے یا غسل کے لیے؟

ج: تیمم کا یہی طریقہ وضو اور غسل دونوں کے لیے ہے۔

س: تیمم میں کتنی باتیں فرض ہیں؟

ج: تیمم میں تین باتیں فرض ہیں۔

- ① نیت کرنا
- ② پورے منہ پر ہاتھ پھیرنا اس طرح کہ کوئی حصہ چھوٹنے نہ پائے۔ اگر بال برابر بھی کوئی جگہ رہ گئی ہو تو تیمم نہ ہوگا۔
- ③ دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا۔ اس میں یہ بھی خیال رہے کہ ہاتھوں کا کوئی حصہ ذرہ برابر باقی نہ رہ جائے ورنہ تیمم نہ ہوگا۔

اگر انگوٹھی پہنے ہو تو اتار کر اس کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے اور عورت اگر چوڑی

یا زیور پہنے ہو تو اسے ہٹا کر ہر حصہ پر ہاتھ پھیرنا فرض ہے۔ (بہار شریعت)

س: کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز ہے؟

ج: پاک مٹی، پتھر، ریت، ملتانی مٹی، گیرو، کچی یا پکی اینٹ، مٹی اور اینٹ پتھر یا چونا کی دیواروں سے تیمّم کرنا جائز ہے۔ موتی اور سیپ کے چونے سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: اور کن چیزوں سے تیمّم کرنا جائز نہیں؟

ج: سونا، چاندی، تانبا، پیتل، لوہا، لکڑی، المونیم، جستہ، کپڑا، راکھ، چاول، گیہوں اور ہر قسم کے غلوں سے تیمم کرنا ناجائز ہے۔ یعنی جو چیزیں آگ میں پگھل جاتی ہیں یا جل کر راکھ ہو جاتی ہیں ان چیزوں سے تیمم کرنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: تیمم کرنا کب جائز ہے؟

ج: جب پانی پر قدرت نہ ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

س: پانی پر قدرت نہ ہونے کی کیا صورت ہے؟

ج: پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسی بیماری ہو کہ وضو یا غسل سے اس کے زیادہ ہو جانے کا صحیح اندیشہ ہو یا ایسے مقام پر موجود ہو کہ وہاں چاروں طرف ڈیڑھ ڈیڑھ کلومیٹر تک پانی کا پتہ نہ ہو۔ یا اتنی سردی ہو کہ پانی کے استعمال سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو۔ یا کنواں موجود ہے مگر ڈول رسی نہیں پاتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی پر قدرت نہ ہونے کی اور بھی صورتیں ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

س: اگر پانی پر قدرت نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر وقت کے اندر پانی پر قدرت ہو گئی تو کیا حکم ہے؟

ج: نماز ادا ہو گئی اب اسے لوٹانے کی حاجت نہیں۔ البتہ تیمم ٹوٹ گیا۔

(درمختار، بہار شریعت وغیرہ)

س: کن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

ج: جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ علاوہ ان کے پانی پر قدرت ہو جانے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

نماز کی باقی شرطوں کا بیان

س: کپڑوں کے پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج: نماز پڑھنے والے کے بدن پر جو کپڑے ہوں جیسے کرتا، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ اور شیروانی وغیرہ ان سب کا پاک ہونا ضروری ہے۔ یعنی اگر ان میں سے کسی ایک پر نجاست غلیظہ ایک درہم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز ہوگی ہی نہیں اور جان بوجھ کر پڑھ لی تو گنہگار بھی ہوا اور نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر لگ جائے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی۔ یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم لگی ہے تو اس کا پاک کرنا سنت ہے کہ بغیر پاک کیے نماز پڑھ لی تو ہو گئی مگر خلاف سنت ہوئی۔ ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

س: اگر نجاست خفیفہ لگ جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

ج: نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن کے جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے مثلاً دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم ہے۔ یا آستین میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے۔ یا ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم میں لگی ہے تو معاف ہے اگر پوری چوتھائی میں لگی ہو تو بغیر دھوئے نماز نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

س: نجاست غلیظہ کیا چیزیں ہیں؟

ج: انسان کے بدن سے ایسی چیز نکلے کہ اس سے وضو یا غسل واجب ہو جاتا ہو تو وہ نجاست غلیظہ ہے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، دکھتی آنکھ

کا پانی وغیرہ اور حرام چوپائے جیسے کتا، شیر، لومڑی، بلی، چوہا، گدھا، خچر، ہاتھی اور سور وغیرہ کا پاخانہ پیشاب اور گھوڑے کی لید اور ہر حلال چوپائے کا پاخانہ جیسے گائے بھینس کا گوبر، بکری اونٹ کی مینگنی، مرغی اور بط کی بیٹ، ہاتھی کی سونڈ کی رطوبت اور شیر کتے وغیرہ درندے چوپایوں کا لعاب۔ یہ سب نجاست غلیظہ ہیں اور دودھ پیتا لڑکا ہو یا لڑکی ان کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے۔ (بہار شریعت)

س: نجاست خفیفہ کیا چیزیں ہیں؟

ج: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے۔ جیسے گائے بیل، بھینس، بکری، بھیڑ وغیرہ ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرندے کا گوشت حرام ہو جیسے کوّا چیل، شکرا، باز اور بہری وغیرہ کی بیٹ یہ سب نجاست خفیفہ ہیں۔

س: اگر کپڑے میں نجاست لگ جائے تو کتنی بار دھونے سے پاک ہو گا؟

ج: اگر نجاست دَل دار ہے جیسے پاخانہ اور گوبر وغیرہ تو اس کے دھونے میں کوئی گنتی مقرر نہیں بلکہ اس کو دور کرنا ضروری ہے۔ اگر ایک بار دھونے سے دور ہو جائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہو تو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا۔ ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہو جائے تو تین بار پورا کر لینا بہتر ہے۔

اور اگر نجاست پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو تین مرتبہ دھونے اور تینوں مرتبہ قوت کے ساتھ نچوڑنے سے کپڑا پاک ہو جائے گا۔

س: نماز کی تیسری شرط جگہ پاک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج: جگہ پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے کے دونوں قدموں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدے کی جگہ پاک ہو ورنہ نماز ہو گی ہی نہیں۔

س: نماز کی چوتھی شرط سترِ عورت کا کیا مطلب ہے؟

ج: نماز پڑھنے والا اگر مرد ہو تو ناف سے گھٹنے تک اپنا بدن چھپائے اور عورت سوائے ٹخنے سے نیچے پاؤں، منہ اور دونوں ہتھیلیوں کے تمام بدن ڈھانکے ورنہ

نماز ہوگی ہی نہیں۔

س: نماز کی پانچویں شرط وقت ہونے سے کیا مراد ہے؟

ج: نماز کے لیے وقت شرط ہونے کا یہ مطلب ہے کہ جس نماز کے لیے جو وقت مقرر ہے اسی وقت میں پڑھی جائے اگر اس کے وقت سے پہلے پڑھی گئی تو نماز ہوگی ہی نہیں۔

س: نماز کی چھٹی شرط قبلہ کی طرف مُنہ کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھتے وقت ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والوں کا مُنہ قبلہ کی طرف ہو ورنہ نماز ہوگی ہی نہیں۔

س: نماز کی ساتویں شرط نیت کا کیا مطلب ہے؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز شروع کرتے وقت دل میں اردہ ہو کہ فلاں وقت کی فُلاں نماز پڑھتا ہوں مثلاً فجر کی فرض نماز پڑھتا ہوں۔ اگر ایسا ارادہ نہ کیا تو فجر کے وقت پڑھنے کے باوجود فجر کی فرض نماز نہ ہوگی۔

س: کیا نیت کا زبان سے کہنا ضروری ہے؟

ج: نہیں، زبان سے کہنا ضروری نہیں۔ صرف دل کا ارادہ کافی ہے، اور کہہ لے تو بہتر ہے۔ (بہار شریعت)

اذان کا بَیان

س: اذان کہنا فرض ہے یا سنت؟

ج: فرض نمازوں کو جماعت کے ساتھ مسجد میں ادا کرنے کے لیے اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ مگر اس کا حکم مثل واجب ہے۔ یعنی اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔

س: اذان کس وقت کہنی چاہیے؟

ج: جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیے۔ وقت سے پہلے جائز نہیں اگر

وقت سے پہلے کہی گئی تو لوٹائی جائے۔

س: فرض نمازوں کے علاوہ اور بھی کسی وقت اذان کہی جاتی ہے؟

ج: ہاں بچے اور مغموم کے کان میں، مرگی والے، غضبناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں، سخت لڑائی اور آگ لگنے کے وقت، میت کو دفن کرنے کے بعد، جن کی سرکشی کے وقت اور جنگل میں جب راستہ بھول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو تو ان صورتوں میں اذان کہنا مستحب ہے۔ (بہار شریعت، شامی جلد اول صفحہ ۲۵۸)

س: اذان کا بہترین طریقہ کیا ہے؟

ج: کسی بلند جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور کلمہ کی دونوں انگلیوں کو کانوں میں ڈال کر بلند آواز سے اذان کے کلمات کو ٹھہر ٹھہر کر کہے جلدی نہ کرے۔ حَيَّ عَلَى الصَّلَاة کہتے وقت داہنی جانب اور حَيَّ عَلَى الفَلَاح کہتے وقت بائیں جانب منہ پھیرے۔

س: اذان کے جواب کا کیا مسئلہ ہے؟

ج: اذان کے جواب کا مسئلہ یہ ہے کہ اذان کہنے والا جو کلمہ کہے تو سننے والا بھی وہی کلمہ کہے مگر حَيَّ عَلَى الصَّلَاة اور حَيَّ عَلَى الفَلَاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ کہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔

(بہار شریعت)

س: خطبہ کی اذان کا جواب دینا کیسا ہے؟

ج: خطبہ کی اذان کا زبان سے جواب دینا مقتدیوں کو جائز نہیں۔

س: تکبیر یعنی اقامت کہنا کیسا ہے؟

ج: اقامت کہنا بھی سنت مؤکدہ ہے اور اس کی تاکید اذان سے زیادہ ہے۔

س: کیا اذان کہنے والا ہی اقامت کہے دوسرا نہ کہے؟

ج: ہاں اذان کہنے والا ہی اقامت کہے اس کی اجازت کے بغیر دوسرا نہ کہے اگر بغیر

اجازت دوسرے نے کہی اور اذان دینے والے کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (بہار شریعت)

س: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا کیسا ہے؟

ج: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا رہنا مکروہ و منع ہے لہٰذا اس وقت بیٹھے رہیں پھر جب تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے تو اٹھیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، شامی اور طحطاوی وغیرہ)

س: اذان و اقامت کے درمیان صلوٰۃ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: صلوٰۃ پڑھنا یعنی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہنا جائز و مستحسن ہے۔ اس صلاۃ کا نام اصطلاح شرع میں تثویب ہے اور تثویب نماز مغرب کے علاوہ باقی نمازوں کے لیے مستحسن ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

نماز پڑھنے کا طریقہ

س: نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: نماز پڑھنے کا طریقہ یہ کہ باوضو قبلہ کی طرف مُنہ کر کے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں پاؤں کے پنجوں میں چار انگل کا فاصلہ رہے۔ پھر دونوں ہاتھ کان تک لے جائے کہ انگوٹھے کان کی لو سے چھو جائیں اور انگلیاں نہ ملی ہوئی رکھے نہ خوب کھلی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں اور ہتھیلیاں قبلہ رخ ہوں۔ پھر نیت کر کے اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی کی گدی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پیٹھ پر ہوں اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل، پھر ثنا پڑھے:

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔

ترجمہ: پاک ہے تو اے اللہ اور میں تیری حمد کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے

اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر تعوذ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے۔ پھر آہستہ آمین کہے اس کے بعد کوئی سورت یا کم سے کم تین چھوٹی آیتیں پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑ لے اس طرح کہ ہتھیلیاں گھٹنے پر ہوں اور انگلیاں خوب پھیلی ہوئی ہوں نہ اس طرح کہ سب انگلیاں ایک طرف ہوں اور نہ یوں کہ چار انگلیاں ایک طرف اور انگوٹھا ایک طرف اور پیٹھ بچھی ہوئی ہو اور سر پیٹھ کے برابر ہو۔ اونچا نیچا نہ ہو اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور اکیلے نماز پڑھتا ہو تو اس کے بعد رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے۔ پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی رکھے نہ اس طرح کہ صرف پیشانی چھو جائے اور ناک کی نوک لگ جائے بلکہ پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے۔ اور سجدہ کی حالت میں بازوؤں کو کروٹوں سے الگ رکھے اور پیٹ کی رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے۔ اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمے ہوں اور ہتھیلیاں بچھی ہوں اور انگلیاں قبلہ کو ہوں اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر سر اٹھائے۔ ہاتھ اور داہنا قدم کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر خوب سیدھا بیٹھ جائے اور ہتھیلیاں بچھا کر رانوں پر گھٹنوں کے پاس رکھے کہ دونوں ہاتھ کی انگلیاں قبلہ کو ہوں۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور اسی طرح سجدہ کرے۔ پھر سر اٹھائے پھر ہاتھ کو گھٹنوں پر رکھ کر پنجوں کے بل کھڑا ہو جائے۔ اب صرف بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر اَلْحَمْدُ اور سورت پڑھے پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد داہنا قدم کھڑا کرے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور

تشہد پڑھے۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

''تمام تحیتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت نازل ہو اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

تشہد پڑھتے ہوئے جب کلمۂ لا کے قریب پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے اور لفظ لَآ پر کلمہ کی انگلی اٹھائے مگر اس کو نہ ہلائے اور کلمہ اِلَّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلے۔

اب اگر دو سے زیادہ رکعتیں پڑھنی ہوں تو اٹھ کھڑا ہو اور پہلے کی طرح تیسری اور چوتھی رکعت پڑھے مگر فرضوں کی ان رکعتوں میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ سورت ملانا ضروری نہیں۔ اب پچھلا قعدہ جس کے بعد نماز ختم کرے گا اس میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

''اے اللہ! درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر۔ جس

طرح تو نے درود بھیجا سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر۔ بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل فرمائی سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہے۔''

پھر دعائے ماثورہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ تَوَالَدَ وَ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ؕ

''اے اللہ! تو بخش دے مجھ کو اور میرے والدین کو اور اس کو جو پیدا ہو اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو زندہ ہوں اور جو مر گئے۔ بیشک تو دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔ اپنی رحمت کے صدقے میں اے تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا۔''

یا اور کوئی دوسری دعائے ماثورہ پڑھے پھر اس کے بعد داہنے مونڈھے کی طرف منہ کر کے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللہ کہے پھر بائیں طرف بھی اسی طرح کہے۔ اب نماز پوری ہوگئی۔ نماز کے بعد اپنے دین و دنیا کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

س: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اسی طرح نماز پڑھے گا یا اس کے لیے کچھ اور حکم ہے؟

ج: اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے لیے یہ حکم ہے کہ تعوّذ و تسمیہ نہ پڑھے اور قرأت نہ کرے بلکہ خاموش کھڑا رہے اور رکوع سے کھڑے ہونے کے وقت سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَهٗ بھی نہ کہے باقی سب دعائیں پڑھے جیسا کہ بتایا گیا ہے۔

س: نماز وتر کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

ج: نماز وتر بھی اسی طرح پڑھی جاتی ہے جس طرح اور نماز پڑھی جاتی ہے لیکن وتر کی

تیسری رکعت میں الحمد اور سورت پڑھنے کے بعد کانوں تک دونوں ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر دعائے قنوت پڑھے۔ جسے تم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔ پھر اس کے بعد اور نمازوں کی طرح رکوع اور سجدہ وغیرہ کر کے سلام پھیر دے۔

اصطلاحاتِ شرعیہ کا بیان

س: فرض کسے کہتے ہیں؟

ج: فرض وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا سخت گناہ اور جس عبادت کے اندر وہ ہو بغیر اس کے وہ عبادت درست ہی نہ ہو۔

س: واجب کسے کہتے ہیں؟

ج: واجب وہ فعل ہے کہ اس کو جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ اور نماز میں چھوڑنے سے نماز کا دوبارہ پڑھنا ضروری۔ اور بھول کر چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو لازم۔ اس کا ایک بار قصداً چھوڑنا گناہ صغیرہ اور چھوڑنے کی عادت کر لینا گناہِ کبیرہ۔

س: سنت مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: سنت مؤکدہ وہ فعل ہے کہ جس کا چھوڑنا برا اور کرنا ثواب ہے اور اتفاقاً چھوڑنے پر عتاب اور چھوڑنے کی عادت کر لینے پر مستحق عذاب۔

س: سنت غیر مؤکدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: سنت غیر مؤکدہ وہ فعل ہے کہ اس کا کرنا ثواب اور نہ کرنا اگرچہ عادۃً ہو عتاب نہیں مگر شرعاً ناپسند ہو۔

س: مستحب کسے کہتے ہیں؟

ج: مستحب وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا ثواب اور نہ کرنے پر کچھ گناہ نہیں۔

س: مباح کسے کہتے ہیں؟

ج: مباح وہ فعل ہے کہ جس کا کرنا اور نہ کرنا برابر ہو۔

س: حرام کسے کہتے ہیں؟

ج: حرام وہ فعل ہے کہ جس کا ایک بار بھی جان بوجھ کر کرنا سخت گناہ ہو اور اس سے بچنا فرض اور ثواب ہو۔

س: مکروہِ تحریمی کسے کہتے ہیں؟

ج: مکروہِ تحریمی وہ فعل ہے کہ جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے۔

س: مکروہِ تنزیہی کسے کہتے ہیں؟

ج: مکروہِ تنزیہی وہ فعل ہے جس کا کرنا شریعت کو پسند نہ ہو اور اس سے بچنا بہتر اور ثواب ہے۔

س: خلافِ اولیٰ کسے کہتے ہیں؟

ج: خلافِ اولیٰ وہ فعل ہے جس کا نہ کرنا بہتر اور کرنے میں کوئی مضائقہ اور عتاب نہیں۔

نماز کے فرائض

س: نماز میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

ج: نماز میں چھ چیزیں فرض ہیں۔ (۱) قیام (۲) قرأت (۳) رکوع (۴) سجود (۵) قعدۂ اخیر (۶) خروج بصُنعِہٖ۔

س: قیام کا کیا مطلب ہے؟

ج: قیام کا مطلب ہے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا۔

س: عورتیں بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: عورتوں کو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا حکم ہے فرض اور واجب جتنی نمازیں بغیر عذر بیٹھ کر پڑھ چکی ہیں ان کی قضا پڑھیں اور توبہ کریں۔

س: کیا نفل نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری ہے؟

ج: نہیں نماز نفل کھڑے ہو کر پڑھنا ضروری نہیں بغیر عذر بھی نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

س: قرأت کا کیا مطلب ہے؟

ج: قرأت کا مطلب ہے قرآن مجید پڑھنا۔

س: نماز میں کتنا قرآن مجید پڑھنا ضروری ہے؟

ج: کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے۔ اور پوری سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اور فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر، سنت اور نفل کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت یا ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت)

س: کن نمازوں میں قرآن مجید زور سے پڑھنا چاہیے؟

ج: مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر جمعہ اور عید و بقرعید کی دونوں رکعتوں میں اور ماہِ رمضان کی وتر اور تراویح کی نمازوں میں امام کو قرآن مجید زور سے پڑھنا چاہیے۔

س: کن نمازوں میں قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے؟

ج: ظہر اور عصر کی چاروں رکعتوں میں، مغرب کی تیسری رکعت اور عشا کی آخری دو رکعتوں میں امام اور منفرد سب کو قرآن مجید آہستہ پڑھنا چاہیے اور منفرد کو وتر میں بھی آہستہ پڑھنا چاہیے۔

س: قرآن مجید زور سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار کیا ہے؟

ج: زور سے پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہے کہ پاس والے سن سکیں۔

س: قرآن مجید آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

ج: آہستہ پڑھنے کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود سنے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود نہ سنا تو نماز نہ ہوئی۔ (بہار شریعت)

س: رکوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

ج: رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے اور پورا رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھا دے اور سر پیٹھ کے برابر رکھے اونچا نیچا نہ رکھے۔

س: سجدہ کی حقیقت کیا ہے؟

ج: پیشانی زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے۔ اور پاؤں کی ایک اُنگلی کا پیٹ زمین سے لگنا شرط ہے۔ تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے تو نماز نہ ہوئی۔ بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

س: سجدہ کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

ج: سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین پر پیشانی اور ناک کی ہڈی جمائے۔ اور بازوؤں کو کروٹوں اور پیٹ کو رانوں اور رانوں کو پنڈلیوں سے الگ رکھے اور دونوں پاؤں کی سب انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو جمائے۔

س: اگر سجدہ میں ناک ہڈی تک نہ دبی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر ناک ہڈی تک نہ دبی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گنہ گار ہوگا۔ (بہارِ شریعت)

س: قعدۂ اخیرہ کا کیا مطلب ہے؟

ج: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔

س: خروج بصُنعِہٖ کسے کہتے ہیں؟

ج: قعدۂ اخیرہ کے بعد قصداً منافی نماز کوئی کام سلام وغیرہ کرنے کو خروج بصُنعِہٖ کہتے ہیں۔ لیکن سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا تو نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

نماز کے واجبات

س: نماز میں جو چیزیں واجب ہیں انہیں بتایئے؟

ج: نماز میں یہ چیزیں واجب ہیں۔ تکبیر تحریمہ میں لفظ اللہ اکبر ہونا، الحمد پڑھنا، فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں الحمد کے ساتھ سورت یا تین چھوٹی آیتیں ملانا، فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا، الحمد کا سورت سے پہلے ہونا ہر رکعت میں سورت سے پہلے ایک ہی بار الحمد پڑھنا، قرأت کے بعد متصلاً رکوع کرنا، سجدہ میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا، تعدیل ارکان، قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا، جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا، ہر قعدہ میں پورا تشہد پڑھنا، لفظ السلام دوبار کہنا، وتر میں دعائے قنوت پڑھنا، دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا، عیدین کی چھ تکبیریں، عیدین کی دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر، ہر جہری نماز میں امام کو جہر سے قرأت کرنا، اور غیر جہری میں آہستہ پڑھنا، ہر واجب اور فرض کا اس کی جگہ پر ہونا، رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا، اور ہر رکعت میں دو ہی سجدہ ہونا۔ دوسری رکعت میں پہلے قعدہ نہ کرنا، چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا، آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا، سہو ہو تو سجدۂ سہو کرنا، دو فرض یا دو واجب یا واجب اور فرض کے درمیان تین تسبیح کی مقدار وقفہ نہ ہونا، امام جب قرأت کرے خواہ بلند آواز سے یا آہستہ اس وقت مقتدی کا چپ رہنا، سوا قرأت کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ فرائض اور واجبات کے علاوہ باقی باتیں سنت یا مستحب ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

نماز فاسد کرنے والی چیزیں

س: کن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟

ج: کلام کرنے سے خواہ عمداً ہو یا خطاً یا سہواً۔ اپنی خوشی سے بات کرے یا کسی کے مجبور کرنے پر، بہرصورت نماز جاتی رہے گی، زبان سے کسی کو سلام کرے۔ عمداً یا سہواً نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح زبان سے سلام کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ کسی کی چھینک کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللهُ کہا یا خوشی کی خبر سن کر جواب میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یا تعجب خیز خبر سن کر جواب میں سُبْحَانَ اللهِ کہا یا بری خبر سن کر جواب میں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہا۔ تو ان تمام صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔ لیکن اگر خود اسی کی چھینک آئی تو حکم ہے کہ چپ رہے اور اگر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں۔ نماز پڑھنے والے نے اپنے امام کے علاوہ دوسرے کو لقمہ دیا تو نماز فاسد ہو گئی اسی طرح اپنے مقتدی کے سوا دوسرے کا لقمہ لینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور غلط لقمہ دینے والے کی نماز جاتی رہتی ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی الف کو کھینچ کر آللّٰهُ آكْبَرُ کہنا یا اَكْبَارُ یا آكْبَارُ کہنا نماز کو برباد کر دیتا ہے۔ اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ کی 'ر' کو 'ڑ' پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور نَسْتَعِيْنُ کو الف کے ساتھ نَسْتَاعِيْنُ پڑھنے سے نماز جاتی رہتی ہے اور اَنْعَمْتَ کی ت کو زبر کی بجائے زیر یا پیش پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

آہ، اُوہ، اُف تف درد یا مصیبت کی وجہ سے کہے یا آواز کے ساتھ روئے اور حروف پیدا ہوئے تو ان سب صورتوں میں نماز جاتی رہے گی۔ لیکن اگر مریض کی زبان سے بے اختیار اُہ یا اُوہ نکلے تو نماز فاسد نہ ہوئی۔ اسی طرح چھینک، کھانسی، جماہی اور ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً نکلتے ہیں معاف ہیں۔ دانتوں کے اندر کھانے کی کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل گیا اگر چنے سے کم ہے تو نماز مکروہ ہوئی

اور چنے برابر ہے تو نماز فاسد ہو گئی۔ عورت نماز پڑھ رہی تھی بچہ نے اس کی چھاتی چوسی اگر دودھ نکل آیا تو نماز جاتی رہی۔ نمازی کے آگے سے گذرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا خواہ گذرنے والا مرد ہو یا عورت۔ البتہ گذرنے والا سخت گنہگار ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ نمازی کے آگے سے گذرنے والا اگر جانتا کہ اس پر کیا گناہ ہے تو زمین میں دھنس جانے کو گذرنے سے بہتر جانتا۔

(فتاویٰ عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: کیا داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی؟

ج: نہیں ٹوٹے گی۔ اور عوام میں جو مشہور ہے کہ ''داہنے پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو نماز ٹوٹ جائے گی'' غلط ہے۔ (ردالمحتار)

نماز کے مکروہات

س: نماز کے اندر جو باتیں مکروہ ہیں انہیں بتائیے؟

ج: کپڑے یا داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا، کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھا لینا، کپڑا لٹکانا یعنی سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکے ہوں۔ کسی آستین کا آدھی کلائی سے زیادہ چڑھائی ہونا۔ دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا، شدت کا پاخانہ پیشاب معلوم ہوتے وقت یا ریاح کے غلبہ کے وقت نماز پڑھنا۔ مرد کا جوڑا باندھے ہوئے نماز پڑھنا۔ کنکریاں ہٹانا مگر جس وقت کہ پورے طور پر سجدہ ادا نہ ہوتا ہو تو ایک بار کی اجازت ہے اور بچنا بہتر ہے اور اگر بغیر ہٹائے واجب ادا نہ ہو تو ہٹانا واجب ہے اگرچہ ایک بار سے زیادہ کی حاجت پڑے۔ انگلیاں چٹکانا انگلیوں کی قینچی باندھنا۔ کمر پر ہاتھ رکھنا۔ اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا۔ آسمان کی طرف نگاہ اُٹھانا۔ تشہد یا سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا۔ مرد کا سجدہ میں کلائیوں کا بچھانا۔ کسی شخص کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا۔ کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ

ہو۔ پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر پر نہ ہو۔ ناک اور منھ کو چھپانا۔ بے ضرورت کھنکار نکالنا۔ بالقصد جماہی لینا اور خود آئے تو حرج نہیں۔
جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا۔ تصویر کا نمازی کے سر پر یعنی چھت میں ہونا یا معلق ہونا یا سجدہ کی جگہ میں ہونا کہ اس پر سجدہ واقع ہو۔ نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا پیچھے تصویر کا ہونا جبکہ معلق یا نصب ہو یا دیوار وغیرہ میں منقوش ہو۔ قرآن مجید الٹا پڑھنا کسی واجب کو ترک کرنا مثلاً رکوع وسجود میں پیٹھ کو سیدھی نہ کرنا یا قومہ اور جلسہ میں سیدھا ہونے سے پہلے سجدہ کو چلا جانا۔ قیام کے علاوہ اور کسی موقع پر قرآن مجید پڑھنا۔ قرأت کو رکوع میں ختم کرنا۔ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ یہ تمام باتیں مکروہ تحریمی ہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: اگر نماز میں غلطی سے کوئی مکروہ تحریمی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر نماز میں کوئی مکروہ تحریمی ہو جائے تو ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار)

اسلامی آداب

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے۔ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں نہ دھوئے کہ سنت ادا نہ ہوگی۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر پونچھنا منع ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو کر پونچھ لیں کہ کھانے کا اثر باقی نہ رہے۔ کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ اور کھانے کے بعد بوڑھوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اس کے بعد جوانوں کے۔ یہی حکم علماء ومشائخ کا ہے کہ کھانے سے قبل ان کے ہاتھ آخر میں دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد ان کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں۔ بِسْمِ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کریں۔ اور روٹی پر کوئی چیز نہ رکھیں۔ ہاں اگر کاغذ میں نمک ہو تو اسے رکھ سکتے ہیں۔ ہاتھ کو روٹی سے نہ پونچھیں۔ ننگے سر کھانا

ادب کے خلاف ہے۔ بائیں ہاتھ کو زمین پر ٹیک دے کر کھانا مکروہ ہے۔ کھانا دائیں ہاتھ سے کھائیں بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔ کھانے کے وقت بایاں پاؤں بچھا دے اور داہنا کھڑا رکھے یا سُرین پر بیٹھے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھے۔ کھانے کے وقت چپ رہنا مجوسیوں کا طریقہ ہے۔ مگر بیہودہ باتیں نہ بکے بلکہ اچھی باتیں کرے۔ کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لے ان میں جوٹھا نہ لگا رہنے دے اور برتن کو بھی انگلیوں سے پونچھ کر چاٹ لے، کھانے کی ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں اس سے بہت سی بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں۔ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ کَفَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

پانی بِسْمِ اللّٰه پڑھ کر داہنے ہاتھ سے پیئے۔ اور تین سانس میں پیئے۔ ہر مرتبہ برتن کو منہ سے ہٹا کر سانس لے پہلی اور دوسری مرتبہ ایک ایک گھونٹ پیئے اور تیسری سانس میں جتنا چاہے پی ڈالے۔ کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص بھول کر ایسا کر گزرے وہ قے کر دے۔ اور پانی کو چوس کر پیئے غٹ غٹ بڑے بڑے گھونٹ نہ پیئے۔ جب پی چکے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہے اور بائیں ہاتھ سے نہ پیئے۔ مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا کام ہے۔ آج کل یہ تہذیب نکلی ہے کہ پانی پینے کے بعد گلاس میں جو پانی بچا اسے پھینک دیتے ہیں یہ اسراف و گناہ ہے۔ اور صراحی میں منھ لگا کر پینا منع ہے اس لیے کہ ہو سکتا ہے کوئی نقصان دہ چیز اس کی حلق میں چلی جائے۔ اسی طرح لوٹے کی ٹونٹی سے بھی پانی پینا منع ہے مگر جبکہ دیکھ لیا ہو کہ اس میں کوئی چیز نہیں ہے تو حرج نہیں۔

مستحب یہ ہے کہ باوضو سوئے اور کچھ دیر داہنی کروٹ پر داہنے ہتھ کو رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔ پیٹ کے بل نہ لیٹے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا اور پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹنا منع ہے جبکہ لنگی پہنی ہو اور ایک پاؤں کھڑا ہو کہ اس طرح بے ستری کا

اندیشہ ہے اور اگر پاجامہ پہنے ہو یا پاؤں کو پھیلا کر ایک دوسرے پر رکھے تو حرج نہیں اور ایسی چھت پر سونا منع ہے کہ جس پر گرنے سے کوئی روک نہ ہو۔ اور لڑکا جب دس سال کا ہو جائے تو اپنی ماں یا بہن وغیرہ کے ساتھ نہ سلایا جائے۔ بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے لڑکوں یا مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔ اور ہمارے ملک میں شمال جانب پاؤں پھیلا کر سونا بلاشبہ جائز ہے اسے ناجائز سمجھنا غلطی ہے اور جب سو کر اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔

محفلِ میلاد شریف

میلاد شریف یعنی حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت اقدس کو بیان کرنے کے لیے محفل منعقد کرنا۔ اس میں حضور ﷺ کے فضائل و معجزات وغیرہ کا بھی ذکر کرنا جائز و مستحسن ہے۔ اسے ناجائز و بدعت کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔ اور اس محفل میں ذکر ولادت کے وقت کھڑے ہو کر صلاۃ و سلام پڑھنا اور پھر شیرینی بانٹنا بھی جائز ہے۔ اسی طرح محرم میں مجلس منعقد کرنا اور کربلا کے واقعات معتبر کتابوں سے بیان کرنا بھی جائز ہے۔ موضوع اور گڑھی ہوئی روایتوں کو بیان کرنا جائز نہیں کہ مجلس محرم ہو یا محفل میلاد، موضوع روایتوں کے بیان کرنے سے خیر و برکت کے بجائے گناہ ہوتا ہے۔

محفلِ میلاد اور دوسری مبارک محفلوں میں ضرور شریک ہونا چاہیے کہ باعث خیر و برکت اور ثواب ہے۔ پھر جب ایسی محفلوں میں جائے تو ننگے بدن اور ننگے سر نہ جائے کہ ادب کے خلاف ہے۔ بلکہ ٹوپی اور کرتا پہن کر جائے اور ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ اگر محفل میں ایسے وقت پہنچے کہ بیان ہو رہا ہو تو سلام نہ کرے۔ بلکہ چپکے سے کسی خالی جگہ پر ادب کے ساتھ بیٹھ جائے اور بیان کو غور سے سنے سوئے نہیں اور شیرینی لینے کے لیے شور و غوغہ نہ کرے بلکہ چپ چاپ اپنی جگہ بیٹھا رہے اگر کچھ مل جائے تو لے لے ورنہ خاموشی کے ساتھ اُٹھ کر چلا آئے۔

قبروں کی زیارت

قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔ کم سے کم ہفتہ میں ایک دن زیارت کرے۔ جمعہ، ہفتہ، پیر یا جمعرات کو جانا بہتر ہے اور شب براۃ و شب قدر وغیرہ متبرک راتوں میں زیارت کے لیے جانا بھی افضل ہے۔ اسی طرح عید و بقرعید کے دن بھی بہتر ہے۔ اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات مقدسہ پر سفر کر کے جانا جائز ہے۔ اسے شرک و کفر کہنا کھلی ہوئی گمراہی اور بدمذہبی ہے۔ قبروں کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ پائینتی کی جانب سے جا کر میت کے منھ کے سامنے کھڑا ہو اور یہ کہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ۔

اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کے مزارات پر حاضر ہو تو قبر پر ہاتھ نہ پھیرے اسے بوسہ نہ دے اور نہ سجدہ کرے بلکہ اگر زندگی میں ان کے پاس جتنی دور یا نزدیک ہوتا ہو اب بھی قبر کی زیارت میں اسی کا لحاظ رکھے۔ (عالمگیری)

اور ادب کے ساتھ فاتحہ پڑھ کر الٹے قدم واپس ہو جائے۔

فاتحہ کا آسان طریقہ

پہلے تین یا پانچ یا سات بار درود شریف پڑھے۔ پھر جس قدر ہو سکے قرآن شریف کی سورتیں اور آیتیں تلاوت کرے۔ کم سے کم چاروں قل سورۂ فاتحہ الم سے مفلحون تک پڑھے اور بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کرے۔ یا اللہ! ہم نے جو کچھ درود شریف پڑھا ہے اور قرآن مجید کی آیتیں تلاوت کی ہیں ان کا ثواب (اگر کھانا یا شیرینی ہو تو اتنا اور کہے کہ اس کھانا یا شیرینی کا ثواب) میری جانب سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر پہنچا دے پھر ان کے وسیلے سے جملہ انبیائے کرام علیہم السلام و

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام اولیاء رحمہم اللہ وعلماء کو عطا فرما۔

(پھر اگر کسی خاص بزرگ کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو ان کا نام خصوصیت سے لے مثلاً یوں کہے کہ) خصوصاً حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ یا خواجۂ اجمیری رضی اللہ عنہ کو نذر پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب عطا فرما۔

اور کسی عام آدمی کو ایصالِ ثواب کرنا ہو تو اس کا ذکر خصوصیت سے کرے مثلاً یوں کہے کہ خصوصاً ہمارے والد، والدہ یا دادا، دادی یا نانا، نانی کی روح کو ثواب پہنچا دے اور پھر جملہ مومنین و مومنات کی ارواح کو ثواب پہنچا دے۔

آمِیْنَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ

تمت بالخیر

بعونہ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۲۳ ربیع الآخر ۱۳۹۲ھ مطابق ۶ جون ۱۹۷۲ء

سلام بحضور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
میرے ماں باپ استاد بھائی بہن
اہلِ وُلدُ و عشیرت پہ لاکھوں سلام
ایک میرا ہی رحمت میں دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام
کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضاؔ
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

حصہ چہارم

کتابُ الایمان

اسلامی عقائد کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ

س: اللہ کسے کہتے ہیں؟

ج: اللہ اس ذات واجب الوجود کا نام ہے جو قدیم، اَزَلی، اَبدی ہے اور تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے۔

س: واجبُ الوجود کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج: واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا موجود ہونا واجب یعنی ضروری ہو اور خود بخود موجود ہو، اپنے وجود کے لیے کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری چیز واجب الوجود نہیں۔ اس لیے کہ دوسری چیزیں اپنے وجود کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔

س: قدیم کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج: قدیم اس ذات کو کہتے ہیں جو اَزلی اور اَبدی ہو یعنی جس کے وجود کی ابتدا اور انتہا نہ ہو، جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔

س: اللہ تعالیٰ تمام صفاتِ کمالیہ کا جامع ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

ج: اس کا مطلب یہ ہے کہ کمال وخوبی کی ہر صفت اللہ تعالیٰ میں موجود ہے۔

س: کیا اللہ تعالیٰ میں جھوٹ اور ظلم جیسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں؟

ج: نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ جھوٹ، ظلم، جہالت، خیانت، دغا اور بے حیائی وغیرہ تمام عیوب سے پاک ہے اس کے لیے اس قسم کی باتیں قطعاً محال ہیں۔ اور یہ کہنا کہ اس معنیٰ کو جھوٹ پر قدرت ہے کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور اللہ کو عیبی بتانا بلکہ اللہ تعالیٰ سے انکار کرنا ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کی صفاتِ کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج: حیات، قدرت، سننا، دیکھنا، کلام اور علم وغیرہ۔

س: صفتِ حیات کا کیا مطلب ہے؟

ج: حیات کا مطلب ہے زندگی۔ یعنی اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کے لیے زندگی کی صفت ثابت ہے مگر وہ خود بخود زندہ ہے اپنی زندگی کے لیے کسی کا محتاج نہیں۔ اور دوسری چیزیں اپنی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

س: قدرت کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج: قدرت کے معنیٰ طاقت وقوت کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالم کو پیدا کرنے، انہیں قائم رکھنے پھر فنا کرنے اور پھر انہیں وجود میں لانے کی طاقت وقوت رکھتا ہے۔

س: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ج: سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے۔ اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے اس کو دیکھنے اور سننے میں دور و نزدیک اور اجالے، اندھیرے کا کوئی فرق نہیں۔ اور کلام فرماتا ہے یعنی بولتا اور بات کرتا ہے لیکن اس کا سننا، دیکھنا اور کلام کرنا کان، آنکھ اور زبان سے نہیں کہ یہ چیزیں جسم ہیں اور وہ جسم سے پاک ہے۔

س: صفت علم کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج: علم کے معنیٰ ہیں جاننا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر موجود و معدوم کا جاننے والا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اسے ذرّہ ذرّہ کا علم ہے۔ وہ دلوں کے خیالات اور وسوسوں کو جانتا ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اور علمِ ذاتی اس کا خاصہ ہے۔ جو شخص علم غیب یا علمِ شہادت غیر خدا کے لیے ذاتی طور پر مانے وہ کافر ہے۔ ذاتی کے معنیٰ یہ ہیں کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔

س: مذکورہ بالا صفتوں کے علاوہ خدائے تعالیٰ کے لیے اور بھی صفتیں ہیں یا نہیں؟

ج: ہاں ان کے علاوہ خدائے تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے پیدا کرنا، مارنا، جلانا، روزی دینا اور عزت و ذلت دینا وغیرہ اور اس کی کسی صفت میں کمی بیشی یا تغیر تبدّل نہیں ہو سکتا۔

س: کیا خدائے تعالیٰ کی صفتیں بھی قدیم ہیں؟

ج: ہاں جس طرح اس کی ذات قدیم ہے اس کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔ باقی اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

نبی

س: نبی کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج: نبی کے معنیٰ ہیں غیب کی خبریں دینے والا۔ اور شرع کی اصطلاح میں نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہو۔

س: بشر کے معنیٰ کیا ہیں؟

ج: بشر کے معنیٰ ہیں انسان۔ یعنی نبی انسان ہوتا ہے جن اور فرشتہ نہیں ہوتا۔

س: کیا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز ہے؟

ج: نبی کو اپنے مثل بشر کہنا ان کی شان گھٹانا ہے اس لیے انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ان کے زمانے کے کفار اپنے مثل بشر کہا کرتے تھے جیسا کہ پارہ ۱۲ رکوع ۳ میں ہے: فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

بَشَرًا مِّثْلَنَا۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ہی مثل بشر سمجھتے ہیں۔ اور پارہ ۱۳ رکوع ۱۴ میں ہے: قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۲ میں ہے: مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹ رکوع ۱۴ میں ہے: مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ لہٰذا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

س: وحی کے معنیٰ کیا ہیں؟

ج: وحی کے معنیٰ ہیں پیغام دینا، دل میں ڈالنا اور خفیہ بات کرنا وغیرہ اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئی طرح وحی آئی۔ کبھی اللہ تعالیٰ نے خود براہِ راست خطاب فرمایا۔ جیسے کہ معراج کی رات میں، کبھی کلامِ الٰہی فرشتہ لے کر نازل ہوا جیسے کہ قرآن اُترا اور کبھی کسی اور طرح مطالبِ احکام قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے جس کی روشنی میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کی بے شمار باتوں کی تفصیل بیان فرمائی اور قرآنِ حکیم کے اجمال وابہام کی تشریح فرمائی۔

س: کیا ہم ہندوؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

ج: کسی شخص کو نبی کہنے کے لیے قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیے اور ہندوؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ اس لیے انہیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

س: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہمیں کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

ج: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کے رسول ہیں۔ آپ انسان و جن بلکہ ملائکہ، حیوانات اور جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض ہے اسی طرح ہر مخلوق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ملائکہ، انس و جن، حور و غلماں اور حیوانات و جمادات غرض تمام عالم کے لیے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے مثال ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل محال ہے۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب باتوں کا علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کبریٰ سے نوازا کہ تمام مخلوق خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا چاہتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معراج سے سرفراز فرمایا کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور عرش و کرسی تک بلکہ عرش سے آگے رات کے ایک خفیف حصہ میں جسم کے ساتھ تشریف لے گئے اور بغیر واسطہ خدائے تعالیٰ سے کلام فرمایا۔ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔ شفاعتِ کبریٰ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی طرح شفاعت فرمائیں گے کسی کو جہنم سے بچائیں گے۔ کسی کو جہنم سے نکالیں گے اور کسی کے درجات بلند فرمائیں گے۔ شفاعت کے جملہ اقسام کی تفصیلات جاننے کے لیے ہماری کتاب "انوار الحدیث" کا مطالعہ کرو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت مدارِ ایمان ہے بلکہ اسی محبت ہی کا نام ایمان ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت عین اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی ان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتقاد رکن ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مقام صہبا میں عصر کی فرض

نماز پر حضور ﷺ کی تعظیم کو مقدم رکھا۔ تعظیم سے مراد ہر وہ فعل ہے جس سے اظہارِ عظمت ہو اور شریعت نے اس سے منع نہ کیا ہو۔

س: حضور سید عالم ﷺ کے بعد انبیائے کرام علیہم السلام میں کون لوگ بڑے مرتبہ والے ہیں؟

ج: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بڑے مرتبہ والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام ان حضرات کو مرسلین الوالعزم (عالی حوصلہ والے) کہا جاتا ہے۔

شرک و کفر اور گناہوں کا بیان

س: گناہ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

ج: بڑے بڑے گناہوں کو گناہِ کبیرہ کہتے ہیں جیسے شرک، کفر، زِنا، چوری، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا اور زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ۔

س: کیا کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا؟

ج: شرک و کفر کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا ہے بلکہ کافر و مشرک ہو جاتا ہے اور شرک و کفر کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں کا مرتکب مسلمان تو رہتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہوتا ہے جسے فاسق کہتے ہیں۔

س: شرک کسے کہتے ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

ج: ذات میں شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ اللہ ماننے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔

س: اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

ج: صفات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لیے صفات ثابت کرے۔ مثلاً سمع، بصر، علم اور حیات جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے بغیر کسی کے دیے ذاتی طور پر ثابت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے لیے سمع، بصر، علم اور حیات ہونا ذاتی طور مانے کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے دیے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے اور اگر کسی دوسرے کے لیے عطائی طور پر مانے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا فرمائی ہیں تو شرک نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا: فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔ (پارہ: ۲۹، رکوع ۱۹) یعنی ہم نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔

س: کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم غیب ماننا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں۔ حدیث کی مشہور و معتمد کتاب بخاری جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک سارے حالات کی خبر دی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کے سارے حالات کا علم ہے اور یہ علم غیب ہے۔ اور زرقانی جلد اول صفحہ ۲۰۱ میں ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اِنَّ لَهٗ صِفَةً بِهَا یُدْرِكُ مَا سَیَكُوْنُ فِي الْغَیْبِ۔

یعنی نبی کے لیے ایک ایسی صفت ہوتی ہے کہ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔

س: کیا انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت و قوت سے انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کو نفع نقصان پہنچانے پر قدرت ہے ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک نہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت و قوت سے دوست و دشمن کو نفع نقصان پہنچانے

پر قادر سمجھنا شرک نہیں۔ ہاں انبیاء علیہم السلام اولیاء رحمہم اللہ یا دوست و دشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے۔

س: دوست و دشمن جن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ زندہ ہیں اور انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ جن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ وصال فرما چکے تو کیا اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا؟

ج: نہیں۔ زندہ اور وصال کر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا اس لیے کہ جو شرک ہے وہ بہر صورت شرک ہے اور جو چیز شرک نہیں وہ بہر صورت شرک نہیں۔ لہٰذا دوست اور دشمن کو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت و قوت سے نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ اور دوست و دشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے تو انبیاء علیہم السلام و اولیاء رحمہم اللہ کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

س: حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حالات سے واقف ہیں۔ ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں۔ ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔

(زرقانی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴)

س: کسی کو دور سے پکارنا مثلاً یا رسول اللہ! یا علی مشکل کشا، یا غوث المدد کہنا۔ کیا یہ شرک ہے؟

ج: نہیں، شرک نہیں ہے۔ نبی اور ولی بیشک ہماری پکار سنتے ہیں۔ اور ہماری مدد فرماتے ہیں۔ یہ اور اس قسم کے اختلافی مسائل کے لیے جاء الحق حصہ اول کا

مطالعہ کریں۔

س: بزرگانِ دین کے عرس میں جانا، ان کے مزارات پر حاضری دینا اور نذر و نیاز کرنا۔ کیا یہ سب باتیں شرک ہیں؟

ج: نہیں۔ شرک نہیں ہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔

س: کیا قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے؟

ج: ہاں، قبر کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے سجدہ کرنا حرام ہے۔

س: قبر کو چومنے اور بوسہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ چہارم صفحہ ۱۶۶)

س: کفر کسے کہتے ہیں؟

ج: ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

س: ضروریاتِ دین کیا کیا ہیں؟

ج: ضروریاتِ دین بہت سے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا۔ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا، ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا۔ اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا۔ قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا، حضور سید عالم ﷺ اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی نبوت کو تسلیم کرنا۔ ان سب کو عظمت والا جاننا انہیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا۔ ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو اسے حق جاننا۔ حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین ماننا۔ ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا۔ قیامت، حساب و کتاب اور جنت و دوزخ کو حق ماننا۔ نماز، روزہ اور حج و زکوٰۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا۔ زنا، چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

س: کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

ج: توبہ اور تجدیدِ ایمان کرے۔ بیوی والا ہو تو تجدیدِ نکاح کرے۔ اور مرید ہو تو تجدیدِ بیعت بھی کرے۔

س: شرک و کفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

ج: توبہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے۔ اپنی غلطی پر نادم و پشیمان ہو اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی ایسی غلطی نہ کروں گا۔ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

س: کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے؟

ج: جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کر لیا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا تو ان گناہوں کی معافی کے لیے ضروری ہے کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے پھر اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہو سکتا ہے جیسے شراب نوشی کا گناہ۔ اور دوسرے وہ جو صرف توبہ سے نہیں معاف ہو سکتا ہے۔ جیسے نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے ادا نہ کرنے کا جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور نمازوں کی قضا پڑھے۔ اگر آخر عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔

بدعت کا بیان

س: بدعت کسے کہتے ہیں؟

ج: اصطلاحِ شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی۔

س: بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: بدعت کی تین قسمیں ہیں۔ بدعتِ حسنہ، بدعتِ سیئہ اور بدعتِ مباحہ۔

س: بدعتِ حسنہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جو قرآن و حدیث کے اصول و قواعد کے مطابق ہو اور انہی پر قیاس کیا گیا ہو اسے بدعتِ حسنہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت واجبہ جیسے قرآن و حدیث سمجھنے کے لیے علم نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کے لیے دلائل قائم کرنا۔ دوم بدعت مستحبہ جیسے مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا۔ جیسے اذان کے بعد صلاۃ پکارنا۔ درمختار باب الاذان میں ہے: اَلتَّسْلِيْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَّثَ فِيْ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ سَبْعِ مِائَةٍ وَّاِحْدٰى وَ ثَمَانِيْنَ وَهُوَ بِدْعَةٌ حَسَنَةٌ مُلَخَّصًا۔ یعنی اذان کے بعد اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ پڑھنا ماہِ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بدعتِ حسنہ ہے۔

س: بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جو قرآن و حدیث کے اصول و قواعد کے مخالف ہو اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت محرمہ جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری۔ اور اہلسنت و جماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب۔ دوم بدعت مکروہہ جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

س: بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ چیز جو حضور علیہ السلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب و عذاب نہ ہو اسے بدعتِ مباحہ کہتے ہیں۔ جیسے کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔

نوٹ: بدعت کی تعریف اور اس قسموں کی تفصیل بڑی بڑی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ ''انوار الحدیث'' میں دیکھو۔

س: حدیث شریف كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ سے کون سی بدعت مراد ہے؟

ج: اس حدیث شریف سے صرف بدعت سیئہ مراد ہے اس لیے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ تو فقہ، علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اور ان کا پڑھنا پڑھانا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

س: کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے؟

ج: ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ۔ یعنی یہ بہت اچھی بدعت ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۵) اور جیسا کہ مسلم شریف میں ہے: عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ۔ یعنی حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی اور جو شخص مذہب اسلام میں کسی برے طریقے کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۳)

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے اور سیئہ بھی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ یعنی کار خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور

بدعت سیئہ یعنی برے کام نکالنا گناہ کا سبب ہے۔

س: کیا میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

ج: میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا اس میں حضور ﷺ کی پیدائش کے حالات اور دیگر فضائل و مناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔ اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی و بدمذہبی ہے۔

س: کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

ج: میت کا تیجہ اور اسی طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ سب بعد کی ایجاد ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔ اس لیے کہ ان میں میت کے ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی ہوتی ہے۔ اور صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ہاں اس موقع پر شادی کی طرح دوست واحباب اور عزیز و اقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔ (فتح القدیر جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

قرأت کا بیان

س: اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

س: اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ میں یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

س: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

ج: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو

پچھلی دو رکعتوں میں پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہار شریعت)

س: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: تیسری یا چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے۔ (بہار شریعت، ردالمحتار)

س: پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو دوسری رکعت میں بھول کر شروع کر دی تو کیا کرے؟

ج: پھر وہی سورت شروع کر دی تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں۔

س: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھی یعنی پہلی میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے۔ مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدۂ سہو۔

س: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

ج: جو شروع کر چکا ہے اسی کو پوری کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔ (ردالمحتار، بہار شریعت)

س: پہلی میں اَلَمْ تَرَ كَيْفَ اور دوسری میں لِاِیْلٰفِ چھوڑ کر اَرَءَیْتَ الَّذِیْ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اسی کو ختم کرے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت)

س: قرآن خوانی اور تیجے کے مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھیں تو کیا

حکم ہے؟

ج: سب لوگوں کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ اگر چند آدمی ہوں تو حکم ہے کہ سب آہستہ پڑھیں۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

س: قرآن مجید پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا سننے میں؟

ج: قرآن مجید سننے میں زیادہ ثواب ہے۔ (غنیۃ)

س: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا کیسا ہے؟

ج: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا بہت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی ہو کر آئے گا۔

س: بے وضو قرآن مجید چھونا کیسا ہے؟

ج: بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: اگر قرآن شریف جزدان میں ہو تو بے وضو اس کو چھونا کیسا ہے؟

ج: قرآن شریف اگر جزدان میں ہو تو بغیر وضو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں اور جزدان میں نہ ہو تو رومال اور ٹوپی سے پکڑنا جائز ہے۔ پہنے ہوئے کرتے کے دامن سے پکڑنا جائز نہیں یونہی جس چادر کو اوڑھے ہوئے ہے اس سے پکڑنا بھی جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

جماعت اور امامت

س: جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟

ج: جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۹)

س: جماعت فرض ہے یا واجب؟

ج: جماعت واجب ہے۔ بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور سزا کا مستحق

ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینے والا فاسق ہے۔

س: جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

ج: اندھا یا اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا یا بیمار ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ یا پیشاب کی شدید حاجت ہونا۔ ان کے علاوہ جماعت چھوڑنے کے کچھ عذر اور بھی ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

س: کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جو شخص جماعت میں شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا اسے کیا کہتے ہیں؟

ج: ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں۔

س: مسبوق اگر ایک رکعت ہو جانے کے جماعت میں شامل ہوا تو باقی رکعتیں کیسے پوری کرے؟

ج: اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو پہلے ثنا اور تعوذ و تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر کوئی سورت ملائے اور رکوع و سجود کے بعد قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔

(درمختار، بہار شریعت)

س: اگر دو رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو چھوٹی ہوئی رکعتیں کیسے پڑھے؟

ج: اگر دو رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ و تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے اور دوسری رکعت میں تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے پھر رکوع اور سجود سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔ چھوٹی ہوئی دو رکعت پڑھنے کا یہ طریقہ ظہر، عصر اور عشاء کے لیے ہے لیکن اگر مغرب میں دو رکعتیں چھوٹ جائیں تو حسب دستور پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے پھر رکوع و سجود کے بعد قعدہ کرے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے

اور رکوع و سجود سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

س: مسبوق اگر تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو باقی نماز کیسے پوری کرے؟

ج: مسبوق اگر ظہر، عصر یا عشا میں تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھے پھر رکوع اور سجود سے فارغ ہو کر قعدہ کرے پھر اور ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے مگر قعدہ نہ کرے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔ (درمختار)

س: اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو کیسے پڑھیں؟

ج: اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو اور ثنا، تعوذ و تسمیہ کے بعد جس طرح اکیلا نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح پوری نماز پڑھے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

س: جب امام سلام پھیرنا شروع کرے مسبوق اسی وقت کھڑا ہو جائے یا کچھ ٹھہر کر؟

ج: امام جب داہنی طرف کے سلام سے فارغ ہو کر بائیں طرف سلام پھیرنا شروع کرے اس وقت کھڑا ہو۔ اس سے پہلے نہ کھڑا ہو۔

س: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

ج: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو کہ زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ پھر زیادہ تہجد گزار پھر زیادہ خوبصورت پھر وہ شخص کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ غرضیکہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہو وہی زیادہ حقدار

ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: اگر امام مقرر ہے اور کوئی شخص اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا آجائے تو امامت کا حقدار کون ہے؟

ج: جو امام مقرر ہے وہی امامت کا حقدار ہے۔

س: کن لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے؟

ج: فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زنا کار، سود خور، چغل خور اور داڑھی منڈوانے والا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا اور وہ بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچی ہو۔ ان لوگوں کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج: وہابی دیوبندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور ﷺ کو ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا: ''اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے۔ (۱)
(مَعَاذَ اللہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ)

اسی طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنہیں وہ حق مانتے ہیں۔ اس لیے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے۔ اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔
(بہارِ شریعت وغیرہ)

س: کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

(۱) نئے ایڈیشن میں عبارت کچھ بدل دی ہے مگر ان لوگوں کا عقیدہ اسی پرانی عبارت پر ہے۔

ج: گنوار، اندھے، ولدالزنا، نامرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے برص والا جس کا برص ظاہر ہو۔ ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (درمختار، غنیۃ، بہار شریعت)

وتر کا بیان

س: وتر پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

ج: وتر پڑھنا واجب ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے۔

س: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: نماز وتر پڑھنے کا طریقہ تم اسلامی تعلیم حصہ سوم میں پڑھ چکے ہو۔

س: کیا وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے؟

ج: ہاں وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اور بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے۔ دوسری رکعت میں قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

س: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

ج: وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

س: جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

ج: وہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (فتاویٰ عالمگیری)

س: اگر دعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر دعائے قنوت قصداً نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ

پڑھے تو سجدۂ سہو کرے۔

س: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

س: مقتدی دعائے قنوت پڑھ کر فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

ج: مقتدی دعائے قنوت ختم کیے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔

(عالمگیری، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: ماہِ رمضان میں جس نے عشا کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی وہ وتر جماعت سے پڑھے یا تنہا؟

ج: ایسا شخص وتر تنہا پڑھے۔

س: اگر نماز وتر قضا ہو جائے تو کیا اس کا پڑھنا واجب ہے؟

ج: ہاں وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے۔ (بہارِ شریعت)

س: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا کیسا ہے؟

ج: وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں تہجد پڑھنے کے لیے نہ اٹھا تو یہ دو رکعتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہارِ شریعت)

سنت اور نفل کا بیان

س: کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

ج: دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے، چار رکعت ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت

ظہر فرض کے بعد۔ دو رکعت مغرب فرض کے بعد۔ دو رکعت عشاء فرض کے بعد۔ چار رکعت جمعہ فرض سے پہلے اور چار رکعت جمعہ فرض کے بعد۔ یہ سب نمازیں سنت مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے۔ (بہار شریعت)

س: کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

ج: چار رکعت عصر کے فرض سے پہلے۔ چار رکعت عشاء فرض کے پہلے۔ ظہر فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت۔ اسی طرح عشاء فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت۔ مغرب کے بعد چھ رکعت صلوٰۃ الاوابین دو رکعت تحیۃ المسجد، دو رکعت تحیۃ الوضو، دو رکعت نمازِ اشراق، کم سے کم دو رکعت نمازِ چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت۔ کم سے کم دو رکعت نمازِ تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نیز صلوٰۃ التسبیح، نمازِ استخارہ اور نمازِ حاجت وغیرہ یہ سب نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن الزوائد اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں۔

س: جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ اگر یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگرچہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔

س: اگر فجر کی جماعت ہو رہی ہو اور جانتا ہو کہ سنت پڑھیں گے تو جماعت نہیں ملے گی ایسی صورت میں کیا کرے؟

ج: اگر جانے کہ قعدہ میں بھی جماعت نہیں ملے گی تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (بہار شریعت)

س: اگر فجر کی سنت قضا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر فجر کی سنت فرض کے ساتھ قضا ہو اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضاء نہیں۔ (ردالمحتار، بہار شریعت)

س: اگر فجر کی فرض پڑھ لی اور سنت قضا ہو گئی تو کیا فرض کے بعد فوراً سنت پڑھ سکتا ہے؟

ج: نہیں۔ فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سنت پڑھنا جائز نہیں۔ پڑھنا ہو تو سورج بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھے۔

س: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں فوت ہو گئیں اور فرض پڑھ لی تو فرض کے بعد سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: فرض پڑھنے کے بعد اگر وقت ختم ہو گیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں۔ اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے۔ اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔

(فتح القدیر، بہار شریعت)

س: نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اس لیے کہ بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنے میں دو گنا ثواب ہے اور وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہار شریعت)

س: کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

ج: طلوع و غروب اور نصف النہار۔ ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب اور نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے جیسا کہ تم اسلامی تعلیم حصہ دوم میں جان چکے ہو۔ اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان سوائے دو رکعت سنت فجر کے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوو غیرہ کوئی نفل جائز نہیں۔ اور نماز عصر سے مغرب کی فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے۔ نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں اور نماز عیدین کے بعد بھی نفل مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

س: جس کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ فرض نمازیں قضا ہیں وہ عصر یا فجر کی نماز

پڑھنے کے بعد اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: فجر فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھ سکتا ہے اور عصر فرض کے بعد سورج زرد ہونے سے پہلے تک بعد میں نہیں پڑھ سکتا۔

تراویح کا بیان

س: تراویح سنت ہے یا نفل؟

ج: تراویح مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: تراویح کا وقت کیا ہے؟

ج: اس کا وقت عشا فرض کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی یعنی اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھی ہو اور یہ افضل ہے یعنی اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

س: تراویح کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: تراویح کی بیس رکعتیں ہیں؟

س: بیس رکعت تراویح میں کیا حکمت ہے؟

ج: بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے کہ سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے اور صبح سے شام تک فرض و واجب کل بیس رکعتیں ہیں۔ تو مناسب ہوا کہ تراویح بھی بیس رکعتیں ہوں تاکہ تکمیل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض و واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں۔

(بحر الرائق، درمختار)

س: تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

ج: بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ترویحہ یعنی چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں

پڑھی ہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنت رسول اللہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور زیادہ کرے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س: ترویحہ پر بیٹھنے کی حالت میں چپکا بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

ج: اختیار ہے چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھے اور عام طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ ط

س: تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج: تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلہ کے سب لوگ گنہگار ہوئے اور اگر کچھ لوگوں نے تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو گھر پہ تراویح پڑھنے والے بھی بریٔ الذمہ ہو گئے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

س: تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

ج: پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اور فضیلت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (بہارِ شریعت)

س: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

ج: بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

س: بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ناجائز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (غنیۃ الطالبین، بہار شریعت وغیرہ)

قضا نمازوں کا بیان

س: ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجالانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

س: کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟

ج: فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت نیز ظہر و جمعہ کی پہلی سنتوں کی قضا بعض صورتوں میں سنت ہے۔ جیسا کہ تم سنت کے بیان میں پڑھ چکے ہو۔

س: چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہیے؟

ج: چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ہاں جلد پڑھنا چاہیے تاخیر نہیں کرنا چاہیے اور عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا لیکن سورج نکلنے ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انہیں کب پڑھنا چاہیے؟

ج: جس شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس پر

لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی اس مسئلہ کی مزید تفصیل تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

س: اگر کوئی نماز قضا ہو جائے مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج: جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیتِ قضا ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیت کو قیاس کرنا چاہیے۔

س: اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیے؟

ج: ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اور اگر مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں کہے۔ نیت کی میں نے تین رکعت نمازِ قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں۔ ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لیے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر و قس علیٰ ھذا البواقی۔

س: کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ اور بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں؟

ج: ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔

س: بعض لوگ شبِ قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے دو یا چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئی

تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: یہ خیال کہ "عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئی" باطل ہے۔ تاوقتیکہ ہر ایک نماز کی قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے ادا نہ ہوگی۔

س: پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

ج: بیس رکعت، دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب، چار رکعت عشاء اور تین رکعت وتر۔ خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے۔ سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

س: پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

ج: فجر کی نماز میں کمی نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر ظہر میں صرف چار رکعت سنت، چار رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل دس رکعت پڑھے اور عصر میں صرف چار رکعت فرض ادا کرے اور مغرب میں تین رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعت پڑھے۔ اور عشا میں صرف چار رکعت فرض، دو رکعت سنت پھر تین رکعت وتر یعنی کل نو رکعت ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

سجدۂ سہو کا بیان

س: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

ج: سہو کے معنٰی ہیں بھولنے کے۔ کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرنے کے لیے قعدۂ اخیرہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

س: سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

ج: سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار وغیرہ)

س: کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج: جو باتیں کہ نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔ مثلاً فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا سنت اور نفل کی کسی رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔

س: فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج: فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ہے۔ لہٰذا پھر سے پڑھنا پڑے گا۔ اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین اور تکبیرات انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہو جاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمختار، بہار شریعت)

س: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے تلافی ہو گئی یا نہیں؟

ج: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے اس نقصان کی تلافی نہیں ہو گی بلکہ نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ یونہی اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار، بہار شریعت)

س: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

ج: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ جائیں تو اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔ (ردالمختار)

س: رکوع، سجدہ یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمختار)

س: فرض و وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آ گیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

ج: اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھا

کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر لوٹا تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

س: اگر فرض کا قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

ج: اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا۔ لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے دوسری نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تا کہ رکعت طاق نہ رہے۔

س: اگر سنت یا نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

ج: سنت اور نفل کا ہر قعدہ، قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار، بہار شریعت)

س: اگر قعدۂ اخیرہ میں اَلتَّحِیَّاتُ وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

ج: اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے بغیر سجدۂ سہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

س: قعدۂ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر اللھم صل علی سیدنا محمد تک پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔ (درمختار)

س: جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سرّی نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سرّی نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف

ہے۔ اور منفرد نے سری نماز میں ایک آیت جہر سے پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔

س: قرأت وغیرہ کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار، بہار شریعت)

س: جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

ج: اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا لہٰذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نہ کیا ہو سجدہ کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

بیمار کی نماز کا بیان

س: اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

ج: اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابلِ برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔
(درمختار، بہار شریعت)

س: اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: اگر خادم یا لاٹھی یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نہیں ہو گی۔ (بہار شریعت)

س: اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہو گی۔

س: بیماری کے سبب اگر رکوع سجدہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟

ج: ایسی صورت میں رکوع وسجدہ اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔ (درمختار)

س: اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

ج: ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کر لے۔ اور رکوع سجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے یہ صورت افضل ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ داہنی یا بائیں کروٹ لیٹ کر منہ قبلہ کی طرف کرے۔ (درمختار)

س: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟

ج: اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

سجدۂ تلاوت کا بیان

س: سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں؟

ج: قرآن مجید میں چودہ مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

س: سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے؟

ج: سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ بس، نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

س: اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں؟

ج: ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد پھر کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

س: سجدۂ تلاوت کے شرائط کیا ہیں؟

ج: سجدۂ تلاوت کے لیے تحریمہ کے سواوہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لیے ہیں۔ مثلاً طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔

س: اردو زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: اردو یا کسی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت)

س: کیا آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے؟

ج: اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں۔ ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔

س: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے تو گنہگار ہے۔ اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کر لیا۔ یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

س: ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدہ؟

ج: ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار)

س: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

س: مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

ج: دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پینا، کھڑا ہو جانا، دو ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا اور مسجد یا مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلنا ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے بدل جائے گی اور تین لقمے کھانا، تین گھونٹ پینا، تین کلمے بولنا، تین قدم میدان میں چلنا اور نکاح یا خرید و فروخت کرنا۔ ان تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔

مسافر کی نماز کا بیان

س: مسافر کسے کہتے ہیں؟

ج: شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س: کلومیٹر کے حساب سے تین روز کی مقدار کتنی ہے؟

ج: خشکی میں تین روز راہ کی مقدار تقریباً ۹۲ کلومیٹر ہے۔

س: اگر کوئی شخص موٹر، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ نے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کر لے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

ج: مسافر ہو جائے گا خواہ کتنی ہی جلدی طے کر لے۔ (درمختار)

س: مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشا چار رکعت والی فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

س: اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر قصداً چار پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (ہدایہ، بہار شریعت)

س: فجر، مغرب اور وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟
ج: نہیں۔ فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہے۔
س: سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟
ج: سنتوں میں قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔
(عالمگیری، بہار شریعت)
س: مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟
ج: مسافر جب بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔ (بہار شریعت وغیرہ)
س: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا یا نہیں؟
ج: بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن اگر آبادی سے باہر ہوں اور تین دن کی راہ تک سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا ورنہ نہیں۔
(بہار شریعت)
س: اگر دو ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا۔ وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟
ج: وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تاوقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے۔ یعنی اگر دو دو ڈھائی ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت)
س: مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟
ج: مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔ (عالمگیری)
س: مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟
ج: مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔
س: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

ج: مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعت پڑھے اور ان رکعتوں میں قرأت بالکل نہ کرے بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے۔ (درمختار وغیرہ)

جمعہ کا بیان

س: جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

ج: جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے۔

(درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

س: جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج: گیارہ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: وہ گیارہ شرطیں کیا ہیں؟

ج: (۱،۲) شہر میں مقیم اور آزاد ہونا۔ لہٰذا مسافر اور غلام پر جمعہ فرض نہیں۔ (۳) صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جمعہ مسجد تک نہ جا سکے جمعہ فرض نہیں۔ (۴،۵،۶) مرد ہونا اور عاقل بالغ ہونا یعنی عورت مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں۔ (۷،۸) انکھیارا ہونا اور چلنے پر قادر ہونا۔ لہٰذا اندھے، لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جا سکتا ہو جمعہ فرض نہیں۔ (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دَین کی وجہ سے قید کیا گیا ہو اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے۔ (۱۰) حاکم یا چور کسی ظالم کا خوف نہ ہونا۔ (۱۱) بارش یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو۔ (بہارِ شریعت)

س: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: ہو جائے گی یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

س: جمعہ جائز ہونے کے لیے کتنی شرطیں ہیں؟

ج: جمعہ جائز ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

س: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟

ج: مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لیے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے اسٹیشن اور قبرستان وغیرہ۔

(بہارِ شریعت وغیرہ)

س: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے۔ اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں قائم ہو سکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔ (عالمگیری، درمختار، بہارِ شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی تیسری شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کے لیے تیسری شرط ظہر کے وقت ہونا ہے۔ لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی نہ ہوئی یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آ گیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

س: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے ہو جائے۔ (درمختار، بہارِ شریعت)

س: جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

ج: انیس باتیں سنت ہیں، خطیب کا پاک ہونا، کھڑے ہوکر خطبہ پڑھنا، خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا، حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللہ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں۔ اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ السلام کی رسالت کی گواہی دینا، حضور ﷺ پر درود بھیجنا۔ کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، دوسرے میں حمد و ثنا، شہادت اور درود کا اعادہ کرنا، دوسرے میں مسلمانوں کے لیے دعا کرنا، دونوں خطبوں کا ہلکا ہونا اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیت کی مقدار بیٹھنا۔

س: اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متواترہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے۔

س: جمعہ کی جماعت کے لیے کم سے کم کتنے آدمی کا ہونا ضروری ہے؟

ج: جمعہ کی جماعت کے لیے امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد کا ہونا ضروری ہے۔

(عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط اذنِ عام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔

(عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: نمازِ جمعہ کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ جمعہ کی اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَرْ۔

س: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کا نام لیں غنیمت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز ساقط ہوتی ہے یا نہیں؟

ج: نہیں۔ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز نہیں ساقط ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج: نہیں۔ بلکہ گاؤں میں اس کے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

س: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

ج: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۶۲ میں ہے کہ خطبہ کی اذان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازے پر ہوا کرتی تھی۔ اسی لیے فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ عالمگیری، بحرالرائق اور فتح القدیر وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور طحطاوی علی مراقی الفلاح نے مکروہ لکھا۔

عید و بقرعید کا بیان

س: عید و بقرعید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

ج: عید و بقرعید کی نماز واجب ہے۔ مگر ان کے واجب اور جائز ہونے کی وہی

شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد اور تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان و اقامت نہیں ہے صرف دوبار اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃ کہنے کی اجازت ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: عید و بقرعید کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج: عید و بقرعید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پہلے اس طرح نیت کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نمازِ واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) مُنہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ تیسری بار پھر ہاتھ اُٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر بلند آواز سے اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

س: عید الفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

ج: حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ سویرے جانا، نماز سے پہلے صدقہ

فطر ادا کرنا، عیدگاہ تک پیدل جانا، دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کے لیے جانے سے پہلے طاق یعنی تین، پانچ یا سات کھجوریں کھالینا اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارکباد دینا، کثرت سے صدقہ دینا۔ عیدگاہ اطمینان و وقار کے ساتھ نیچی نگاہ کیے ہوئے جانا، یہ سب باتیں عیدالفطر کے دن مستحب ہیں۔

س: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں یا کچھ فرق ہے؟

ج: عیدالاضحیٰ کے تمام احکام عیدالفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اور وہ یہ ہیں: (۱) عیدالاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنا ہو اور اگر کھا لیا تو کراہت نہیں۔ (۲) عیدگاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے۔ (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ (۴) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

قربانی کا بیان

س: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

ج: قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

س: قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

ج: قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو۔ یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان

غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

س: مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

ج: اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

س: قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح لٹائیں کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لے کر یہ دُعا پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ۔

پڑھ کر ذبح کریں۔ پھر یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

س: صاحبِ نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام قربانی نہ کر سکا اور قربانی کے دن گذر گئے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہے۔

موت اور غسل و کفن کا بیان

س: کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو کیا کریں؟

ج: موت کا وقت قریب آئے تو کلمہ کی تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ. مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔ اور جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے لا کر سر پر باندھ دیں تا کہ مُنہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے جائیں۔

س: میت کے نہلانے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: میت کے نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ پر نہلانا ہو اس کو دھونی دی جائے۔ اور میت کو اس پر لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کے جیسا وضو کرائے یعنی مُنہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں۔ پھر سر کا مسح کریں۔ پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔

پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا مسلم کارخانہ کے پاک صابون سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیر کے پتے ڈال کر پکایا ہوا پانی ڈالیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح کریں۔ اور بیر کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کی جانب پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں مگر وضو اور غسل دوبارہ نہ کرائیں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

س: کفن میں سنت کے مطابق کتنے کپڑے دیئے جائیں گے؟
ج: مرد کو سنت کے مطابق تین کپڑے دیئے جائیں گے۔ (۱) لفافہ (۲) ازار (۳) قمیص۔ اور عورت کو پانچ۔ تین یہ اور (۴) اوڑھنی و (۵) سینہ بند۔
س: کفن کے یہ کپڑے کتنے بڑے ہوں؟
ج: لفافہ یعنی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ اور ازار یعنی لنگی چوٹی سے قدم تک ہو یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لیے زیادہ تھی اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے برابر ہو چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لیے سینہ کی طرف۔ اوڑھنی تین ہاتھ لمبی ہونی چاہیے اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک چوڑی۔ اور سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔
س: کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟
ج: کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائیں اس کے بعد تہبند پھر اس کے اوپر کفنی۔ اب میت کو اس پر لٹائیں۔ داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ ماتھا، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹیں تا کہ داہنا اوپر رہے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تا کہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔
اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے لائیں اور منہ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے اور جو لوگ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں وہ غلط ہے۔ پھر ازار و لفافہ لپیٹیں۔ اس کے بعد سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

نمازِ جنازہ کا بیان

س: نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب؟

ج: نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص نے پڑھ لی تو سب لوگ بری الذمہ ہو گئے اور اگر خبر ہو جانے کے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوئے۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: نمازِ جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

ج: نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔ چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام یعنی کھڑا ہونا۔

(درمختار، ردالمختار، بہارِ شریعت)

س: نمازِ جنازہ میں کتنی چیزیں سنت مؤکدہ ہیں؟

ج: نمازِ جنازہ میں تین چیزیں سنتِ مؤکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود اور میت کے لیے دعا۔

س: نمازِ جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پہلے نیت کرے۔ نیت کی میں نے نمازِ جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لیے۔ دعا اس میت کے لیے (مقتدی اتنا اور کہے پیچھے اس امام کے) منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے پھر یہ ثنا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جس کو تم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔ اس کے بعد چوتھی

تکبیر کہے پھر بغیر کوئی دعا پڑھے دونوں ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔

(درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

س: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو کون سی دعا پڑھی جائے؟

ج: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

س: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو کون سی دُعا پڑھی جائے؟

ج: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

س: عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نہیں جائز ہے۔ غلط ہے۔ (عالمگیری)

س: کیا سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

ج: جنازہ اگر انہی وقتوں میں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آ گیا۔ (بہار شریعت، عالمگیری)

زکوٰۃ کا بیان

س: زکوٰۃ کسے کہتے ہیں؟

ج: مال کے ایک مخصوص حصے کا مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا۔ اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔

س: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

ج: زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔ (بہار شریعت)

س: زکوٰۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج: زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے چند شرطیں ہیں۔ مسلمان عاقل بالغ اور آزاد ہونا، مال بقدر نصاب کا پورے طور پر ملکیت میں ہونا، نصاب کا حاجتِ اصلیہ اور دَین (قرض) سے فارغ ہونا، مال تجارت یا سونا چاندی ہونا اور مال پر پورا سال گذر جانا۔ لہٰذا کافر، غلام، مجنون اور نابالغ پر زکوٰۃ فرض نہیں، اسی طرح مال بقدر نصاب نہ ہو یا ہو مگر پورے طور پر ملکیت میں نہ ہو جیسے کہ مال دریا میں گر گیا یا گم ہو گیا تو زکوٰۃ فرض نہیں، یونہی نصاب حاجتِ اصلیہ اور دَین سے فارغ نہ ہو یا مال تجارت اور سونا چاندی نہ ہو یا مال پر پورا سال نہ گذرا ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔ (درمختار، ردالمختار، بہارشریعت)

س: نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج: مال کی جس مقدار پر شریعت نے زکوٰۃ دینا فرض کیا ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

س: چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج: چاندی کا نصاب باون تولہ چھ ماشہ یعنی ۶۱۴ء۳۵ گرام وزن کی چاندی ہے۔

س: باون تولہ چھ ماشہ چاندی پر کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟

ج: چاندی، سونا اور اموالِ تجارت میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

س: سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج: سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے یعنی ۸۷ء۴۸ گرام۔

س: سونے، چاندی کی زکوٰۃ میں سونا چاندی دینا ضروری ہے یا ان کی قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے؟

ج: سونا، چاندی دینا ضروری نہیں۔ بازار کے بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر پیسہ، غلہ اور کپڑا وغیرہ دینا بھی جائز ہے۔ (بہارشریعت وغیرہ)

س: کیا سونا، چاندی کے زیورات کی بھی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

ج: سونا، چاندی زیورات کی شکل میں ہوں یا برتن، گھڑی اور سرمہ دانی وغیرہ کسی سامان کی شکل میں ہوں یا سکے ہوں سب کی زکوٰۃ واجب ہے۔

(درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

س: تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج: تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکوٰۃ نکالی جائے۔

س: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

ج: روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو یا پیسہ ہو بہر صورت اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔

(بہارِ شریعت وغیرہ)

س: کم سے کم کتنے روپے ہوں کہ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟

ج: اگر سونا، چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اتنے روپے ہوں کہ بازار میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا خریدا جا سکے تو ان روپوں کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

س: اگر سونا، چاندی کا نصاب پورا نہ ہو اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ بھی اتنا نہ ہو کہ بازار میں سونا یا چاندی کا پورا نصاب خریدا جا سکے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج: چاندی کی قیمت لگائی جائے پھر چاندی اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ ملا کر سونا کا نصاب پورا کیا جائے۔ اگر اس طرح نہ پورا ہو تو سونا کی قیمت لگائی جائے پھر سب کو اکٹھا کرنے سے اگر چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

س: حاجتِ اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

ج: زندگی بسر کرنے کے لیے جس چیز کی آدمی کو ضرورت ہوتی ہے جیسے رہنے کا مکان جاڑے اور گرمیوں میں پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے سامان، پیشہ وروں کے اوزار، کھانے کے لیے غلہ اور سواری کے لیے سائیکل وغیرہ یہ سب حاجتِ اصلیہ

میں سے ہیں۔ ان کی زکوٰۃ واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت وغیرہ)

س: کرایہ کا مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

ج: کرایہ کے مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ (بہارِ شریعت)

س: نصاب کا دَین سے فارغ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

ج: نصاب کا دَین سے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مالکِ نصاب پر دَین نہ ہو۔ یا دَین ہو تو اتنا ہو کہ اگر دَین ادا کر دے تو بھی نصاب باقی رہے۔ تو اس صورت میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر اتنا دَین ہو کہ ادا کر دے تو نصاب باقی نہ رہے اس صورت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب کیا ہے؟

ج: مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب یہ ہے کہ حاجتِ اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا نصاب بچ گیا اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا پھر سال آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ اگر درمیان سال میں نصاب کی کمی ہو گئی ہو تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔ (بہارِ شریعت)

س: کیا زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے نیت شرط ہے؟

ج: ہاں زکوٰۃ دیتے وقت یا زکوٰۃ کے لیے مال علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت شرط ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامّل (بغیر سوچ بچار کے) بتا سکے کہ زکوٰۃ ہے۔ (عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: فقیر پر قرض ہے زکوٰۃ کی نیت سے اس قرض کو معاف کر دے تو زکوٰۃ ادا ہو گی یا نہیں؟

ج: نہیں ادا ہو گی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال فقیر کو دے کر اپنا قرض لے لے اس طرح زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (بہارِ شریعت)

عُشر کا بیان

س: عُشر کسے کہتے ہیں؟

ج: جس چیز کی پیداوار سے مقصد زمین سے نفع حاصل کرنا ہے۔ اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عُشر ہے یعنی دسواں حصہ اس لیے کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہوتا ہے اگرچہ بعض صورتوں میں بیسواں حصہ بھی فرض ہوتا ہے۔

س: کن چیزوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے؟

ج: گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی، کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوزہ، تربوز، کھیرا، ککڑی، بینگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔

(درمختار، ردالمختار، بہارِ شریعت)

س: کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

ج: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔

(درمختار، بہارِ شریعت)

س: کیا کھیتی کے اخراجات ہل، بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

ج: نہیں۔ کھیتی کے اخراجات نکال کر دسواں بیسواں نہیں واجب ہوتا بلکہ پوری پیداوار پر ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمختار، بہارِ شریعت)

س: گورنمنٹ کو جو مال گذاری دی جاتی ہے وہ عشر کی رقم سے مجرا کی جائے گی یا نہیں؟

ج: وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔

س: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

ج: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے۔

زکوٰۃ کا مال کن لوگوں پر صَرف کیا جائے؟

س: زکوٰۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

ج: زکوٰۃ اور عشر کا مال جن لوگوں کو دیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں۔ (۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں ہے۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کے لیے غلہ اور بدن چھپانے کے لیے کپڑا نہ ہو۔ (۳) قرضدار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو۔ (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا اسے بقدر ضرورت زکوٰۃ دے دینا جائز ہے۔

(درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

س: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں؟

ج: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہیں۔ (۱) مالدار یعنی وہ شخص جو مالک نصاب ہو۔ (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم کی اولاد کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی وغیرہم اور بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسا، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو اگرچہ مطلقہ ہو تاوقتیکہ عدت میں ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور مالدار کی بالغ اولاد کو جبکہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے۔ (۶) کافر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔

(درمختار، عالمگیری، بہار شریعت)

س: سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: سید کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں اس لیے کہ وہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔

س: عالم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: عالم اگر سنی ہو اور صاحب نصاب نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے بلکہ جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

س: وہابی کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

س: زکوٰۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ج: زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے مستحق کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ لہٰذا زکوٰۃ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا، پل، سرائے یا سڑک بنوانا، نہر یا کنواں کھدوانا جائز نہیں یعنی اگر ان چیزوں میں زکوٰۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

س: کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوٰۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ لوگ صاحب نصاب ہوں تو انہیں زکوٰۃ اور عشر دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر صاحب نصاب نہ ہوں تو دے سکتا ہے۔

س: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کیا ان لوگوں کو غلہ کا عشر اور فطرانہ بھی دینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

ج: ہاں جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو غلہ کا عشر اور فطرانہ بھی دینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا افضل ہے؟

ج: زکوٰۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں، بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر

اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو اور ایسے طالب علم کو بھی زکوٰۃ دینا افضل ہے کہ جو علمِ دین حاصل کر رہا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

س: بھائی، بہن، چچا اور پھوپھی وغیرہ دوسرے رشتہ دار اگر صاحبِ نصاب ہوں تو ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج: نہیں۔ بھائی، بہن وغیرہ کوئی بھی ہو اگر صاحبِ نصاب ہے تو اسے زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔ (درمختار، عالمگیری، بہارِ شریعت وغیرہ)

صدقۂ فطر کا بیان

س: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج: عیدالفطر کے دن جو صدقہ دیا جاتا ہے اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں۔

س: صدقۂ فطر واجب ہے یا سنت؟

ج: صدقۂ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی جب بھی ادا کرے گا ادا ہی ہوگا قضا نہ ہوگا اگرچہ نمازِ عیدالفطر سے پہلے ادا کر دینا مسنون ہے۔

(درمختار، بہارِ شریعت وغیرہ)

س: صدقۂ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

ج: صدقۂ فطر مالکِ نصاب پر واجب ہوتا ہے۔

س: کیا زکوٰۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں کچھ فرق بھی ہے؟

ج: ہاں زکوٰۃ واجب ہونے کے لیے ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت حاجت اصلیہ سے زائد ہونا ضروری ہے اور صدقۂ فطر میں چاندی یا سونا کے نصاب کی قیمت کا اگر سامان غیر تجارت بھی حاجت اصلیہ سے زائد ہو تو صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ مثلاً کسی کے پاس تانبے، پیتل کے برتن تجارت کے لیے نہ ہوں مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہوں اور ان کی قیمت چاندی یا سونا کے نصاب کے برابر ہو تو ان

برتنوں کے سبب زکوٰۃ نہیں واجب ہوگی مگر صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

س: صدقۂ فطر کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

ج: ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ ہاں اگر نابالغ اولاد خود مالک نصاب ہو تو اس کا صدقہ اس کے مال سے ادا کرے۔

س: صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

ج: عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہٰذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مر گیا یا صبح صادق ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔ اور اگر صبح صادق ہونے کے بعد مرا یا صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، بہارِ شریعت)

س: صدقۂ فطر عید سے پہلے رمضان شریف میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

س: صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟

ج: صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع دیں اور کھجور، منقیٰ یا جَو یا اس کا آٹا ایک صاع دیں۔

س: صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

ج: اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپے اٹھنی بھر۔

س: نئے وزن سے ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

ج: نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام کا ہوتا ہے۔ (انوار الحدیث)

س: اگر گیہوں یا جَو دینے کے بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

ج: گیہوں یا جَو دینے کے بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

س: اگر چاول یا باجرہ وغیرہ صدقہ میں دینا چاہیں تو کیا حکم ہے؟

ج: گیہوں، جو، کھجور اور منقیٰ ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا غلہ یا کوئی دوسری چیز دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی اس چیز کا آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔

س: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

ج: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں۔

(درمختار، ردالمختار، بہار شریعت)

روزہ کا بیان

س: روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

س: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: روزہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، نفل، مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی۔ پھر فرض کی دو قسمیں ہیں۔ فرض معین، فرض غیر معین اور واجب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ واجب معین، واجب غیر معین۔

س: فرض معین کون سا روزہ ہے؟

ج: رمضان شریف کے روزہ کا اس کے وقت پر ادا کرنا فرض معین ہے۔

س: فرض غیر معین کون سا روزہ ہے؟

ج: رمضان شریف کے روزوں کی قضا اور کفارہ کا روزہ فرض غیر معین ہے۔

س: واجب معین کون سا روزہ ہے؟

ج: کسی خاص دن یا خاص تاریخ میں روزہ رکھنے کی منت ماننے سے اس خاص دن

یا خاص تاریخ میں جو روزہ واجب ہوتا ہے اسے واجب معین کہتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا تندرست ہوگیا تو میں جمعہ یا پہلی محرم کو روزہ رکھوں گا۔

س: واجب غیر معین کون سا روزہ ہے؟

ج: نذر مطلق کا روزہ واجب غیر معین ہے جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا حافظ ہوگیا تو میں تین دن روزہ رکھوں گا۔

س: کون سے روزے نفل ہیں؟

ج: نفل کی دو قسمیں ہیں۔ نفل مسنون، نفل مستحب جیسے دسویں اور اس کے ساتھ نویں محرم کا روزہ۔ ہر مہینے کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شوال میں عیدالفطر کے بعد چھ روزہ اور صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

س: کون سے روزے مکروہ تنزیہی ہیں؟

ج: صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، صوم سکوت یعنی ایسا روزہ کہ جس میں کچھ بات نہ کرے اور صوم وصال یعنی روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے۔ یہ سب روزے مکروہ تنزیہی ہیں۔

س: کون سے روزے مکروہ تحریمی ہیں؟

ج: یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

ج: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان، عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ اور بچہ کی عمر جب دس سال ہو جائے اور اس میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔

(ردالمحتار، بہار شریعت)

س: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

ج: جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں۔ (۱)سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا۔ مگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے۔ (۲، ۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (۴) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ (۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

ج: ہاں عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے۔ اور شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کھانا کھلائے یا روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دے دے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: جو شخص رمضان المبارک میں اعلانیہ کھائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: جو شخص رمضان المبارک میں بلا عذر اعلانیہ یا قصداً کھائے بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کر دے۔ (ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو اعلانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

ج: انہیں بھی کسی چیز کو اعلانیہ کھانے، پینے کی اجازت نہیں۔

س: روزہ کی نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

ج: رمضان کے ادا روزے، نذر معین اور نفل کے روزے خواہ سنت ہوں یا مستحب۔ ان سب کے لیے نیت کا وقت طلوع آفتاب سے زوال کے پہلے تک ہے۔ مگر

رات میں نیت کر لینا مستحب ہے۔ اگر زوال کے وقت یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ اور ان روزوں کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان نذر غیر معین، نفل کی قضا، نذر معین کی قضا اور کفارہ وغیرہ کا روزہ ان سب میں عین صبح صادق کے وقت یا رات میں نیت کر لینا ضروری ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہارِ شریعت)

س: رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت دل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے:

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

روزہ توڑنے اور نہ توڑنے والی چیزوں کا بیان

س: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور بیڑی سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرط یاد روزہ جاتا رہتا ہے۔ کلی کرنے میں بلاقصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا یا کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی، اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ قصداً منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منہ بھر نہ ہو تو نہیں۔ اور اگر بلا اختیار قے ہو اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور اگر منہ بھر ہو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

ج: بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تیل یا سرمہ لگانے اور مکھی، دھواں یا آٹے وغیرہ کا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ کلی کی اور پانی بالکل اُگل

دیا صرف کچھ تری مُنہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا کھنکار مُنہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا۔ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔

قضا اور کفارہ کی صورتیں

س: کن صورتوں میں روزہ کی صرف قضا لازم ہے؟

ج: یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا پیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ بھول کر کھایا پیا یا احتلام ہوا یا بلا قصد قے ہوئی اور ان سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا۔ کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی۔ حلق میں مینہ کی بوند یا اُولا چلا گیا۔ ادائے رمضان المبارک کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگرچہ وہ رمضان المبارک ہی کی قضا ہو۔ یہ گمان کر کے کہ رات ہے سحری کھا لی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھا لی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کیا کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا۔ حالانکہ ڈوبا نہ تھا۔ ان تمام صورتوں میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت)

س: کن صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں؟

ج: مقیم نے رمضان میں روزۂ رمضان المبارک کے ادا کی نیت سے روزہ رکھا پھر توڑ دیا۔ یعنی بغیر عذر شرعی قصداً کوئی دوا یا غذا کھائی یا پانی پیا تو روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ تیل یا سرمہ لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا اب اس نے کھا پی لیا تو ان صورتوں میں بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ (درمختار، بہار شریعت)

س: کیا کفارہ لازم ہونے کے لیے کوئی شرط بھی ہے؟

ج: ہاں کفارہ لازم ہونے کے لیے شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان المبارک کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (بہارِ شریعت)

س: روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

ج: روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ پے در پے ساٹھ روزے رکھے اور یہ نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزہ کی صورت میں اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزہ رکھنا پڑے گا۔

(بہارِ شریعت)

روزہ کے مکروہات کا بیان

س: کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟

ج: جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینے، بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔

س: کیا روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟

ج: ہاں، روزہ دار کو کلی کرنے کے لیے منہ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔

س: کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟

ج: نہیں، روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے۔ مگر زینت کے لیے سرمہ لگانا ہمیشہ مکروہ ہے اور روزہ کی حالت میں بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت، درمختار)

س: کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟

ج: نہیں، روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے چاہے مسواک خشک ہو یا تر اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت بھی مکروہ نہیں۔ (بہارِ شریعت)

حج کا بیان

س: حج کسے کہتے ہیں؟

ج: احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظمہ کا طواف کرنے کو حج کہتے ہیں۔ جس کے لیے ایک خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ کام کیے جاتے ہیں۔

س: حج کرنا فرض ہے یا سنت؟

ج: حج کرنا فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے اور فرض ہونے کے بعد تاخیر کرنے والا گنہگار اور کئی سال تک نہ کرنے والا فاسق مردودُ الشہادۃ ہے۔

س: حج کس پر فرض ہوتا ہے؟

ج: صاحبِ استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر حج فرض ہوتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔

س: عمر میں کتنی بار حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

ج: پوری عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہوتا ہے۔

س: اگر کسی شخص پر حج فرض ہو اور وہ نہ کرے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ج: جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ بغیر عذرِ شرعی حج نہ کرے اور مر جائے تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی شریف)

س: حج ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں۔ یعنی حج کی تین قسمیں ہیں۔ قِران، تمتع اور افراد۔ ان میں سب سے افضل حج قِران ہے پھر تمتع پھر افراد۔

حجِ قِران کا بیان

س: حجِ قِران کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

ج: حجِ قِران ادا کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان کا قارن ہوائی

جہاز سے سفر کرنے والا بمبئی، دہلی یا اپنے گھر سے احرام باندھنے کے لیے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرتا ہے اور دریائی جہاز سے سفر کرنے والا قارن یلم لم پہاڑ کے سامنے پہنچنے سے پہلے احرام باندھنے کے لیے دونوں کی نیت کرتا ہے۔

قِران کی نیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّیْ۔

ترجمہ: ''اے اللہ میں حج وعمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو دونوں کو میرے لیے آسان فرما اور دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔''

قارن مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے۔ یعنی داہنا کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھتا ہے اور کندھا ہلاتے ہوئے جلد جلد چلتا ہے کعبہ شریف کا طواف پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔

اس طرح قِران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا ہے مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اتارتا ہے بلکہ اس کے بعد طواف قدوم کرتا ہے اور طواف قدوم کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری ہوتا ہے اگر اس طواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل اضطباع بھی کرتا ہے اور اگر طواف زیارت کی سعی نہیں کرنا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل و اضطباع نہیں کرتا۔ اس لیے کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل و اضطباع نہیں ہوتے۔

قارن عمرہ اور طواف قدوم سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ نکل کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈواتا ہے یا کترواتا ہے اور پھر احرام اتار دیتا ہے اس کے بعد مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کرتا ہے۔ اس طرح سے حج قِران کیا جاتا ہے۔

حج تمتُّع کا بیان

س: حج تمتع کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

ج: حج تمتع ادا کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ متمتع صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے۔ عمرہ کی نیت یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔"

پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

متمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو یا اس سے ایک دو دن پہلے حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور طوافِ زیارت کی سعی پہلے ہی کر لینا چاہتا ہے تو ایک نفل طواف کو رمل و اضطباع کے ساتھ کر کے اس سے بھی فارغ ہو جاتا ہے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے پھر حجامت بنواتا ہے اور احرام اتار کر طوافِ زیارت کرتا ہے۔ اس طرح حج تمتع کیا جاتا ہے۔

حج اِفراد کا بیان

س: حج افراد کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

ج: حج افراد ادا کرنے والے کو مُفرِد کہتے ہیں۔ مفرد صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ۔

ترجمہ: "اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس تو میرے لیے اس کو آسان

فرما دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔"

پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

مفرد مکہ شریف پہنچ کر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف قدوم کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے بلکہ اسی طرح مکہ معظمہ میں رہتا ہے اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لیے نکل جاتا ہے اور اس کے تمام ارکان ادا کرتا ہے۔ مگر قربانی اس کے لیے مستحب ہوتی ہے واجب نہیں ہوتی ہے۔ یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہگار نہیں ہوتا اور اگر کرتا ہے تو بہت ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام اتار دیتا ہے اور طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج افراد ادا کیا جاتا ہے۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

س: مدینہ طیبہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے متعلق کیا حکم ہے؟

ج: حضور سید عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری واجب کے قریب ہے۔ وسعت کے باوجود مکہ معظمہ سے واپس آ جانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے۔ اس لیے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔ (دار قطنی شریف)

تمت

بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جلال الدین احمد امجدی

۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء

ایمان کا بیان

وہ تمام امور جو حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے کہ یہ دینِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے، ان سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا ایمان ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، (۱) تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت۔ حضور نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔ یعنی یہ اعتقاد کہ حضور ﷺ سب میں آخری نبی ہیں حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اسی طرح حشر ونشر (۲)، جنت و دوزخ وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی ضروری ہے۔ مگر حالت اکراہ (۳) میں جب کہ خوف جان ہو اس وقت تصدیق میں کچھ خلل (۴) نہ آئے تو وہ شخص مومن ہے اگرچہ اس کو بحالت مجبوری زبان سے کلمۂ کفر کہنا پڑا ہو۔ مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمۂ کفر زبان پر نہ لائے۔ گناہِ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک و کفر کبھی نہ بخشے جائیں گے اور مشرک و کافر کی ہرگز مغفرت (۵) نہ ہوگی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گنہگار کو چاہے گا اپنے مقربوں کی شفاعت سے یا محض اپنے کرم سے بخشے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خدا یا مستحقِ عبادت سمجھے اور کفر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین یعنی وہ اُمور جن کا دینِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ہونا بہ یقین معلوم ہو، ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

بعض افعال بھی تکذیب (۶) و انکار کی علامات (۷) ہیں اُن پر بھی حکم کفر دیا

---

(۱) وحدانیت: یکتائی، ایک ہونا (۲) حشر ونشر: مرنے کے بعد زندہ کر کے اٹھایا جانا
(۳) اکراہ: مجبوری (۴) خلل: نقصان (۵) مغفرت: بخشش
(۶) تکذیب: جھٹلانا (۷) علامات: نشانیاں

جاتا ہے۔ جیسے زُنار (۱) پہننا، قشقہ (۲) لگانا وغیرہ، ہر مشرک کافر ہے۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعَالیٰ

انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے تامل تصدیق کی اور جو مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں، آپ کا اسم مبارک (۳) عبداللہ بن قحافہ ہے۔ آپ کا رنگ گورا جسم چھریرا رُخسار ستے ہوئے۔ آنکھیں حلقہ دار پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ آپ کے والدین اور بیٹے اور پوتے سب صحابی ہیں اور یہ فضیلت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں کسی کو حاصل نہیں۔ عام الفیل (۴) سے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت (۵) ہوئی۔ اپنی عمر شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت (۶) کبھی گوارا نہ کی۔ آپ کے بہت سے فضائل ہیں۔ احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں آپ کا لقب صدیق و عتیق ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء و مرسلین کے بعد ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے افضل کوئی شخص نہیں ہے جس پر آفتاب طلوع و غروب ہوا ہو۔ یعنی جب سے آفتاب کا طلوع و غروب ہے اور جب تک رہے گا اس تمام زمانہ میں انبیاء و مرسلین کے سوا کسی شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے برابر فضل (۷) و شرف نہیں پایا۔

آخر جمادی الاخریٰ سن ۱۳ھ شب سہ شنبہ مدینہ منورہ میں مغرب و عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپ کی خلافت دو سال چار ماہ رہی (رضی اللہ عنہ) آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں آپ کا نام نامی عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابوحفص ہے۔ آپ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں

---

(۱) زنار: جنیو (۲) قشقہ: ٹیکا (۳) اسم: نام
(۴) عام فیل: اس سال کو کہتے ہیں جس میں ابرہا نے ہاتھیوں کا لشکر لے کر کعبہ شریف پر چڑھائی کی تھی۔
(۵) ولادت: پیدائش (۶) مفارقت: جدائی (۷) فضل و شرف: بزرگی

کے بعد ایمان لائے اور آپ کے اسلام لانے کے بعد سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا آپ دوسرے خلیفہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل قامت (۱) دراز، چشم (۲) مبارک سُرخ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے۔

آپ کے عہد (۳) میں بہت فتوحات ہوئیں آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں آپ نے مدینہ طیبہ میں آخری ذی الحجہ سن ۲۳ھ میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر ۶۳ سال شہادت پائی (رضی اللہ عنہ) آپ کے بعد خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا مرتبہ ہے۔ آپ کا اسم مبارک عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہے۔ آپ کا رنگ گورا، جلد نازک، چہرہ حسین، سینہ چوڑا، داڑھی بڑی تھی۔ آپ یکم محرم ۲۴ھ کو خلیفہ بنائے گئے۔ آپ سخا و حیا (۴) میں مشہور ہیں اور آپ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادیاں حضرت رُقیہ رضی اللہ عنہا و حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ آپ قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بعمر ۸۲ سال ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ میں شہید ہوئے۔ آپ کے بعد سب سے افضل خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابوالحسن و ابوتراب۔ نوعمروں میں آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم و زیادہ تھی آپ کا رنگ گندمی آنکھیں بڑی۔ قد مبارک غیر طویل داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے دن خلیفہ بنائے گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادی خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں۔

آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ آپ نے ۲۱ رمضان سن ۴۰ھ کو چار سال نو مہینے چند روز خلافت فرما کر بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔ رضی اللہ عنہ

(۱) قامت: قد (۲) چشم: آنکھ (۳) عہد: زمانہ (۴) سخا: سخاوت، حیا: شرم